معلّم عربی

حصّہ سوم

مؤلّف

ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ

مدرّس مدرسہ صولتیہ مکہ معظّمہ

ناشر

المکتبۃ الامدادیۃ

باب العمرۃ

مکۃ المکرمۃ

”حقوق طبع محفوظ ہیں“

حجاز معلم عربی

حصہ سوم

مئولف

سعید احمد عنایت اللہ

فاضل عربی......فاضل جامعہ اشرفیہ......فاضل دار العلوم الشہابیہ
عالمیہ وفاق......ایم۔ اے (پنجاب) (پی۔ ایچ۔ ڈی)۔ ایم۔ اے (خرطوم، سوڈان)
مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ

ناشر
المکتبہ الامدادیہ
باب العمرۃ، مکۃ المکرّمۃ

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1	اللھم زد و بارک از مولانا محمد مسعود شمیم	8
2	مقدمہ: از مولانا عبداللہ عباس ندوی	10
3	تقریظ: از مولانا محمد خیر حجازی المعروف بالشیخ مکی	12
4	تشکر و امتنان از مؤلف	13
5	اقسام معربات و نوعیت اعراب	15
6	جدول معربات بالحرکات	18
7	جدول معربات بالحروف	19
8	منصوبات	20
9	استثناء کا بیان	//
10	الاّ کے مستثنیٰ کے احوال اور اعراب	23
11	خلا۔ عدا۔ حاشا کے مستثنیٰ کا بیان	28
12	جداول منصوبات و مرفوعات	32-33
13	ثلاثی مزید فیہ	34
14	جدول ابواب ثلاثی مزید فیہ بحرف	36
15	ثلاثی مزید بحرفین	37
16	ثلاثی مزید بحرفین کا نقشہ	39
17	مزید سہ حرفی	41
18	جدول ابواب ثلاثی مزید فیہ سہ حرفی	43
19	رُباعی مجرد	//
20	رُباعی مزید فیہ	44
21	جدول فعل رُباعی مجرد و مزید	47
22	اشتقاق۔ جمود۔ تصرف	48
23	اسمِ فاعل اور عمل	50

24	اسم مفعول اور عمل	56
25	اسم مبالغہ اور اس کا عمل	60
26	صفتِ مشبہ اوزان اور عمل	64
27	صفتِ مشبہ اور اسم فاعل میں موازنہ	68
28	اسمِ تفضیل	71
29	مصدر	81
30	ثلاثی افعال کے قیاسی مصادر	82
31	رباعی کے مصادر کے قواعد	83
32	خماسی اور سداسی مصدر کے مشترکہ قواعد	//
33	مصدر صریح و مصدر مئوول	84
34	مصدر میمی	85
35	اسمِ مصدر	86
36	اسمِ نوع	87
37	اسمِ مرّۃ	88
38	مصدر صناعی	//
39	مجرورات	89
40	اضافت	96
41	اضافتِ معنوی	97
42	اضافتِ لفظی	98
43	جدول مجرورات	99
44	نسبت	//
45	(احوال سالم)	103
46	ادغام	110
47	جدول ادغامِ واجب	111
48	جدول ادغام ممتنع	113
49	ادغام جائز	114

50	احوال مہموز	125
51	اعلال معتل	130
52	انواع اعلال	//
53	احوال مثال واوی	131
54	مثال یائی	135
55	اجوف واوی	137
56	اجوف یائی	144
57	ناقص واوی نَصَرَ یَنْصُرُ	151
58	جدول ناقص واوی سَمِعَ یَسْمَعُ	162
59	ناقص یائی ضَرَبَ یَضْرِبُ	168
60	لفیف مفروق	174
61	لفیف مقرون	181
62	اغراء	189
63	تحذیر	193
64	اختصاص	201
65	ترخیم	205
66	تصغیر	207
67	استغاثہ	209
68	نُدبہ	211
69	اسمِ عدد اور احکام	214
70	اشتغال	219
71	تنازع	224
72	افعالِ تعجب	231
73	اسمائے افعال	235
74	افعال مدح وذم	239

* * *

الفهارس

العدد	الموضوع	الصفحة
١	الجزء العربي من الكتاب	245
٢	المعربات من الاسماء	246
٣	المعربات بالحروف والحركات	247
٤	الاستثناء	//
٥	الفعل الثلاثي المزيد فيه وأبوابه	251
٦	جدول المزيد بحرف	252
٧	جدول المزيد بحرفين	254
٨	جدول المزيد بثلاثة أحرف	257
٩	الفعل الرباعي	258
١٠	جدول الفعل الرباعي	260
١١	الجدول الجامع للفعل العربي	//
١٢	المشتقات و عملها	261
١٣	اسم الفاعل	//
١٤	اسم المفعول	//
١٥	الصفة المشبهة	262
١٦	اسم المبالغة	//
١٧	اسم التفضيل	263
١٨	ظرفا الزمان والمكان	//
١٩	اسم الآلة	264
٢٠	المصدر	//
٢١	جدول أوزان المصادر	265

٢٢	مصادر الرباعى	265
٢٣	مصادر الخماسي والسداسي	266
٢٤	المصدر الصريح والمؤول والميمي	//
٢٥	النسبة	272
٢٦	المجرورات	275
٢٧	الابدال	//
٢٨	الادغام	277
٢٩	الاعلال	279
٣٠	بعض بماذج الاعلال	281
٣١	قلب الواو ألفا	//
٣٢	قلب الواو ياء	//
٣٣	قلب الواو والياء همزة	282
٣٤	قلب الياء ألفا	//
٣٥	اسكان حرف العلة	//
٣٦	اسكان حرف العلة وحذفه	283
٣٧	نقل حركة الواو والياء مطلقا	//
٣٨	الاعلال بالنقل والقلب معا	//
٣٩	الاعلال بالنقل والحذف معا	284
٤٠	الاعلال بالنقل والحذف معا والتعويض	//
٤١	اعلال بالنقل والقلب والحذف معا ثم التعويض	285
٤٢	الهمزة و تخفيفها	//
٤٣	الاختصاص	288
٤٤	الترخيم	289
٤٥	التصغير	291
٤٦	الندبة	292

٤٧	الاستغاثة	295
٤٨	الاغراء	297
٤٩	اسم العدد	298
٥٠	التذكير والتأنيث للعدد المفرد	299
٥١	اعراب العدد المفرد	//
٥٢	المعدود وأحكامه	301
٥٣	الاشتغال	303
٥٤	التنازع	306
٥٥	بعض أوجه اعمال المتنازع الأول	307
٥٦	بعض أو جه اعمال المتنازع الثاني	309
٥٧	أسماء الأفعال	311
٥٨	أحكام اسم الفعل	314
٥٩	افعال المدح والذم	//
٦٠	أحكام أفعال المدح والذم	317
٦١	ترتيب المخصوص	319

* * *

حضرت مولانا محمد مسعود شمیم رحمت اللہ

مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ

اَللّٰھُمَّ زد و بَارِک

الحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ عی سیدنا و مولانا محمد وعلی الہٖ وصحبہ اجمعین وبعد۔

زیرنظر کتاب کے دونوں حصے جزء اول وثانی الحمدللہ اشاعت پذیر ہوکر اہل علم وطلباء علم کے ملاحظہ سے گزر چکے ہیں...... علم کی دنیامیں اور علمی ماحول میں متقدمین ومتاخیرین حضرات نے علم نحو وصرف پر جو بیش قیمت سرمایہ چھوڑا ہے اوران کی جو تصانیف برسہابرس سے عالم درس وتدریس میں علوم کی بارش برسارہی ہیں ۔ ان کے درمیان اس کاوش سے کما حقہٗ اَفادہ واستفادہ اپنی جگہ ایک اہم موضوع ہے۔ مگر باری تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے مئولف کے خلوص اور محنت کو انشاء اللہ قبول فرماتے ہوئے اہل علم کے دلوں میں اس کتاب کی جو اہمیت اور وقعت پیدا فرمائی کہ جس کسی نے کتاب کو لیا اس نے رسمی اور ظاہری الفاظ کے بجائے اس کے محاسن اورفوائد کا صدِق دل سے اعتراف کرتے ہوئے کتاب کی مزید طلب ظاہر کی اور یہ امر بھی بارگاہِ رب العزت میں موجب تشکر وامتنان ہے کہ اس کتاب کی طلب اور فرمائش روز افزوں ہے۔ مصنف گرامی قدر کے پاس اور مدرسہ صولتیہ مکہ مکر معظّمہ کے دفتر میں الحمدللہ بے حد خطوط اور فرمائشیں کتاب کے لئے موصول ہورہی ہیں۔

اس کتاب کے حصہ اول وثانی میں جن اہل علم حضرات نے اپنی آراء کا اظہار فرمایا ہے اور اب اس تیسرے حصہ میں برادرم محترم علامہ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی صاحب نے اپنے وقیع مقدمہ میں جن خیالات و حقائق کا اظہار فرمایا ہے وہ اپنی جگہ مصنف اور کتاب دونوں کے حق میں الحمدللہ بہت کچھ ہے۔ میں تو اتنا کہوں گا کہ!

اس تیسرے حصہ میں برادر عزیز مولانا سعید احمد صاحب سلمہٗ اللہ نے جو محنت، جو عرق ریزی اور جو علمی و تحقیقی مشقت برداشت کی ہے وہ ایک طرف تو علم نحو و صرف و بلاغت میں ماشاء اللہ ان کی پختہ علمی استعداد۔ چوبیس سالہ تدریسی تجربہ اور پھر خود اپنے سوز دروں اور تحقیقی کاوش کا شاہکار ہے اور یہی وہ راز ہے جو ہر صاحب کتاب اور صاحب تالیف کی محنت میں پوشیدہ ہوتا ہے۔

میری دلی دعا ہے کہ جس جذبۂ خلوص و خدمت کی بنیاد پر یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور مصنف کے قلب و جوارح سے نکلی ہوئی یہ ''صدائے علم'' انشاء اللہ قلوب ہی میں جگہ پائے۔ آمین!

محمد مسعود شمیم رحمت اللہ
ناظم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ
یکم ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

مقدمہ

از ڈاکٹر مولانا عبداللہ عباس ندوی

سابق پروفیسر جامعہ ام القریٰ مکہ المکرّمہ، ناظم تعلیمات دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ایڈوائزر رابطہ عالم اسلامی

زبان کی تعلیم میں مشکل ترین مرحلہ ہوتا ہے، صرف ونحو کے قواعد دیکھنے میں تو آسان معلوم ہوتے ہیں، کہنے کو تو صرف اسم، فعل، حرف کے انواع کا جان لینا کافی ہے مگر یہ انواع ایک دو نہیں سیکڑوں ہیں۔ جزئیاتِ فقہ کی طرح نحوی جزئیات بھی لاتعداد ہیں، ان سب کا احاطہ محال تو نہیں مگر مشکل ترین کام ضرور ہے، پھر جب مسئلہ صرف سمجھ لینے کا نہیں سمجھانے کا ہو تو اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی پہاڑی دروں اور غاروں، پتھریلے ناہموار راستوں پر سفر کر رہا ہو اور ایک دشوار گزار گھاٹی سے نکلنے کے بعد دوسری گھاٹی سامنے ہو۔ ایک تو مسائل خشک اور بے جان، اس پر اصطلاحات کی بھرمار اور عربی زبان کے قواعد جو کسی کلیہ یا قاعدہ کے کوزے میں بند ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ عربی میں تو خیر بہت سی کتابیں ہیں جن میں جزئیاتِ نحویہ و صرفیہ کی وضاحت ملتی ہے مگر اردو میں ایسی کتابیں تو بہت ہیں جن میں چند عام فہم اور کام چلانے کے لائے، ضروری قواعد بنا دیئے گئے ہیں مگر ایسی کتاب جس میں اقسام معربات اور نوعیت اعراب پر تفصیلی بحثیں ہوں، اصطلاحات کی تشریح ہو پھر امثال سے ان کی تطبیق ہو۔ ممکن ہے کسی نے جمع کر دیا ہو۔ مگر میری نظر سے نہیں گزری ہے۔ اگرچہ اس کم مایہ کے علم میں نہ ہونا کوئی دلیل نہیں ہے پھر بھی چونکہ اس میدان میں، یعنی عربی زبان کے پڑھنے پڑھانے میں زندگی گزاری ہے، عربی فارسی اردو کی بہت سی کتابیں نظر سے گزر چکی ہیں۔ اس زمانے کا طالب علم ہوں جب فصولِ اکبری سے خاصیاتِ ابواب یاد کرائے جاتے تھے اور شرح ملا جامی پڑھنے والے سے حاصل محصول کا امتحان لیا جاتا تھا۔ پھر کمپیوٹر کے زمانے کی ترقیات بھی دیکھ رہا ہوں، موسوعہ النحو والصرف پر تبصرہ کرنے کی توفیق وعزت پا چکا ہوں۔ وسائل تعلیم سمعی وبصری اور مختبرِ لغۃ کی مشین سے زبان

سیکھنے والوں کو دیکھ چکا ہوں۔ بلکہ دیکھ رہا ہوں۔ اس لئے اتنا کہنے میں کوئی تعلیٰ نہیں سمجھتا کہ کوئی مشہور کتاب ایسی نظر سے نہیں گزری جس میں نحوی مسائل کی جزئیات اس وسعت کے ساتھ بیان کیے گئے ہوں جس طرح اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔

مولانا سعید احمد عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسۂ صولتیہ مکہ مکرمہ کی خصوصیت یہ نظر آئی کہ وہ جس طرح ڈبل فاضل، ڈبل ایم۔ اے ہیں، پنجاب سے خرطوم تک کا علمی سفر کر چکے ہیں اس طرح وہ مضاعف (ڈبل) تجربات بھی رکھتے ہیں۔ وہ تعلیم کے میدان میں قدماء کا نہج بھی جانتے ہیں اور جدید تیکنیک سے بھی واقف ہیں۔ انہوں نے ''عربی کا معلم'' پہلا حصہ لکھا، محنت اور شغف سے لکھا پھر دوسرا حصہ لکھا، تیسرا حصہ لکھا اور سب عام ہو رہا ہے، مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ مصنف کا خلوص مدرسہ صولتیہ کے ناظم مولانا محمد مسعود شمیم صاحب کی ہمت افزائی، اس علمی تحفہ کو نایاب سے نایاب تر بنانے پر مائل ہے۔ جہاں تک صرف ونحو کے مسائل کا تعلق ہے، وہ اس قدر جمع ہو گئے ہیں کہ اب اگر دیکھنا ہو کہ انہوں نے کون سے مسائل چھوڑ دیئے ہیں زیادہ آسان ہوگا۔ مگر اس کے لئے بھی سیبویہ، ابنِ ہشام، ابنِ مالک، ابنِ عقیل کو چھاننا پڑے گا۔

اردو میں یہ کامیاب کوشش ہے اور قابل مبارکباد، اور خوش آئند اور اس فن پر لکھی جانے والی کتابوں میں ایک گرانقدر اضافہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائے اور اس کو صدقۂ جاریہ بنائے۔ چند بے ربط اور بے رنگ و بوسطریں لکھ کر میں بھی متمنی ہوں کہ ؎

'حذف ہوں مرے گناہان 'خفیف' اور 'ثقیل'
آئیں میزان پہ جو افعال ''صحیح و معتل''

خاکسار **عبداللہ عباس ندوی**/ یکم ربیع الاول ١٤١٢ھ

تقریظ:

حضرت مولانا محمد خیر محمد حجازی المعروف شیخ مکیؒ

مدرس مسجد الحرام

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ! اما بعد!

آج مورخہ ٢٩/صفر المظفر ١٤١٢ھ برادر مکرم سعید احمد عنایت اللہ، استاد مدرسہ صولتیہ نے اپنی کتاب معلم عربی جلد سوم حوالہ فرما کر حکم دیا کہ تقریظ لکھ دوں اور آج ہی مکمل کر دوں۔ ان کے حسنِ ظن اور مودت صادقہ، اخلاصِ عالمانہ اور حکم مشفقانہ کے پیش نظر تبصرہ و تقریظ کے لئے وقت اور یکسوئی فکر مطالعہ اور وہ ناقدانہ اب اپنی نجاتِ اخروی تصور کرتے ہوئے شریک خیر ہوتا ہوں۔

شیخ سعید احمد عنایت اللہ کے معلم عربی کے دو جلد جن کی نظر سے گزرے ہوں ان پر شیخ مذکور کی محنت اور علمی وسعت واضح ہوگی۔

مئول مذکور نے علومِ قدیمہ کو اسلوبِ جدید اور مباحث دقیقہ کو تیسیر و تسہیل سے مبتدی اور منتہی دونوں کے لئے یکساں مفید بنا دیا ہے۔ اس دور میں بعض حضرات نے مختلف علوم پر کتابوں کو جدید رنگ دیا اور خدمتِ علم کی۔ لیکن اندازِ بیان سے علماء قدیم سے تنفر بڑھا دیا اور بعض نے اسی طرزِ قدیم پر قناعت کر لی۔

یہ اعزاز و سعادت ہمارے فاضل بھائی کے نصیب میں تھی کہ قدیم و جدید کا امتزاج بھی اور علوم قدیمہ و علماء اسلاف کی وقعت بھی کم نہ ہو گویا ؎

عب کا نغمہ عجم کی لے میں سنا رہا ہے

خداوندِ قدوس ان کے اس مخلصانہ عمل کو مقبول فرمائیں آمین ثم آمین!۔ والسلام۔

محمد خیر محمد حجازی
خادم العلم بالمسجد الحرام
٢٩ /صفر ١٤١٢ھ

تشکر وامتنان

الحمدلله و الصلاة والسلام علی رسول الله وآلہٖ وصحبه واتباعه اجمعین

امابعد!

حق تعالیٰ سبحانہ، اپنے فضل وکریم سے اسباب خیر مہیا کرتا ہے اور بندہ کے لئے اس کی توفیق سے ہی عمل صالح میسر ہوتا، اور پایۂ تکمیل تک پہنچتا ہے۔ اس کی ذات عالی کی طرف سے مقبولیت کے بعد ہی ارباب عرفان وفضل کی نظروں میں اس کی تحسین وتوقیر پیدا ہوتی ہے۔ بندہ کا کیا کمال ہے؟ اس کے لئے اعلیٰ مقام تو یہی ہے کہ وہ ہر عملِ خیر کے آغاز میں باری تعالیٰ کی نصرت کا طالب ہو، دورانِ عمل اسی کی رضا کو مقصود بنائے اور اتمام پر اس کی ذاتِ بابرکات کی حمد وثنا سے رطب اللسان رہے۔

فالحمدللہ والشکر اللہ...... کہ حجاز معلم عربی کے حصہ اوّل، دوم کے بعد یہ حصہ سوم مرتب ہوا، جزء اوّل و دوم تو ابتدائی اور متوسط درجات کے لئے بالترتیب مرتب کیے گئے جب کہ یہ جزء ثالث علم قواعد میں تدریجی تسلسل کی آخری کڑی ہے جو درجہ علیا کے طلباء کے لئے مرتب کیا گیا...... اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ دینی مدارس، جامعات اور اردو جاننے والے شائقین حضرات یکساں اس سے مستفید ہوں گے۔

میں اپنے ان مخلصین و مشفقین، ارباب علم وفضل کے لئے دعا گو ہوں اور شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنے وقیع تقاریظ وآراء سے کتاب کو مزین فرمایا۔

مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی جو حضرت مولانا علی میاں الندوی کے باسعادت شاگرد اور مکہ مکرمہ میں ان کے میزبان ہوتے ہیں اور آج کل مولانا انہی کی میزبانی میں ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے کثیر علمی اشغال کے باوجود بکمالِ شفقت کتاب کا مقدمہ لکھ کر ممنون فرمایا۔

پھر حضرت مولانا محمد مسعود شمیم رحمت اللہ مہتمم مدرسہ صولتیہ اور مولانا محمد مکی حجازی مدرس مسجدِ حرام نے تحسین وتقدیر کے ساتھ ساتھ اس کتاب کی طباعت کے لئے معنوی اور مادی تعاون بھی فرمایا۔

میں اپنے مخلص دوست مولانا محمد سیف الرحمٰن صاحب فیصل آبادی مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے بڑی دقت سے کتاب کے مسودے کا مطالعہ کر کے بہت سے مواقع پر اپنے مفید علمی مشوروں سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین، میرے جملہ اساتذہ کرام، مربی حضرات اور میرے والدین کو دارین حسنات سے مالامال فرمائے جن کی دعاؤں کا بندہ محتاج ہے اور اس حقیر کاوش کو فیضِ عام بخشتے ہوئے، احقر کے لئے فلاحِ دارین کا ذریعہ بنائے!

آمین

ازمئولف

اقسام معربات ونوعیت اعراب

اعراب کی اقسام اربعہ [۱] رفع [۲] نصب [۳] جر [٤] جزم کے ضمن میں جن معربات کا بیان کیا جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل آٹھ معربات ہیں۔

معرباتِ ثمانیہ: [۱] اسم مفرد [۲] جمع مکسر [۳] جمع مئونث سالم [٤] فعل واحد [٥] افعالِ خمسہ [٦] تثنیہ اسم [۷] جمع مذکر سالم [۸] اسماء خمسہ

ملاحظہ: ان معربات میں سے

اسماء: تو مرفوع منصوب اور مجرور تینوں احوال میں واقع ہوتے ہیں مجزوم نہیں ہوتے۔ فعل واحد/ افعال خمسہ: مرفوع، منصوب اور مجزوم تینوں احوال میں واقع ہوتے ہیں مجرور نہیں ہوتے۔

نوعیت اعراب: علاماتِ اعراب کے لحاظ سے ان معربات کی دو قسمیں ہیں:

[۱] معرب بالحرکات: وہ معرب کلمات جن کا اعراب حرکات سے ہو۔

[۲] معرب بالحروف: وہ معرب کلمات جن کا اعراب حروف سے ہو۔

معرب بالحرکات: مذکورہ اقسامِ ثمانیہ میں سے مندرجہ ذیل چار کا اعراب حرکات سے ہوتا ہے۔

[۱] اسمِ مفرد منصرف مرفوع بالضمہ منصوب بالفتحہ اور مجرور بالکسرہ
[۲] جمع مکسر // // // // // // //
[۳] جمع مئونث سالم // // //بالکسرہ // //
[٤] فعلِ واحد صحیح الآخر: مرفوع بالضمہ۔ منصوب بالفتحہ اور مجزوم بالسکون

معتل الآخر // // // // // // // // //بحذفِ حرفِ علت **فعل** مجرور نہ ہوگا۔

بطور اعراب استعمال ہونے والی حرکات اور سکون کی توزیع اس طرح ہوگی۔

حرکاتِ اعراب اور عمومی توزیع:

[۱]	ضمّہ	علامتِ رفع
[۲]	فتحہ	// نصب
[۳]	کسرہ	// جرّ
[٤]	سکون	// جزم

خصوصی حالات: مندرجہ ذیل احوال مستثنیٰ ہیں۔

ا۔ جمع مئونث سالم میں بجائے فتحہ، کسرہ نصب کی علامت ہوگا۔

ب۔ فعل واحد معتل ہو تو بجائے سکون، حذفِ علت جزم کی علامت ہوگا۔

ج۔ غیر منصرف اسم ہو تو بجائے کسرہ، فتحہ جر کی علامت ہوگا۔

مذکورہ آٹھ میں سے بقیہ چار کا اعراب حروف سے ہوگا۔

معرب بالحروف:

[۱] تثنیہ (اسم): مرفوع بالألف، منصوب اور مجرور بالیاء

[۲] جمع مذکر سالم: //بالواؤ // // // // // //

[۳] اسماءِ خمسہ : // // بالألف اور مجرور بالیاء

[٤] افعالِ خمسہ: // ثبوتِ النون // اور مجزوم بحذف النون ہوں گے۔

(فعل مجرور نہیں ہوتا)

حروفِ اعراب: مختلف احوال میں بطور علامتِ اعراب استعمال ہونے والے حروف اور ان کے توزیع اس طرح ہوگی۔

[۱] الف : علامتِ رفع برائے تثنیہ اسم اور علامت نصب برائے اسمائے خمسہ

[۲] واوٗ : // // // // جمع مذکر سالم و اسماء خمسہ

[۳] یا : // نصب و جر // // // // // // // //

[٤] ثبوتِ نون: علامتِ رفع برائے افعالِ خمسہ

آئندہ جدول معربات بالحرکات/معربات بالحروف، ان کی علامات اور امثلہ کو واضح کر رہا ہے۔

ملاحظہ: جدول کے امثلہ کے خانہ میں خط کشیدہ کلمہ مطلوبہ معرب ہے۔

جدول معربات بالحرکات

اقسام معرب		نوعیت اعراب	علامات	امثلہ	بیان
اسم مفرد		رفع	ضمّہ	کتب محمدٌ الدرسَ	محمد اسم مفرد فاعل مرفوع علامت رفع ضمہ
		نصب	فتحہ	کتب محمد الدرسَ	الدرسَ اسم مفرد مفعول بہ منصوب علامت نصب فتحہ
		جرّ	کسرہ	کتب خالد فی الدفترِ	الدفترِ اسم مفرد مجرد علامتِ جر کسرہ
جمع مکسّر		رفع	ضمّہ	حفظ التلامیذُ الدروسَ	جمع مکسّر فاعل مرفوع علامت ضمہ
		نصب	فتحہ	حفظ التلامیذ الدروسَ	جمع مکسّر مفعول بہ منصوب علامت فتحہ
		جرّ	کسرہ	یجتهد التلامیذ فی الدروسِ	// // مجرور علامتِ کسرہ
جمع مئونث سالم		رفع	ضمّہ	اَدّی المؤمناتُ الصلواتِ	جمع مئونث سالم فاعل مرفوع علامت ضمہ
		نصب	کسرہ	ادّی المؤمنات الصلواتِ	// // // مفعول بہ منصوب علامت کسرہ
		جرّ	//	خشعت المؤمنات فی الصلواتِ	// // // مجرور علامت کسرہ
فعل واحد	صحیح الآخر	رفع	ضمہ	یذهبُ الطالب الی المدرسةِ	فعل مضارع مرفوع علامت ضمہ
		نصب	فتحہ	لن یذهبَ الطالب الیوم الی المدرسةِ	مضارع منصوب علامت فتحہ
		جزم	سکون	لم یذهَب ُخَالِدٌ مَسِ اِلی المدرسةِ	مضارع مجزوم علامت سکون
//	معتل الآخر	جزم	حذف حرف علت	لم یرمِ الطالبُ الحجارةَ	فعل مضارع معتل الآخر مجزوم علامت حذفِ حرف علت

جدول معربات بالحروف

اقسام معرب	نوعیتِ اعراب	علامات	امثلہ	توضیع وبیان
تثنیہ اسم	رفع	الف	جَلَسَ الطالبانِ	اسم تثنیہ فاعل مرفوع علامتِ رفع الف
	نصب	یا	أُحبّ المجتهدَينِ	ا // // مفعول منسوب علامتِ نصب یا
	جرّ	//	نظرتُ الى الجالسَين	// // مجرور علامتِ جر یا
جمع مذکر سالم	رفع	واو	حضر المسلمُونَ	جمع مذکر اسم سالم فاعل مرفوع علامتِ رفع واو
	نصب	یا	رأيتُ المسلِمينَ	// // // مفعول منصوب // نصب یا
	جرّ	یا	رضى الله عن المؤمِنِينَ	// // // مجرور علامت جر یا
اسماء خمسہ	رفع	واو	حَضَرَ ابُوکَ	اسماء خمسہ سے فاعل مرفوع علامتِ رفع واو
	نصب	الف	اِحُتَرم ابَاکَ	// // مفعول بہ منصوب // نصب الف
	جرّ	یا	سَلِّمُ على ابيکَ	// // مجرور علامت جر یا
افعال خمسہ	رفع	نون	يكتبان . يكتبون. تكتبان . تكتبون .تكتبين	حرفِ نصب یا جزم سے خالی ہونے کی وجہ سے افعال خمسہ مرفوع ہیں اور علامت رفع نون ہے
	نصب	حذف نون	لن تكتبا. لن يكتبوا. لن تكتنا .لن تكتنا . لن تكتبى .	حرف نصب کے داخل ہونے کی وجہ سے افعال خمسہ منصوب ہیں اور علامت نصب حذفِ نون ہے
	جزم	//	لم يكتبا .لم يكتبوا . لم تكتنا . لم تكتبوا. لم تكتبى	جزم کے داخل ہونے کی وجہ سے افعال خمسہ مجزوم ہیں اور علامت جزم حذفِ نون

منصوبات

نصب: اسم کی ایک مخصوص حالتِ اعراب ہے جس کی علامتِ اصلی فتحہ ہے۔ دوسری قائم مقام علامتیں تثنیہ میں ''الف'' اسمائے خمسہ اور جمع مذکر سالم میں ''یا'' ہیں۔

منصوب: وہ اسم ہے جو کلام میں حالتِ نصب میں واقع ہو۔

منصوبات: منصوب کی جمع ہے۔ منصوبات مندرجہ ذیل ہیں۔

[۱]......مفعول۔ تمام انواع

[۲]......اسم اِنّ اور اس کی اخوات

[۳]......خبر کَانَ اور اس کی اخوات

[٤]......حال

[۵]......تمیز

[٦]......اسمِ لانفی جنس

[۷]......مستثنیٰ (بعض احوال)

[۸]......خبر ''حروف مشبہّ بلیس''۔

[۹]......تابع منصوب (منصوب کی صفت۔ عطف۔ تاکید یا بدل ہو)

استثناء کا بیان

تعارف: لُغت میں استثناء خارج کرنے اور نکالنے کو کہتے ہیں۔

اہل قواعد کے ہاں حرفِ استثناء کے ذریعہ بعد والے کو پہلے حکم سے نکالنا استثناء کہلاتا ہے۔

مثال: جیسے عَادَ الحُجّاجُ الاّ علیّاً (علی کے سوا سب حاجی واپس آ گئے) اس جملے میں حجاج پر لوٹنے کا حکم لگا مگر علیّ کو حرف استثناء کے ذریعے اس حکم سے نکال لیا گیا ہے۔

مستثنیٰ: جس کو نکالا جائے اسے مستثنیٰ کہتے ہیں جیسے پہلی مثال میں علی مستثنیٰ ہے۔

مستثنیٰ منہ: جس سے نکالا جائے وہ مستثنیٰ منہ کہلاتا ہے جیسے پہلی مثال میں حجاج مستثنیٰ منہ ہے۔

کلمات استثناء: وہ کلمات جو استثناء کے عمل کے لئے استعمال ہوں کلماتِ استثناء کہلاتے ہیں ۔کلمات استثناء مندرجہ ذیل ہیں ۔ان میں کوئی حرف ہے، کوئی اسم، کوئی فعل، کوئی فعل اور حرف دونوں میں مشترک ہے۔

اِلَّا	یہ حرف ہے۔
غَیرُ	〃 اسم 〃
سِویٰ	〃 اسم 〃
لَیُسَ	〃 فعل 〃
لَا یکُوُنُ	یہ فعل ہے۔
خَلاَ	یہ حرف اور فعل دونوں میں مشترک ہے۔
مَا خَلاَ	یہ فعل ہے۔
عَدَا	یہ حرف اور فعل دونوں میں مشترک ہے۔
مَا عَدَا	یہ فعل ہے۔
حَاشَا	یہ حرف اور فعل دونوں میں مشترک ہے۔

ارکانِ استثناء: یہ تین ہیں: [۱] مستثنیٰ [۲] مستثنیٰ منہ [۳] حرف استثناء

مستثنیٰ کی دو قسمیں: [۱] متصل [۲] منقطع۔

[ا]۔ **مستثنیٰ متصل:** مستثنیٰ اگر مستثنیٰ منہ کی جنس ہو تو متصل کہلاتا ہے۔ جیسے جَـاءَ الْـقَـوْمُ اِلَّا حِمَاراً "، میں حمارا مستثنیٰ منقطع ہے کیونکہ قوم میں سے نہیں ہے۔

تمرین

سوال نمبر[۱]: مندرجہ ذیل جملوں میں سے مستثنیٰ متصل اور منقطع الگ الگ کریں؟

[۱] حَضَرَ الطُّلَّابُ اِلَّا عَلِيّاً.

[۲] قَرَأْتُ الكُتُبَ اِلَّا كِتَاباً.

[۳] خَرَجَ التلاميذُ الاّ فَرَساً.

[٤] نَجَحَ التلامِيذُ الا حامداً.

[۵] سَكَتَ الأ ولاد الاّ حماراً.

[٦] وَقَفَ الرِّجَالُ الَّا جَمَلاً

سوال نمبر[۲]: خالی جگہ پر کریں۔ مستثنیٰ منہ کا اضافہ کریں پھر بتائیں کہ مستثنیٰ متصل ہے یا منقطع؟

[۱] رأيتُ النجُومَ اِلاّ ....

[۲] قرأتُ ....الاّ صفحة.

[۳] فُتِحَتِ المدارسُ الاّ ....

[٤] وقفَ ....الاّ جَمَلاً

[۵] جلسَ الأطفالُ الاّ ....

﴿"إلاّ" کے مستثنیٰ کے احوال اوراعراب﴾

اِلاّ کے مستثنیٰ کی تین حالتیں ہیں۔

[۱] وجوبِ نصب (جس کے تین مواقع ہیں)۔

[۲] حسبِ موقع اعراب اورحرف استثناء کا عدمِ اعتبار۔

[۳] نصب یا مستثنیٰ منہ کا اتباع۔

[۱] **وجوبِ نصب کے مواقع:** مندرجہ ذیل تین صورتوں میں اِلاّ کے مستثنیٰ میں نصب واجب ہوتا ہے۔

[۱] اِلاّ سے پہلے کلام تام موجب ہو۔

تام سے مراد ہے کہ مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔

موجب سے مراد ہے کہ کلام مثبت ہو۔ نفی استفہام اورنہی کی صورت نہ ہو جیسے **قَام التلامیذُ الاّ سلیماً** میں **سلیماً** واجب النصب ہے کیونکہ مستثنیٰ منہ "التامیذ" مذکور ہیں اورکلام موجب ہے۔

[۲] مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کا ہم جنس نہ ہو (مستثنیٰ منقطع ہو) اورکلام تام موجب ہو جیسے **جاءَ القومُ الاّ بقرةً** میں **بقرةً** واجب النصب ہے کیونکہ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کے جنس سے نہیں ہے اورکلامِ تام موجب ہے۔

[۳] مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے پہلے آجائے۔ متصل ہو یا منقطع موجب ہو یا غیر موجب۔

متصل موجب **حَضَرَ الاّ خادمَهم السادةُ**

// غیر موجب **مَا قَامَ اِلا زیداً القومُ**

منقطع موجب **جَلَسَ الاّ حماراً الطلابُ**

// غیر موجب **مافیها اِلاّ جَملاً اَحَدٌ**

تمرینات

تمرین ......[۱]: مندرجہ ذیل جملوں میں سے مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ علیحدہ کریں اور مستثنیٰ کو اعراب لگائیں یاد رکھیں کہ کلامِ تام موجب کی مثالیں ہیں حل شدہ مثال پر بھی غور کرلیں۔

[۱] سلمتُ علی الاصدقاءِ الاّ سمیراً.

[۲] رجع الحُجَّاجُ الاّ محموداً.

[۳] وقف الطلابُ الاّ طالباً.

[٤] قرأتُ الکتابَ الاّ صفحتَیْنِ.

[۵] خرجَ المدّرِسُونَ الاّ مدرِّساً.

حل شدہ مثال: قَام القومُ الاّ زیداً میں القومُ مستثنیٰ منہ ہے اور زیداً مستثنیٰ ہے نصب واجب ہے کیونکہ کلامِ تام موجب ہے۔

تمرین......[۲] : خالی جگہ پر کریں مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کا اضافہ ہوگا۔

[۱] سَجَدَ الملائکۃُ کلّھُم اِلاّ..............................

[۲] شَرِب کُلّ الناسِ الاّ ....

[۳] نَجَا..الا طالباً.

[٤] أَکَلَ جمیع الأسرة الاّ..............................

[۵] عَادَ ....الاّ علیّاً......................

[٦] جَاءَ ....الاّ.........................

[۲] حسبِ موقع اعراب اور اِلاّ کا عدمِ اعتبار:

جب مستثنیٰ منہ محذوف ہو تو اِلاّ کا مستثنیٰ پر کچھ اثر نہ ہوگا اس کا اعراب اِلاّ سے ماقبل عامل کے لحاظ سے ہوگا۔ اس صورت میں اِلاّ سے پہلا کلام ہمیشہ غیر موجب ہوتا ہے۔ جیسے

ما جاء اِلا نجیتٌ: اس میں **نجیتٌ** ،جاء کا فاعل مرفوع ہے۔

اِلاّ کا کچھ اثر نہیں ہے۔

ما رایتُ اِلاّ نجیاً: اس میں **نجیاً** ،رأی کا مفعول منصوب ہے۔

الاّ کا کچھ اثر نہیں ہے۔

ما مررتُ الاّ بنجیت: اس میں **نجیتٍ** مجرور بحرف جر ہے۔

الاّ کا کچھ اثر نہیں ہے۔

نوٹ: اس کو استثناء مفرغ کہتے ہیں کیونکہ **الاّ** سے پہلا عامل مستثنٰی میں عمل کرنے کے لئے فارغ ہوگیا ہے اور الاّ نے کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔

تمرین نمبر......[۱]: مندرجہ ذیل استثناء مفرغ کی مثالیں ہیں۔ مستثنٰی کا اعراب اور عامل بتائیں؟

[۱] **لا تُجَالِسُ اِلَّا الاَخْیَارَ.**

[۲] **محمدٌ لا یتّبَعُ اِلَّا الحقَّ.**

[۳] **مَا حَضَرَ الَّا خالدٌ.**

[٤] **لا یقَعُ فی الشرِّ اِلاّ فَاعلُه‘.**

[۵] **لا تکْسِبُ اِلاّ الخَیرَ.**

تمرین نمبر......[۲]: مندرجہ ذیل جملوں کو مستثنٰی مفرغ سے پر کریں اور مستثنٰی کا اعراب بتائیں؟

[۱] **لا یَنْجُو الاّ** ....

[۲] **لا اُحِبُّ اِلاّ**....................................

[۳] **لا اَقْرَأُ اِلاّ**....................................

[٤] مَا سَلَّمتُ اِلاّ عَلٰی..............................

[٥] مَا كَتَبَ علی السبورة الاّ...........................

[۳] نصب یا اتباع مستثنیٰ منہ:

اگر مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ دونوں بالترتیب مذکور ہوں ''یعنی کلام تام'' مگر غیر موجب ہو۔ تو دونوں صورتیں جائز ہیں۔

ا: استثناء کی وجہ سے نصب دیں جیسے ما جَاءَ القومُ الاّ حَامِداً.

یا

ب: مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ کا بدل قرار دے کر اس کے مطابق اعراب دیں جیسے

ماجاء القومُ الاّ حامدٌ حامد کو قوم کا بدل مان کر مرفوع بھی کر سکتے ہیں

ما رَایتُ القومَ اِلا حامِداً استثناء یا بدل ہر دو طرح منصوب ہے۔

ما مررتُ بالقومِ اِلا حَامِداً أو حامدً حامد استثناء کی وجہ سے منصوب اور قوم سے بدل کی وجہ سے مجرور ہے۔

نوٹ: مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع اگر کلام تام غیر موجب ہے تو مذکورہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

تمرین نمبر......[۱]: مندرجہ ذیل تام غیر موجب کی مثالیں ہیں۔ ان میں سے مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ علیحدہ علیحدہ کریں اور دونوں حالتوں میں اعراب لگائیں (حل شدہ مثال سے مدد حاصل کریں)۔

مستثنیٰ

	پہلی صورت	اعراب	دوسری صورت	اعراب

[۱] مَا وصلت الرسائل اِلاّ	رسالتَک	منصوب	رسالتُک	مرفوع
[۲] ما ذهب الا ولادُ الاّ	اخَاک	//	اخُوک	//
[۳] مَا قام لتلاميذُ الاّ	حَمِيداً	//	حَميدٌ	//
[٤] ما نفعنی الا صدقاءُ الاّ	محمداً	//	مُحَمدٌ	//
[۵] لا تذهب مع احدٍ الاّ	حميداً	//	//	حَمِيدٍ

حل: ما جاء القومُ الاّ سليماً يا سليمٌ اس جملے میں القومُ مستثنیٰ منہ ہے اور سلیم مستثنیٰ جس کو استثناء کی وجہ سے منصوب پڑھنا اور قومٌ سے بدل بنانے کی وجہ سے مرفوع پڑھنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔

تمرین نمبر ......[۲]: مناسب مستثنیٰ سے خالی جگہ پر کریں تام غیر مُوجب کی مثالیں ہیں دونوں صورتوں کو واضح کریں۔

پہلی صورت　　　دوسری صورت

[۱] لم ينفَعْنِی احدٌ الاّ ....

[۲] لم ينجَحُ احدُ الطلابِ الاّ ....

[۳] ما قرأتُ الكتابَ الاّ ....

[٤] ما حفظتُ الكتابَ الاّ ....

[۵] ما كتبَ الواجبَ الاّ ....

[٦] لا تذهبُ مَعَ اَحدٍ الاّ ....

خلا۔عدا حاشا کے مستثنٰی کا بیان

یہ تینوں کلمات ماضی اور حرف جر کے طور پر دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں اس لئے ان کے بعد مستثنٰی کے اعراب کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔

[۱]۔**نصب:** اس لئے کہ لفظِ استثناء تو فعل شمار ہوگا اور مستثنٰی اسی کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا جیسے

نجحَ الطلابُ عَدَا خالداً

نجحَ الطلابُ خَلاَ خالداً

نجحَ الطلابُ حَاشَا خالداً

ہر مثال میں خالداً مستثنٰی ہے کیونکہ عدا، حاشا اور خلا فعل ماضی ہیں ضمیر فاعل اور خالداً مفعول بہ ہے جبکہ اس سے پہلے نجح فعل ماضی اور الطلاب فاعل ہیں۔

[۲]۔**جرّ:** اس لئے کہ لفظ استثناء حرفِ جرّ شمار ہوگا اور مستثنٰی اس کی وجہ سے مجرور ہو جائے گا جیسے

نجحَ الطلابُ عَدَا خالدٍ

نجحَ الطلابُ خَلاَ خالدٍ

نجحَ الطلابُ حَاشَا خالدٍ

ہر مثال میں خالد مجرور ہے کیونکہ عدا، حاشا، خلا حروفِ جرّ اس سے پہلے آئے ہیں جب کہ اس سے پہلے نَجحَ فعل ماضی اور الطلابُ فاعل ہیں۔

تمرین نمبر [۱]: مندرجہ ذیل مثالوں میں مستثنٰی کو دونوں اعراب (نصب و جرّ) سے واضح کریں۔

جرّ	نصب	جملے	عدد
خالدٍ	خالداً	زَارنی الاِخوَانُ عَدَا	١
زیدٍ	زیداً	کَتَبَ الوَاجِبَ جَمیعُ الطلابِ خَلاَ	٢
فاسقٍ	فاسقاً	اُحِبُّ الناسَ کلَّهُم حاشا	٣
ظالمٍ	ظالماً	اِحترِمِ الحکَّامَ عَدا	٤
کتابٍ	کتاباً	قرأتُ الکُتبَ خَلا	٥

نوٹ: جب خلا، عدا اور حاشا سے پہلے لفظ ما آئے تو اس وقت بطور فعل ماضی ہی استعمال ہوں گے۔ آئندہ بیان سے واضح طور پر معلوم ہوگا۔

ما خلا۔ ما عدا کے مستثنیٰ کا بیان

جب خلا اور عدا کے شروع میں لفظ ما کا اضافہ ہو تو بطور فعل ہی استعمال ہوں گے اور بعد والا لفظ جو مستثنیٰ ہے مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا جیسے:

نجح الطلابُ ما عدا حامِداً

نجح الطلابُ ما خلا حامداً

ہر مثال میں حامداً مستثنیٰ منصوب ہے کیونکہ ماعدا اور ماخلا کا مفعول بہ ہے۔ اس سے پہلے نجح فعل ماضی اور الطلاب فاعل ہے۔

تمرین نمبر [١]: مندرجہ ذیل جملوں میں سے مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ علیحدہ کریں۔

[١] اجلِسُ معَ الناسِ ماعدا جاهلاً.

[٢] جالِسِ الناسَ مَا خلا فاسقاً.

[٣] زارنِی اِخوَانِی ما عدا عَلِیّاً.

[٤] ما بَقِیَ فِی البَیتِ ما خلا زاهداً.

[٥] کتب المدرِسُ جمیعَ الدروسِ ما عدا الدرسَ الثالثَ.

تمرین نمبر[۲]: مناسب مستثنیٰ سے خالی جگہ پر کریں اور اعراب ظاہر کریں۔

[۱] نجحَ التلامیذُ خلا..............................

[۲] مارَسَبَ احدٌ ما عدا..............................

[۳] قرأت القرانَ کُلَّه عدا..............................

[٤] درَّستُ الفُصولَ کلَّهَا حاشا..............................

[٥] زرتُ جمیعَ مُدُنِ الباکستانِ ما خلا..................

[٦] ما سافرتُ الی اُور بَّا عَدا..............................

غیر اور سوی کے مستثنیٰ کا بیان اوران کلمات کا اعراب

غیر اورسوی: کے بعد مستثنیٰ تو ہمیشہ مجرور ہوگا کیونکہ یہ اس کی طرف مضاف ہوتے ہیں مگر غیراورسوی کا خود اپنا اعراب بعینہٖ الاّ کے مستثنیٰ جیسا ہوتا ہے جس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

[۱] کلام تام موجب کے بعد منصوب جیسے جَاءَ القومُ غیرَ سلیمٍ.

[۲] کلام تام غیر موجب کے بعد نصب اور مستثنیٰ منہ کا اتباع دونوں صورتیں جائز ہیں اتباع جیسے ما جاء القومُ غیرَ یا غیرَ سلیمٍ.

[۳] کلام غیر تام غیر موجب میں حسب موقع اعراب جیسے:

ما جاءَ غیرُ سلیمٍ

ما رایتُ غیرَ سلیمٍ

ما مررتُ بغیرِ سلیمٍ

تمرین نمبر[۱]: مندرجہ ذیل جملوں میں ''غیر'' کا اعراب ظاہر کریں۔ (یاد رہے کلام تام

موجب ہے)۔

[۱] قام القوم غيرَ زيد.

[۲] تصدأالمعادنُ غير الذهب.

[۳] قرأتُ القرانَ غير الجزأين.

[٤] وقف التلاميذُ غير حميد.

[۵] احتَرِم الحُكّامَ كلَّهُمْ غير الظالِمِيْنَ.

تمرین نمبر[۲]: مندرجہ ذیل جملوں میں ''غیر'' کا اعراب ظاہر کریں۔ کلامِ تام غیر موجب ہے اس لئے غیر کو منصوب پڑھنا اور الاّ سے پہلے لفظ کے تابع اعراب دینا دونوں صورتیں جائز ہیں۔

[۱] لا اعرفُ مذهباً غير / غير مذهبِ الحقِّ.

[۲] مازارنی اَحَدٌ غير / غير الحسن .

[۳] ماقرأت القران غير / غير الجزأين.

[٤] ماحفظتُ القصيدةَ غير / غير بَيتٍ.

[۵] لَمْ يَحفَظِ الدرسَ غيرُ / غير طالبٌ.

تمرین نمبر[۳]: مندرجہ ذیل جملوں میں غیر کا اعراب بتائیں۔ یاد رکھیں کہ:

جدول منصوبات

	منصوبات	استعمال	بیان
مفاعیل	مفعول بہ	رَکِبَ عَلّیٌ الفرسَ	رکب: فعل ماضی علّی: فاعل الفرسَ: مفعول بہ
١	مفعول لہ	قمتُ تعظیماً	قمتُ: فعل وفاعل تعظیماً: مفعول لہٗ
	مفعول فیہ	صَامَ محمَّدٌ الیوم	صَامَ: فعل محّمد، فاعل الیوم: مفعول فیہ
	مفعول معہ	سِرُتُ والشَّارِعَ	سِرُتُ: فعل وفاعل و: معیت الشارع: مفعول معہ
	مفعول مطلق	حفظتُ الدرسَ حفظاً	حفظتُ: فعل وفاعل الدرسَ: مفعول بہ حفظاً: مفعول مطلق
٢	اسم انّ واخواتها	انّ العاملَ مجتهدٌ	انّ: حرف مشتبہ بالفعل العامل: اسم انّ منصوب مجتهدٌ: خبرِ انّ مرفوع
٣	خبر کان	کان الموظّفُ نشیطاً	کان: فعل ناقص الموظّفُ: اسم کان مرفوع نشیطاً: خبرِ کان منصوب
٤	حال	ذَهَبَ خالدٌ ماشیاً	ذهب: فعل خالد: فاعل مرفوع ماشیاً: حال منصوب
٥	تمیز	اِشُتَری حمیدٌ رطلاً سُکُّراً	اشتری: فعل ماضی حمیدٌ: فاعل رطلاً: ممیّز منصوب سُکَّراً: تمیز منصوب
٦	اسم لانفی جنس	لَا طالبَ موجودٌ	لا: نفی جنس طالب: اسم لا منصوب موجودٌ: خبرِ لا مرفوع
٧	منادی مضاف	یا طالبَ عِلُمٍ	یا: حرف ندا طالبَ: منادیٰ مضاف منصوب علم: مضاف الیہ مجرور
٨	مستثنیٰ (بعض احوال)	خَرَج الطُّلَّابُ الاّ عامراً	خرج: فعل ماضی الطلاب: مستثنیٰ منہ فاعل الاّ: حرف استثناء عامراً: مستثنیٰ منصوب
٩	ما ولا کی خبر	مَا سمیرٌ مجاهداً	مَا: حرف نفی مشبہ بلیس سمیر: اسم مَا مرفوع مجاهداً: خبر مَا منصوب
١٠	تابع منصوب صِفت	لقیتُ رجلاًصالحاً	لِقِیتُ: فعل وفاعل رجلاً: مفعول بہ منصوب صَالحاً: صفت منصوب
	تاکید	عَلَمّتُ زیداًنفسه'	علمتُ: فعل وفاعل زیداً: مفعول بہ منصوب نفسه': تاکید منصوب
	بدل	اکرمتُ عندَاللّٰہ اخاک	اکرمتُ: فعل وفاعل عبداللّٰہ: (مبدل منہ) منصوب اخاک: بدل منصوب
	عطف بیان	احترمتُ ابازید طارقاً	طارقاً عطف بیان منصوب
	عطف نسق	رأیتُ خالداًوطارقاً	و: حرف عطف طارقاً: معطوف منصوب

☆☆☆☆☆☆☆

جدول مرفوعات

نمبرشمار	مرفوعات	استعمال	بیان
۱	فاعل	فَازَ خَالِدٌ	فاز: فعل ماضی خالد: فاعل مرفوع
۲	نائب فاعل	قُرِئَ الْقُرْآنُ	قرئ: فعل ماضی مجهول القران: نائب فاعل مرفوع
۳/٤	مبتدا/خبر	اَلحَقُّ غَالِبٌ	الحق: مبتدا مرفوع غالب: خبر مرفوع
۵	اسم کان	کَانَ التلمیذُ مجتهداً	کان: فعل ناقص التلمیذ: اسم کان مرفوع مجتهداً: خبر کان منصوب
٦	خبر اِنّ	اِنَّ الحقَ مرٌّ	ان: حرف مشبہ بالفعل الحق: اسم ان منصوب مرّ: خبر انّ مرفوع
۷	خبر لانفی جنس	لَا طالبَ غائبٌ	لا: نفی جنس طالب: اسم منصوب غائب: خبر مرفوع
۸	ماشبہ بلیس	مَاحامدٌ مجتهداً	ما: حرف نفی حامد اسم ما مرفوع مجتهداً: خبر ما منصوب
۹	تابع مرفوع		
	صفت/نعت	جَاءَ الرجلُ الفاضلُ	الرجل: فاعل مرفوع الفاضل نعت مرفوع
	تاکید	قَامَ علیٌّ علّیٌ	علّی: فاعل مرفوع علّی: تاکید
	بدل	جَلسَ المدرسُ خالدٌ	المدرس: فاعل مرفوع خالدٌ بدل
	عطفِ بیان	حَضَر ابو عبدِ اللهِ طارقٌ	أبو عبدالله فاعل مرفوع طارق عطفِ بیان
	عطفِ نسق	قَرِأحمیدٌ ورشیدٌ	حمید فاعل مرفوع رشید معطوف مرفوع

☆☆☆☆☆☆☆

ثلاثی مزید فیہ

تعارف: وہ فعل ہے جس کے حروفِ اصلیہ کے ساتھ کوئی زائد حرف بھی مل جائے یہ زیادتی یا تو نیا حرف بڑھانے سے ہوتی ہے یا کسی اصل کو مکرر کر لینے سے۔

حروف زائد: حروفِ ہجاء میں سے مجرد کلمات کے ساتھ مختلف مواضع میں جن حروف کا اضافہ کیا جاتا ہے ان کا مجموعہ (سألتمونیھا) ہے۔ اب ہم زائد حروف کی تعداد کے لحاظ سے ثلاثی مزید کی اقسام اور زائد حروف کے مواقع کو بیان کرتے ہیں۔ جس کے جاننے سے ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کا علم ہوگا۔

مزید فیہ کی تین قسمیں ہیں:

[۱] **مزید بحرف:** جس میں صرف ایک حرف زائد ہو اس کی ماضی کے کل چار حروف ہوں گے۔ تین اصلیہ اور ایک زائد۔

[۲] **مزید بحرفین:** جس میں دو حروف زائد ہوں اس کی ماضی کے کل پانچ حروف ہوں گے۔ تین اصلیہ اور دو زائدہ۔

[۳] **مزید سہ حرفی:** جس میں تین حروف زائد ہوں اس کی ماضی کے کل چھ حروف ہوں گے۔ تین اصلیہ اور تین زائدہ۔

ملاحظہ: ثلاثی مزید فیہ فعل ماضی کے چھ سے زائد حروف نہ ہوں گے۔

ملاحظہ: یاد رہے کہ ثلاثی مزید فیہ میں باب کا نام فعل کے وزن سے لیا جاتا ہے۔

اب ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کا تفصیلی بیان ملاحظہ کریں۔

قسم اوّل: ﴿ثلاثی مزید بحرف﴾

اس کے تین ابواب ہیں۔ جن کا بیان اور بنانے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

[۱] **افعال:** ثلاثی مجرد ماضی کے شروع میں ہمزہ مفتوحہ بڑھا دیں۔

جیسے کَرُمَ مجرد میں اضافہ کے بعد

ماضی:	أکْرَمَ بروزنِ	أفْعَلَ
مضارع:	یُکْرِمُ //	یُفْعِلُ
مصدر:	اِکْرَاماً //	اِفْعَالاً

تسمیہ: مصدر کا وزن چونکہ افعال ہے اس لئے اس باب کا نام بابِ افعال ہے۔

فائدہ: یہ باب عموماً لازم کو متعدی بنانے کے لئے آتا ہے۔

[۲] **تفعیل:** ماضی ثلاثی مجرد کے عین کلمہ کو مکرر کر کے ادغام کر دیں

جیسے شَرُفَ مجرد میں اضافہ کے بعد

ماضی	شَرَّفَ بروزن	فَعَّلَ
مضارع	یُشَرِّفُ //	یُفَعِّلُ
مصدر	تَشْرِیْفاً //	تَفْعِیلاً

تسمیہ: اس باب کا مصدر چونکہ تفعیل کے وزن پر ہے لہٰذا اس باب کا نام تفعیل ہے۔

فائدہ: یہ باب عموماً مبالغہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

[۳] **مفاعلہ:** ثلاثی مجرد ماضی کے فاء کلمہ کے بعد الف بڑھا دیں۔

جیسے حفظ مجرد سے اضافہ کے بعد

ماضی حَافَظَ بروزنِ فَاعَلَ

مضارع یُحَافِظُ // یُفَاعِلُ

مصدر مُحَافَظَةً // مُفَاعَلَةً

تسمیہ: اس کا مصدر مفاعلہ کے وزن پر ہے اس لئے اس کا نام مفاعلہ ہے۔

فائدہ: یہ باب عموماً مقابلہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

جدول ابواب ﴿ثلاثی مزید فیہ بحرف﴾

ابوب	طریقہ		امثلہ		
	مجرد	اضافہ	ماضی	مضارع	مصدر
۱۔افعال	کَرُمَ	ہمزہ	أَکُرِم	یُکُرِمُ	اِکُرَاماً
۲۔تفعیل	عَظُمَ	تکرار عین	عَظَّمَ	یُعَظِّمُ	تَعُظِیُماً
۳۔مفاعلة	حَفِظَ	حاء کے بعد الف	حَافَظَ	یُحَافِظُ	مُحَافَظَةً

باب افعال کی تمرین

مندرجہ ذیل کو مزید بحرف بنائیں۔ شروع میں ہمزہ لگا کر جیسے:

۱۔ صَلَحَ ماضی مجرد سے أَصُلَحَ ماضی یُصُلِحُ مضارع اِصُلاَحاً مصدر

۲۔ فَهِمَ // // // // // //

۳۔ حَسُنَ / // // // // //

٤۔ جَمَعَ // // // // // //

۵۔ قَدِمَ // // // // // //

تمرین نمبر ۲:

باب تفعیل کی تمرین:

مندرجہ ذیل کو عین کلمہ مکرر کر کے باب تفعیل بنائیں۔ جیسے:

کَرُم مجرد سے کَرَّمَ ماضی یُکَرِّمُ مضارع تَکْرِیماً مصدر

۱. عَظُمَ // // // // //

۲. شَرُفَ // // // // //

۳. حَسُنَ // // // // //

تمرین نمبر ۳:

باب مفاعلہ کی تمرین:

مندرجہ ذیل مجرد میں فاء کلمہ کے بعد الف بڑھا کر بابِ مفاعلہ بنائیں جیسے:

کَتَبَ مجرد سے کَاتَبَ ماضی یُکَاتِبُ مضارع اور مُکَاتَبَةً مصدر

۱. نَصَرَ // // // // // //

۲. صَلَحَ // // // // // //

۳. سَعَدَ // // // // // //

﴾ثلاثی مزید بحرفین﴿

اس کے پانچ ابواب ہیں جن کے بنانے کا طریقہ اور بیان مندرجہ ذیل ہے۔

[۱] **انفعال:** ثلاثی مجرد کی ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور اور نون بڑھا دیں

جیسے کَسَرَ مجرد میں اضافہ کے بعد

ماضی اِنْکَسَرَ بروزن اِنْفَعَلَ

مضارع یَنْکَسِرُ // یَنْفَعِلُ

مصدر اِنْکِسَاراً // اِنْفِعَالاً

تسمیہ: مصدر کا وزن چونکہ اِنفعال ہے اس لئے اس کا نام باب انفعال ہے۔

فائدہ: یہ باب مطاوعت (یعنی اثر قبول کرنے کے لئے آتا ہے)۔

افتعال: ثلاثی مجرد کے شروع میں الف اور فاء کلمہ کے بعد تا بڑھا دیں۔

جیسے نصَرَ مجرد میں اضافہ کے بعد:

ماضی: اِنْتَصَرَ بروزن اِفْتَعَلَ

مضارع: یَنْتَصِرُ // یَفْتَعِلُ

مصدر: اِنْتِصَاراً // اِفْتِعَالاً

تسمیہ: اس کے مصدر کا وزن افتعال ہے اس لئے اس کا نام بابِ افتعال ہے۔

فائدہ: یہ باب عموماً مطادعت اور مشارکت کے لئے آتا ہے۔

[۳] **افعلال:** ثلاثی مجرد کے شروع میں ہمزہ مکسور اور لام کلمہ کو مکرر کر کے ادغام کر دیں۔

جیسے حَمِرَ مجرد میں اضافہ کے بعد

ماضی اِحْمَرَّ بروزن اِفْعَلَّ

مضارع یَحْمَرُّ // یَفْعَلُّ

مصدر اِحْمِرَاراً // اِفْعِلاَ لاً

تسمیہ: اس کے مصدر کا وزنِ افعلال ہے اس لئے باب کا نام افعلال ہوا۔

فائدہ: یہ باب عموماً الوان اور عیوب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

[٤] **تفعّل:** ثلاثی مجرد کی ماضی کے شروع میں تا اور عین کلمہ کو مکرر کر کے ادغام کر دیں۔

جیسے: قَطَعَ مجرد میں اضافہ کے بعد

ماضی تَقَطَّعَ بروزن تَفَعَّلَ

مضارع یَتَقَطّعُ // یَتَفَعَّل

مصدر تَقَطُّعاً // تَفَعُّلاً

تسمیہ: اس کے مصدر کا وزن تفعّل ہے اس لئے باب کا نام تفعل ہے۔

فائدہ: اس باب میں عموماً تکلف کے معنی ہوتے ہیں۔

[۵] تفاعل: ثلاثی مجرد کی ماضی کے شروع میں تا اور فاء کے بعد الف بڑھا دیں۔

جیسے: خَطَبَ مجرد میں اضافہ کے بعد

ماضی تَخَاطَبَ بروزن تَفَاعَلَ

مضارع یَتَخَاطَبُ // یَتَفَاعَلُ

مصدر تَخَاطُباً // تَفَاعُلاً

تسمیہ: اس کے مصدر کا وزن چونکہ تفاعُل ہے اس باب کا نام تفاعل ہوگا۔

فائدہ: یہ باب عموماً مشارکت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ثلاثی مزید بحرفین کا نقشہ

ابواب	طریقہ		امثلہ		
	مجرد	اضافہ	ماضی	مضارع	مصدر
۱۔انفعال	قَطَعَ	ا . ن	اِنْقَطَعَ	یَنْقَطِعُ	اِنْقِطَاعاً
۲۔افتعال	نَصَرَ	ا . ت	اِنْتَصَرَ	یَنْتَصِرُ	اِنْتِصَاراً
۳۔افعلال	حَمِرَ	ا . ل	اِحْمَرَّ	یَحْمَرُّ	اِحْمِرَاراً
٤۔تفعّل	حَفِظَ	ت . ع	تَحَفَّظَ	یَتَحَفَّظُ	تَحَفُّظاً
۵۔تفاعل	خَطَبَ	ت . ا	تَخَاطَبَ	یَتَخَاطَبُ	تَخَاطُباً

تمرینات:

[۱] مندرجہ ذیل مجرد سے مزید بحرفین بنائیں ماضی، مصدر اور زائد حروف واضح کریں۔

هَدَمَ مجرد میں ا.ن بڑھا کر اِنْهَدَمَ ماضی یَنْهَدِمُ مضارع اور انهداماً مصدر ہے۔

[۱] جَهدَ // // ا.ت // // اِجْتَهَدَ // // // // // // // //

[۲] بَدَل // // ت. ا// // // // // // // // // //

[۳] شَقَّ // // ا. ن // // // // // // // // // //

[٤] جَمَعَ // //ا.ت // // // // // // // // // ///

[۲] مندرجہ ذیل ثلاثی مزید افعال کے اوزان معلوم کر کے زائد حروف دور کریں اور ثلاثی مجرد بنائیں۔

جیسے تَقَاتَلَ بروزن تَفَاعَلَ ہے (ت اور ا) زائد ہیں قَتَلَ اصل ہے۔

[۱] اِنْعَطَفَ ....

[۲] اِسْتَلَمَ ....

[۳] اقْتَصَرَ..

[٤] تَبَاعَدَ..

[۵] تَكَسَّرَ..

قسم سوم: ﴿ثلاثی مزید سہ حرفی﴾

یہ چھ ابواب ہیں جو مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائے جاتے ہیں۔

[۱] **استفعال:** ثلاثی مجرد ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور/سین اور تا بڑھا دیں۔

جیسے: نصر مجرد میں اضافہ کے بعد

ماضی اِسۡتَنۡصَرَ بروزن اِسۡتَفۡعَلَ

مضارع یَسۡتَنۡصِرُ // یَسۡتَفۡعِلُ

مصدر اِسۡتِنۡصَاراً // اِسۡتِفۡعَالاً

تسمیہ: چونکہ مصدر کا وزن استفعال ہے اس لئے اس کا نام باب استفعال ہے۔

فائدہ: یہ باب عموماً طلب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

[۲] **افعیلال:** ثلاثی مجرد کی ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور، عین کے بعد الف، لام کلمہ مکرر کر کے ادغام کر دیں۔

جیسے: حَمِرَ مجرد میں اضافہ کے بعد

ماضی اِحۡمَارَّ بروزن اِفۡعَالَّ

مضارع یَحۡمَارُّ // یَفۡعَالُّ

مصدر اِحۡمِیۡرَاراً // اِفۡعِیۡلَالاً

تسمیہ: چونکہ مصدر کا وزن افعیلال ہے اس لئے اس کا نام باب افعیلال ہے۔

[۳] **افعیعال:** ثلاثی مجرد ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسورہ، اور عین کلمہ کو مکرر کر کے ان کے درمیان واو کا اضافہ کر دیں۔

جیسے: عَشَبَ مجرد میں اضافہ کے بعد

ماضی اِعْشَوْشَبَ بروزن اِفْعَوْعَلَ
مضارع يَعْشَوْشِبُ // يَفْعَوْعِلُ
مصدر اِعْشِيْشَاباً // اِفْعِيْعَالاً

[٤] **افعنلال:** ثلاثی مجرد ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسورہ اور عین اور لام کے درمیان نون اور لام کو بغیر ادغام کے مکرر کردیں۔

جیسے: قَعَسَ مجرد میں اضافہ کے بعد
ماضی اِقْعَنْسَسَ بروزن اِفْعَنْلَلَ
مضارع يَقْعَنْسِسُ // يَفْعَنْلِلُ
مصدر اِقْعِنْسَاساً // اِفْعِنْلالاً

[٥] **افعوّال:** ثلاثی مجرد ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسورہ اور عین اور لام کے درمیان دو واو ادغام کرکے اضافہ کریں۔

جیسے: جَلَذَ مجرد میں اضافہ کے بعد
ماضی اِخْلَوَّذَ بروزن اِفْعَوَّلَ
مضارع يَجْلَوِّذُ // يَفْعَوِّلُ
مصدر اِجْلِوَّاذاً // اِفْعِوَّالاً

[٦] **افعنلاء:** ثلاثی مجرد ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسورہ اور عین و لام کے درمیان نون اور آخر میں یا کا اضافہ کریں۔

جیسے: سلق مجرد میں اضافہ کے بعد
ماضی اِسْلَنْقیٰ بروزن اِفْعَنْلیٰ
مضارع يَسْلَنْقِيْ // يَفْعَنْلِيْ
مصدر اِسْلِنْقَاء // اِفْعِنْلاَء

جدول ابواب ثلاثی مزید فیہ سہ حرفی

ابواب	طریقہ		امثلہ		
	مجرد	اضافہ	ماضی	مضارع	مصدر
ا۔ استفعال	نَصَرَ	ہمزہ۔ سین۔ تا	اِسْتَنْصَرَ	یَسْتَنْصِرُ	اِسْتِنْصَاراً
۲۔ افعیلال	حَمِرَ	ہمزہ۔ الف۔ تکرار لام	اِحْمَارَّ	یَحْمَارُّ	اِحْمِیْرَاراً
۳۔ افعیعال	عَشبَ	// ۔ تکرار عین۔ واو	اِعْشَوْشَبَ	یَعْشَوْشِبُ	اِعْشِیْشَاباً
۴۔ افعنلال	قَعَسَ	// ۔ نون۔ تکرار لام	اِقْعَنْسَسَ	یَقْعَنْسِسُ	اقعنساساً
۵۔ افعوّال	جَلَذَ	// ۔ واو مدغم	اِجْلَوَّذَ	یَجْلَوِّذُ	اِجْلِوَّاذاً
۶۔ افعنلاء	سَلَقَ	// ۔ نون۔ یا	اِسْلَنْقٰی	یَسْلَنْقِیْ	اِسْلِنْقَاءً

رُباعی مُجرّد

تعارف: وہ فعل جس کی ماضی میں چار حروف ہوں اور سب اصلی ہوں کوئی زائد نہ ہو۔

باب: اس کا صرف ایک باب ہے۔

اس کی مثال برائے ماضی دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ ہے

مضارع یُدَحْرِجُ // یُفَعْلِلُ //

مصدر دَحْرَجَۃٌ // فَعْلَلَۃ //

تسمیہ: اس کا مصدر چونکہ فعللۃ کے وزن پر ہے اس لئے اس کے باب کا نام فعللۃ ہے۔

تمرینات رُباعی مجرد:

تمرین......[۱] مندرجہ ذیل افعال رباعی مجرد ہیں ان سے مضارع اور مصدر بنائیں جیسے **حَصْحَصَ** ماضی سے **یُحَصْحِصُ** مضارع **حَصْحَصَةٌ** مصدر

[۱] **زَحْذَحَ** //// .... // .... //

[۲] **طَمْأَنَ** //// .... // .... //

[۳] **وَسْوَسَ** //// .... // .... //

[٤] **عَسْعَسَ** //// .... // .... //

تمرین......[۲] مندرجہ ذیل جملوں میں رباعی مجرد تلاش کریں۔ ہر ایک کا مضارع اور مصدر لکھیں۔

[۱] **زَلْزَلَ قَدَمُ حميد.**

[۲] **طَأْ طَأَ رأسَه‘.**

[۳] **الآن حَصْحَصَ الحقُ.**

[٤] **الآن حَصْحَصَ الحقُ.**

[۵] **صلَصْلَت السيوف.**

[٦] **بَعْثَر المَلِكُ الذهبَ.**

[۷] **دَحْرَجْتِ السيّارةُ.**

[۸] **حَرْجَمَتِ الابلُ.**

﴿رُباعی مزید﴾

تعارف: وہ فعل جس کی ماضی کے چار حروفِ اصلیہ کے ساتھ کوئی زائد حرف بھی ہو۔

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] **مزید بحرف:** جس میں ایک حرف زائد ہو۔ اس کی ماضی کے کل پانچ حرف ہوتے ہیں۔ چار اصلیہ ایک زائد۔

[۲] **مزید بحرفین:** جس میں دو حروف زائد ہوں۔ اس کی ماضی کے کل چھ حروف ہیں۔ چار اصلیہ دو زائدہ۔

قسم اوّل مزید بحرف کا بیان

اس کا صرف ایک باب ہے جس کا بیان اور بنانے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہیں۔

تفعلل: ماضی رباعی مجرد کے شروع میں تا مفتوح لگادیں۔ جیسے **دَحْرَجَ** مجرد سے

ماضی تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ

مضارع یَتَدَحْرَجُ // یَتَفَعْلَلُ

مصدر تَدَحْرُجاً // تَفَعْلُلاً

تمرینات رباعی مزید بحرف

تمرین ......[۱] مندرجہ ذیل ماضی رباعی مجرد سے مزید بحرف ماضی، مضارع اور مصدر بنائیں۔

جیسے بَعْثَرَ مجرد سے تَبَعْثَرَ ماضی یَتَبَعْثَرُ مضارع تَبَعْثُراً مصدر ہے

[۱] زَلْزَلَ // // ....//........//........// //

[۲] صَلْصَلَ // // ....//........//........// //

[۳] سَلْسَلَ // // ....//........//........// //

[٤] وسوس // // ....//........//........// //

لَأْلَأَ // // تَلَأْلَأَ //تَتَلَأْلَأُ //تَلَأْلُأ // //

تمرین ......[۲] مندرجہ ذیل جملوں میں افعال رباعی مجرد بتائیں اور مضارع اور مصدر لکھیں۔

[۱] تَلَألَأ البشر فی وجهِهِ.

[۲] تبَعْثَرتِ الجواهر فی الارض.

[۳] تَدَحْرَجَ خَالِدٌ عن رَأيِهِ.

[٤] تَزَعْزَتِ نَفْسُ الخادم.

[۵] دَحْرَجتُ السيّارةَ فتدحرجت.

قسم ثانی: ﴿رباعی مزید بحرفین کا بیان﴾

ابواب: اس کے دو باب ہیں۔ ان کا بیان اور بنانے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

[۱] **افعنلال:** ماضی رباعی مجرد کے شروع میں ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد نون لگا دیں جیسے

حرجم مجرد سے   ماضی اِحْرَنْجَمَ بروزن اِفْعَنْلَلَ
مضارع يَحْرَنْجِمُ // يَفْعَنْلِلُ
مصدر اِحْرِنجَاماً // اِفْعِنْلا لاً

تسمیہ: اس کا مصدر چونکہ اِفْعِنْلاَل کے وزن پر ہے اس لئے اس کا نام باب **افعنلال** ہے۔

[۲] **افــعلالّ :** ماضی رباعی مجرد کے شروع میں ہمزہ اور لام ثانی کو مکرر کر کے ادغام کر دیں جیسے:

طَمْأنَ مجرد سے اضافہ کے بعد ماضی اِطْمَأنّ بروزن اِفْعَلَلَّ
مضارع يَطْمَئِنُّ // يَفْعَلِلُّ
مصدر اِطْمِئْنَانٌ // اِفْعِلَّال

تسمیہ: اس باب کا مصدر چونکہ اِفُعِلَّال کے وزن پر ہے اس لئے اس کا نام باب افعِلّال ہے۔

تمرین: مندرجہ ذیل جملوں میں سے رباعی مزید بحرفین ماضی بتائیں اور مضارع اور مصدر ذکر کریں۔

[۱] اِحُرَنُجَمَتِ الا بلُ — اونٹ جمع ہو گئے

[۲] اِدُلَهَمَّ اللَّيلُ — رات سیاہ ہوگئی

[۳] اطمَأنَّ قلبی بذکر اللهِ — ---------

[٤] اِقُشَعَرَّ شَعُره‘ — ---------

[٥] اِشُمَأَزَّ قلبُ الكافِر — ---------

﴿جدول فعل رباعی مجرد و مزید و حروف زائد کا استعمال﴾

امثلہ

فعل رباعی	ابواب	ماضی	مضارع	مصدر	حروف اصلیہ	زائد حروف
مجرد	فَعُلَلَة	دَحُرَجَ	يُدَحُرِجُ	دَحُرَجَةً	دَحُرَجَ	x
بحرف	تَفعُلُلٌ	تَدَحُرَجَ	يَتَدحُرَجَ	دَحُرَجَةً	دَحُرَجَ	تا شروع میں
مزید بحرفین	اِفُعِلاَّلٌ اِفُعِنلاَلٌ	اِطُمَأَنَّ اِحُرَنُجَمَ	يَطُمَئِنُّ يَحُرَنُجِمُ	اِطُمِنَاناً اِحُرِنجامَ	طَمُأَنَ حَرُجَمَ	ہمزہ شروع میں لام کلمہ مکرر مدغم ہمزہ شروع میں نون عین کلمہ کے بعد

﴿اِشتقاق ...... جمود ...... تصّرف﴾

اشتقاق: ایک کلمے کا دوسرے سے نکلنا اور ماخوذ ہونا کہ دونوں کلمات کے معنی اور حروف میں تو مناسبت ہو مگر صیغے میں مغائرت ہو۔ اشتقاق کہلاتا ہے۔

مشتق اور مشتق منہ: وہ کلمہ جو دوسرے سے ماخوذ ہو مشتق اور جس سے ماخوذ ہو مشتق منہ کہلاتا ہے۔

مشتق اسم بھی ہوتا ہے اور فعل بھی۔ مشتق منہ جسے اصل بھی کہتے ہیں راجح قول میں مصدر ہی ہوتا ہے۔

امثلہ: جیسے عَلِمَ اور یَعْلَمُ فعل ہیں اور عَالِمٌ اور مَعْلُومٌ اسم ہیں۔ یہ سب عَلْمٌ مصدر سے مشتق ہیں۔

جُمود: لغت میں حرکت نہ کرنا اور ایک جگہ ثابت رہنا جمود ہے۔

اہل قواعد کے ہاں اسم میں جمود یہ ہے کہ وہ اشتقاق کو قبول نہ کرے اور فعل میں جمود یہ ہے کہ وہ تصرف کو قبول نہ کرے۔

تصّرف: فعل میں تصّرف سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے ماضی۔ مضارع اور امر کے صیغے بن سکیں۔

جامد اسماء: جو اسم مشتق یا مشتق منہ نہ ہو جامد کہلاتا ہے۔ جیسے جَعْفَر ...... اَسَد نہ کسی سے ماخوذ ہیں نہ ان سے کوئی ماخوذ ہے۔

جامد افعال: وہ فعل جو متصرف نہ ہوں جیسے نِعْمَ . بِئسَ اور لَیْسَ جامد افعال ہیں۔ ان کے لئے مضارع یا امر کے صیغے نہیں ہیں۔

فائدہ اشتقاق وتصّرف: زبان کی ترقی اور وسعت کی علامت ہے نِت نئے الفاظ زبان میں شامل ہوتے رہتے ہیں اور زبان کسی نئی ایجاد کے وقت عجز کا اظہار نہیں کرتی۔

﴿مشتقات اور ان کا عمل﴾

مشتقات: مشتق کی جمع ہے۔ مشتقات وہ صفات ہیں جو مصادر سے اس لئے بنائی جاتی ہیں کہ بیک وقت کسی عمل اور اس سے متعلقہ ذات/ زمان، مکان یا آلہ پر دلالت کریں۔

اَقسامِ مشتقات:

[۱] **اسمِ فاعل:** وہ اسم مشتق ہے جو مطلقاً کام کرنے والی ذات اور اس کے عمل کو بتاتی ہے۔

[۲] **اسمِ مبالغہ:** جو مبالغہ کے ساتھ کام کرنے والی ذات اور اس کے عمل کو بتاتی ہے۔

[۳] **صفتِ مشبہ:** جو پائیداری کے ساتھ کام کرنے والی ذات اور اس کے عمل پر دلالت کرے۔

[٤] **اسمِ مفعول:** وہ اسم مشتق جو کسی ذات اور اس پر واقع ہونے والے عمل پر دلالت کرے۔

[۵] **اسمِ تفضیل:** وہ مشتق اسم جو مقابلۃً زیادتی سے کام کرنے والی ذات اور اس کے عمل کو بتائے۔

[٦] **ظرفِ زمان:** زمانۂ عمل اور عمل ہر دو پر دلالت کرتا ہے۔

[۷] **ظرفِ مکان:** مکانِ عمل اور عمل پر دلالت کرتا ہے۔

[۸] **اسمِ آلہ:** وسیلۂ عمل اور عمل پر دلالت کرتا ہے۔

ہر مشتق اسم کا تعارف اور بنانے کا طریقہ پہلے سمجھا چکے ہیں۔ ان میں سے بعض کبھی اپنے فعل کی طرح عمل کرتے ہیں۔ اب ہم مشتقات میں سے ہر ایک کے عمل کو بیان کریں گے۔ اعادہ کے طور پر مختصراً بنانے کا قاعدہ بھی عمل کی وضاحت سے پہلے تحریر کر دیا ہے۔

مشق نمبر ۱

﴿اسمِ فاعل اور اس کا عمل﴾

تعارف: یہ مصدر سے اس لئے بنایا جاتا ہے کہ عمل کرنے والی ذات اور اس کے عمل کو بتائے جیسے کَتَبَ رشیدٌ (رشید نے لکھا) کِتابت کرنے والی ذات کے لئے۔ کتابت مصدر سے اسمِ فاعل "کَاتِبٌ" ہے جو عملِ کتابت کرنے والی ذات اور عمل ہر دو کو بتا رہا ہے۔

بنانے کا طریقہ: اگر کسی فعل کی ماضی سہ حرفی ہے تو اسمِ فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر بنالیں جیسے سَمِعَ سے سَامِعٌ اور اگر ماضی تین حرف سے زائد ہے تو اس کے مضارع کی علامت شروع سے دور کر کے اس کی جگہ میم مضموم لگا دیں اور آخر سے پہلے حرف کو کسرہ دیں جیسے ماضی اَکْرَمَ سے مضارع یُکْرِمُ ہے تو اسم فاعل مُکْرِمٌ ہوگا۔

عمل اسمِ فاعل: اسم فاعل فعلِ معلوم کی طرح عمل کرتا ہے۔

[۱] فعل لازم سے ماخوذ ہو تو فقط فاعل کو رفع دیتا ہے۔

[۲] فعل متعدی سے ماخوذ ہو تو ساتھ ہی مفعول کو بھی نصب دیتا ہے۔

نوعیتِ عمل: اسم فاعل کا اپنے معمول پر عمل کا اثر دو طرح سے ہوتا ہے۔ [۱]۔ لفظی [۲]۔ معنوی۔

لفظی عمل اور مقام: لفظی عمل سے مراد یہ ہے کہ معمول کلام میں مرفوع یا منصوب واقع ہو۔ اسم فاعل جب کلام میں اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو تو اس کا عمل لفظی ہوگا۔

معنوی عمل اور مقام: معنوی عمل سے مراد یہ ہے کہ اسمِ فاعل کا معمول لفظاً تو مضاف الیہ ہو مگر محل و معنی کے اعتبار سے وہ فاعلِ مرفوع یا مفعول بہٖ منصوب ہو۔

﴿اسمِ فاعل کے عمل کی وضاحت مع امثلہ﴾

[۱] اسمِ فاعل معمول کی طرف مضاف نہیں اور عمل لفظی

ا۔ رفع فاعل لفظاً: جیسے ''خالدٌ ذاهِبٌ ابنُه'' خالد کا بیٹا جا رہا ہے۔ اس مثال میں ذَاهِبٌ اسم فاعل ہے جو یَذْهَبُ کے معنی میں ہے اور ''ابنُ اسمِ مرفوع اس کا فاعل ہے۔ رفع کی علامت ضمہ ہے۔

ب۔ نصب مفعول بہ لفظاً: جیسے ''محمّد کاتب ابنُه الدرسَ'' اس میں کاتب اسمِ فاعل ہے جو یَکْتُبُ کے معنی میں ہے اور ابنُ اس کا فاعل مرفوع اور الدرسَ مفعول بہ منصوب ہے۔ نصب کی علامت فتحہ ہے۔

[۲] اسمِ فاعل معمول کی طرف مضاف اور عمل معنوی:

ا۔ معمول لفظاً مجرور محلاً فاعل مرفوع: جیسے طارق واضحُ الخطِّ طارق کا خط صاف ہے۔ اس میں واضح اسمِ فاعل مضاف اور اس کا معمول الخطِّ مضاف الیہ لفظاً مجرور ہے جبکہ اصل میں وہ فاعل مرفوع ہے کیونکہ وضاحت کا عمل ''الخطّ'' کے ساتھ قائم ہے۔

ب۔ معمول لفظاً مجرور محلاً مفعول بہ منصوب: جیسے هَلْ خَالِدٌ فَاتِحُ البَلَدِ؟ اس مثال میں فَاتِحُ اسم فاعل مضاف ہے البلدِ اس کا معمول مضاف لیہ لفظاً تو مجرور ہے مگر محل کے اعتبار سے فاتح کا مفعول بہ منصوب ہے کیونکہ فتح کا عمل البلد پر واقع ہو رہا ہے۔

اسمِ فاعل کے استعمال کی صورتیں اور شروطِ عمل:

اسمِ فاعل غیر مضاف ہو یا مضاف دو طرح استعمال ہوتا ہے۔

[۱] مجرد از اَل / (اَل سے خالی) جیسے...... کَاتِبٌ۔ ضاربٌ وغیرہ۔

[۲] معرّف باَل / (اَل کے ساتھ) جیسے......الکاتبُ ۔ الضاربُ وغیرہ۔

پہلی صورت: مجرّد از ''اَل'' / استعمال وشروط:

اس صورت میں اسم فاعل کے عمل کی دو شرطیں ہیں۔

شرطِ اوّل: اسم فاعل زمانۂ حال یا استقبال کے لئے ہو (ماضی کے لئے نہ ہو)۔

جیسے الرجلُ باسِطٌ الآنَ ''أ'' غداً (آدمی اپنا ہاتھ اب پھیلائے ہوئے ہے/ آدمی اپنا ہاتھ آئندہ کل پھیلائے گا)۔ اس میں بَاسِطٌ اسم فاعل یَبْسُطُ فعل کی طرح یَدَہ کو نصب دے رہا ہے۔

شرطِ ثانی: اسم فاعل مندرجہ ذیل چار حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہو۔

[۱] حرفِ نفی کے بعد آئے۔ جیسے مَا عَارِفٌ علیٌّ الثمنَ (علی کو قیمت معلوم نہیں ہے)۔ اسم فاعل عارِف حرفِ نفی کے بعد ہے اور یعرف فعل کی طرح علی کو رفع اور الثمن کو نصب دے رہا ہے۔

[۲] اسمِ فاعل کلمۂ استفہام کے بعد آئے۔ جیسے هَل فَاتِحٌ خَالِدٌ البَلَدَ غداً؟ فاتح اسم فاعل حرف استفہام هَل کے بعد آیا ہے اور یَفْتَحُ فعل کی طرح خَالِد کو رفع اور البَلَد کو نصب دے رہا ہے۔

[۳] اسم فاعل خبر ہو جیسے اَنَا کَاتِبٌ الدرس میں کَاتِبٌ اسمِ فاعل خبر ہے اور یَکْتُبُ کی طرح الدرسَ کو نصب دے رہا ہے۔

[٤] اسمِ فاعل نعت ہو جیسے رأیتُ رجلاً سائقاً سیارةً میں سَائقاً اسم فاعل ہے جو رَجُلاً کی نعت ہے اور اپنے فعل یسُوقُ کی طرح سیارةً مفعول بہ کو نصب دے رہا ہے۔

اب ہم جدول کی ذریعے اسم فاعل مجرد از ''اَل'' کو برائے حال و استقبال بصورت غیر مضاف/ و مضاف استعمال کر کے اس کے عمل کو واضح کرتے ہیں۔

جدول اسمِ فاعل مجرداز ''اَل'' برائے حال واستقبال غیرمضاف ومضاف

برائے زمانہ	صورتِ استعمال	امثلہ	تحلیل وتجزیہ
حال	غیرمضاف	هَل كَاتِبٌ محمدٌ الدرسَ الآنَ؟	كَاتِبٌ اسم فاعل يَكتُبُ کے معنی میں محمدٌ فاعل مرفوع الدرسَ مفعول بہ منصوب
//	مضاف	محمدٌ كَاتبُ الدرسِ الآنَ.	كاتبُ: اسمِ فاعل مضاف ہے۔ الدرسِ: مضاف الیہ لفظاً مجرور اور محلاً مفعول بہ منصوب ہے۔
استقبال	غیرمضاف	مَا لاعِبٌ خالدٌ الكُرَةَ غداً.	لاَعِبٌ اسم فاعل بمعنی يَلْعَبُ، خَالِدٌ فاعل مرفوع، الكُرَةَ مفعول بہ منصوب، غَداً مفعول فیہ منصوب
//	مضاف	هَل لاعِبُ الكُرَةِ خالدٌ غداً؟	لاَعِبُ اسم فاعل مضاف، الكُرَةِ مضاف الیہ مجرور لفظاً مفعول بہ منصوب محلاً، خَالِدٌ: فاعل مرفوع، غَداً: مفعول فیہ

تمرین نمبر......[۱]:

جدول میں مندرج امثلہ سے استفادہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں میں اسم فاعل، مجرور از ''اَل'' اوراس کا عمل واضح کریں۔

[۱] هَل شَاكِرٌ المؤمِنُ نعمَةَ اللهِ.

[۲] هٰذا التلميذُ كاتبٌ درسَه غداً.

[۳] العَاملُ حامِلٌ السكرَ عَلىٰ ظهرِهِ اِلآنَ.

[٤] هذا العبدُ مطيعٌ ربّهِ.

[۵] اَمطيعٌ حامدٌ رَبَّه'.

[٦] جَاءَ رجلٌ واضحٌ خطُّه'.

تمرین نمبر......[۲]:

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیبِ نحوی کریں؟

[۱] أَوَافٍ خالِدٌ عَهْدَه'.

[۲] مَامسافرٌ جدُّه' غَداً.

[۳] رايتُ رجلاً حاملاً برتقالاً.

[٤] اَنْتَ كاتبٌ درسَک اليومَ.

[۵] اخارجٌ مُحَمَّدٌ الآن.

[٦] العاقلُ تاركٌ صحبةَ الأشرارِ.

﴿دوسری صورت: اسمِ فاعل معّرف بِـ"أَلْ" استعمال وشروط:﴾

اسمِ فاعل جب معّرف بأَلْ ہوتو بلاشرط ماضی/ حال اور استقبال کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اب ہم معّرف بأَلْ اسم فاعل کو برائے ماضی حال واستقبال، بحالتِ غیر مضاف اور مضاف استعمال کر کے اس کے عمل کو بذریعہ جدول واضح کرتے ہیں۔

﴿جدول اسمِ فاعل معرف بِـ"أَلْ"﴾

استعمال برائے ازمنہ مختلفہ بصورتِ غیر مضاف ومضاف

برائے زمانہ	صورت استعمال	امثلہ	تحلیل وتجزیہ
ماضی	غیر مضاف	علیٌّ الحَافِظُ الدرسَ الأمسِ.	الحافظ اسم فاعل ھو ضمیر فاعل الدرسَ: مفعول بہ منصوب
//	مضاف	علیّ الحافظُ الدرسِ الامسِ.	الحافظ اسم فاعل مضاف۔ الدرسِ: مضاف الیہ مجرور لفظاً/مفعول بہ منصوب محلاً
حال	غیر مضاف	حمیدٌ القَارئُ القرآنَ الآنَ .	القارئ: اسم فاعل بمعنی یحفظ القرآنَ: مفعول بہ منصوب
//	مضاف	حمیدٌ القارِئُ القرآنِ الآنَ.	القارئ اسم فاعل مضاف، القرآن: مضاف الیہ مجرور لفظاً/مفعول بہ منصوب محلاً
استقبال	غیر مضاف	محمدٌ الحَائزُ الجائزۃَ غداً.	الحَائزُ اسم فاعل ضمیر مستتر فاعل الجائزۃَ: مفعول بہ منصوب
//	مضاف	محمدٌ الحَائزُ الجائزَۃِ غداً.	الحَائزُ: اسم فاعل مضاف، الجائزۃِ: مضاف الیہ مجرور لفظاً/محلاً مفعول بہ منصوب

تمرین نمبر......[۳]: مندرجہ ذیل جملوں میں نوعیت اسم فاعل اور کیفیت عمل واضح کریں۔ یاد رکھیں کہ یہ دونوں صورتوں کی مثالیں ہیں؟

[۱] أمنجزٌ علیٌّ عھدَہ'.

[۲] ھذا الکاتبُ درسَہ' فی الدَفْتَرِ.

[**٣**] **أمطيعٌ العبدُ ربَّه.**

[**٤**] **الحقّ قاطعٌ سَيُفَ الباطِل.**

[**٥**] **هَلُ عارفٌ الحَاكِمُ قيمةَ اَلأنصافِ.**

[**٦**] **محمدٌ مسافرٌ غداً.**

تمرین نمبر......[٤]: مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ مناسب اسم فاعل سے پر کریں اور اس کا عمل واضح کریں؟

[**١**] **اِنیّ ....نعمة الله.**

[**٢**] **هو.................القرانَ.**

[**٣**] **المؤمن ....نعمة اللهِ.**

[**٤**] **اِنَّ الله ....عذابَ اللهِ.**

[**٥**] **المؤمن.............القول.**

مشتق نمبر ٤ ﴿اسمِ مفعول اور عمل﴾

تعارف: یہ مشتق اسمِ، مفعول کی ذات اور اس پر واقع ہونے والے عمل کو بتا تا ہے۔ جیسے: **كَتَبَ الولدُ الرِسَالةَ** ۔ لڑکے نے خط لکھا۔ اس میں خط مفعول ہے جس پر کتابت کا عمل واقع ہوا۔ اب اس کی لئے کتابت سے مکتُوب کا صیغہ بنایا جائے گا تو وہ اسمِ مفعول ہوگا۔

بنانے کا طریقہ: سہ حرفی ماضی کے مصدر سے "**مفعولٌ**" کے وزن پر۔ جیسے: **عَبَدَ** سے **مَعُبُود** اسم مفعول ہے اور اس سے زائد کے مضارع مجہول سے علامت مضارع دور کر کے اس کی جگہ میم مضموم لگا دینے سے جیسے **أُكُرِمَ** ماضی مجہول سے مضارع مجہول **يُكُرَمُ** اور اس سے اسمِ مفعول **مُكُرَمٌ** ہوگا۔

اور **كُرِّمَ** ماضی مجہول سے مضارع مجہول **يُكَرَّمُ** ہے اور اس سے اسم مفعول **مُكَرَّمٌ** ہوگا۔

اور **اُسْتُخْرِجَ** ماضی مجہول سے مضارع مجہول **يُسُتَخُرَجُ** اور اس سے اسم مفعول **مُسُتَخُرَجٌ** ہوگا۔

ملاحظہ: اسم مفعول صرف فعل متعدی سے بنایا جاتا ہے۔

عمل: فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے۔ اسم مفعول جس فعل سے ماخوذ ہے۔ اگر فعل متعدی بیک مفعول ہے تو اسم مفعول نائب فاعل کو صرف رفع دیتا ہے۔ اور اگر فعل متعدی برائے دو مفعول ہے تو اسم مفعول نائب فاعل کو رفع اور مفعول ثانی کو نصب بھی دیتا ہے۔

نائب فاعل کے رفع کی مثال: جیسے: هٰـذَا الـرجـلُ محمودٌ خُلُقُهٗ اس میں محمودٌ اسم مفعول ہے جو یُحمَدُ کے معنی میں ہے۔ اور خُلُقُ اسم مرفوع نائب فائل ہے رفع کی علامت ضمہ ہے۔

مفعول ثانی کے نصب کی مثال: جیسے: هٰذَا الرجلُ مَوْهُوْبٌ والدُہٗ ثوبًا اس مثال میں موهوبٌ اسم مفعول ہے جو یُوْهَبُ کے معنی میں ہے۔ اور والدُ اسم مرفوع نائب فاعل ہے۔ رفع کی علامت ضمہ ہے۔ ثوباً اسم مفعول مفعول بہ ہے نصب کی علامت فتحہ ہے۔

﴿مندرجہ ذیل جدول میں اسمِ مفعول اور اس کے عمل کو واضح کریں﴾

عربی جملے	اسم مفعول	عمل
مُحمدٌ مُعطیً اَبُوہُ ریالاً.	معطیً	ابوہ نائب فاعل مرفوع،
عَلِیٌّ مُعلَّمٌ ابنُہ، درساً.		ریالاً مفعول بہ منصوب
خَالِدٌ مذمومٌ فِعلُہ، .	.....	....
العاقل مسموعٌ کلامُہ، .	مذموم	فعلُ نائب فاعل مرفوع علامتِ رفع ضمہ ہے۔
	.....	....
حامد مرکوبٌ أخوہ فرساً	.....	....
اَمحتَرَم اَبُوہُ	.....	....

﴿نوعیتِ عمل اور استعمال کی صورتیں﴾

نوعیتِ عمل: اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کا عمل دو طرح سے ہوتا ہے۔

[۱] ۔لفظی [۲] ۔معنوی

لفظی عمل: یہ ہے کہ اسم مفعول اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو اور اس کا معمول لفظوں میں مرفوع ہو۔ جیسے: سعيدٌ معروفٌ قَدَرُهٗ میں معروفٌ اسم مفعول اور قدرُهٗ اس کا نائب فاعل مرفوع ہے۔

معنوی عمل: یہ ہے کہ اسم مفعول اپنے معمول کی طرف مضاف ہو اور اس کا معمول لفظوں میں تو مضاف الیہ مجرور ہو مگر محل کے اعتبار سے نائب فاعل مرفوع ہو۔ جیسے: البَيْتُ مَهْدُومُ الجدارِ میں مَهْدُوم اسم مفعول مضاف ہے اور الجدارِ اس کا معمول مضاف الیہ لفظاً مجرور ہے اور محل کے اعتبار سے نائب فاعل مرفوع ہے۔

کیفیتِ استعمال: اسمِ فاعل کی طرح اسمِ مفعول بھی مجرّد از اَل اور معرّف باَل دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

احوال استعمال: اسمِ مفعول کے استعمال کی مندرجہ ذیل چار صورتیں ہیں:

[۱] مجرّد از اَل غیر مضاف

[۲] // // // مضاف

[۳] معرّف باَل غیر مضاف

[٤] // // مضاف

شروطِ عمل: اسمِ مفعول کے عمل کی وہی شروط ہیں جو اسم فاعل کی ہیں۔ مراجعہ کرلیں۔

﴿جدول احوال اسمِ مفعول مع تحلیل عمل﴾

احوال استعمال	مجرد از اَل	معرّف بأل
غیر مضاف	الجبانُ مخدوعٌ قلبُهٗ.	الجبانُ المخدوعُ قلبُهٗ.
تحلیل	مخدوع: اسمِ مفعول، قلبُ: نائب فاعل مرفوع	المخدوع: اسمِ مفعول، قلبُ: نائب فاعل مرفوع
مضاف	الجبانُ مخدوعُ القلبِ.	الجبان المخدوعُ القلبِ.
تحلیل	مخدوع اسمِ مفعول مضاف القلب: مضاف الیہ لفظاً مجرور محلاً نائب فاعل مرفوع	المخدوع اسمِ مفعول مضاف القلب: مضاف الیہ لفظاً مجرور محلاً نائب فاعل مرفوع

تمرینات:

[۱] مندرجہ ذیل جملوں میں اسمِ مفعول اور اس کے عمل کو واضح کریں؟

[۱] هذا رجلٌ مشكورٌ سعيُهٗ.

[۲] هذا الرجلُ مشكورُ السعيِ.

[۳] هذهِ المرأة مفقودةٌ فلوسُها.

[٤] هذهِ المرأة المفقودةُ الفلوسِ.

[۵] المعلم معروفةٌ فوائده.

[٦] محمد مستجابٌ دعاءُ ة.

[۷] هُوَ مستجابُ الدُعاءِ.

[۸] مررت برجلٍ مشهودٍ ذكاؤه.

[۹] سعيدٌ الممزَّقُ ثَوْبُهٗ.

[۲] مندرجہ ذیل جملوں میں مناسب اسمِ مفعول سے خالی جگہ پر کریں اور اس کے معمول اور عمل کو بتائیں؟

[۱] البلبلُ..................صوتهُ.
[۲] المظلومُ................دعاؤه.
[۳] الطالبُ...............سعيُه‘.
[٤] المعلمُ.................کلامُهُ.
[۵] خالدٌ..................قمِيصُه‘.

[۳] مندرجہ ذیل افعال سے اسمِ مفعول بنا کر جملوں میں استعمال کریں اس طرح کہ وہ اپنے فعل کی طرح عمل کریں؟

[۱] شُرِب [۲] احتُرِم [۳] عُظِّمَ [٤] حُمِد [۵] هُدِم

مشتق نمبر ۲ ﴿اسمِ مبالغہ اور اس کا عمل﴾

اسمِ مبالغہ: یہ مشتق اسمِ مبالغہ کے ساتھ کسی عمل کے کرنے والی ذات کو بتاتی ہے۔ جیسے کہ العبدُ شَکُورٌ بندہ بہت زیادہ شکر کرنے والا ہے۔

مقارنۃ: اسمِ فاعل تو مطلقاً کسی عمل کے کرنے والے کے لئے مشتق ہوتا ہے جبکہ اسمِ مبالغہ کثرت وزیادتی کے ساتھ کسی عمل کے کرنے والے کے لئے اس کے عمل سے مشتق کیا جاتا ہے شُکر سے شَاکِرٌ مطلق شکر کرنے والا اور اسم فاعل شَکَرَ سے شَکُوْرٌ کثرت سے شکر کرنے والا اسمِ مبالغہ ہوتا ہے۔

بنانے کا طریقہ: اسمِ مبالغہ ثلاثی فعل کے مصدر سے مندرجہ ذیل اوزان پر بنایا جاتا ہے۔

عدد	وزن
[۱]	فَعُوْلٌ جیسے شَکَرَ سے شَکُوْرٌ بہت زیادہ شکر کرنے والا۔

[۲] فَعَّالٌ // کَذَبَ // کَذَّابٌ // // جھوٹ بولنے والا۔

[۳] فَعِیلٌ // شرُفَ // شَرِیفٌ // // شرافت والا۔

[٤] فَعِلٌ // حَذِرَ // حَذِرٌ // // احتیاط کرنے والا۔

[۵] مِفعاکٌ // تَلَفَ // مِتْلَافٌ // // ضائع کرنے والا۔

[٦] فِعّیل // صَدَقَ // صِدِّیق // // سچائی والا۔

اسمِ مبالغہ کا عمل: اسم مبالغہ جس فعل کے مصدر سے بنایا جائے اسی فعل کی طرح عمل کرتا ہے۔

ا۔ اگر فعل لازم کے مصدر سے بنے تو صرف فاعل کو رفع دیتا ہے۔

ب۔ // // متعدی // // // // ساتھ ہی مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے۔

فعل لازم سے مبالغہ کی مثال: جیسے کہیں طارقٌ حَذِرٌ ابنُه، طارق کا بیٹا بہت زیادہ ڈرپوک ہے۔ اس میں حَذِرٌ اسمِ مبالغہ نے ابنُ کو رفع دیا ہے۔

فعل متعدی سے مبالغہ کی مثال: جیسے کہیں مُحَمّدَ شَکُورٌ نِعْمَةَ اللهِ محمد، اللہ کی نعمت کا بہت زیادہ شکر کرنے والا ہے۔ اس میں شَکُورٌ اسمِ مبالغہ نے نعمةَ مفعول بہ کو نصب دیا ہے۔

نوعیت عمل: اسمِ مبالغہ کا مذکورہ عمل دو طرح سے ہوتا ہے۔

[۱] لفظی۔ [۲] معنوی۔

لفظی عمل: اس طرح ہوتا ہے کہ اسمِ مبالغہ اپنے معمول کی طرف مضاف استعمال نہ ہوتا کہ اس کو لفظاً رفع و نصب دیا جائے۔

معنوی عمل: یہ ہے کہ اسمِ مبالغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو اس کا معمول تو لفظاً مضاف الیہ مجرور ہو مگر محل کے اعتبار سے اس کا فاعل مرفوع یا منصوب بہ منصوب ہو۔

امثلہ آئندہ جدول میں ملاحظہ کیجیے۔

کیفیتِ استعمال: اسمِ مبالغہ بھی اسم فاعل کی طرح کبھی مجرد از اَل اور کبھی معّرف بأل استعمال ہوتا ہے۔

استعمال کی صورتیں: لہٰذا اسمِ مبالغہ کی مندرجہ ذیل چار صورتیں ہوئیں۔

[۱] مجرد از اَل غیر مضف

[۲] // // // مضاف

[۳] معّرف بأل غیر مضاف

[٤] // // مضاف

شروطِ عمل: اسم مبالغہ کے مذکورہ عمل کے لئے وہی شروط ہیں جو اسم فاعل کے لئے ہیں۔

مندرجہ ذیل جدول اسم مبالغہ کی چاروں مثالوں کو واضح کر رہا ہے۔

جدول از فعل لازم

صورت استعمال	مجرد از اَل	معرف بأل
غیر مضاف	الأمیرُ مقدامٌ جیشُة	رئیسنا المقدامُ جَیُشُه‘
تحلیل	مقدام: اسمِ مبالغہ، جیش: فاعل مرفوع	المقدام: اسمِ مبالغہ، جیش: فاعل مرفوع
مضاف	الامیر مقدام الجیشِ	رئیسنا المقدام الجیشِ
تحلیل	مقدام اسمِ مبالغه مضاف الجیش مضاف الیہ لفظاً مجرور محلاً فاعل مرفوع	المقدام اسمِ مبالغہ مضاف الجیش مضاف الیہ لفظاً مجرور محلاً فاعل مرفوع

﴿جدول اسمِ مبالغہ از فعل متعدی﴾

	مجرد از اَل	معرّف بأل
غیر مضاف	خَالِدٌ تَرَّاکٌ السوءَ.	خالدٌ التراکُ السُوءَ.
تحلیل	تَرَّاکٌ: اسمِ مبالغہ ھو ضمیر فاعل السُوءَ مفعول بہ منصوب	التَرَّاکُ: اسمِ مبالغہ ھو ضمیر فاعل السُوْءَ مفعول بہ منصوب
مضاف	خالدٌ تَرَّاکُ السُوءِ	خالدٌ التَّرَّاکُ السُّوءِ
تحلیل	تراکُ اسمِ مبالغہ مضاف السوءِ مضاف الیہ لفظاً مجرور محلاً مفعول بہ منصوب	التراکُ اسمِ مبالغہ مضاف السوءِ مضاف الیہ لفظاً مجرور محلاً مفعول بہ منصوب

﴿تمرین﴾

س[۱]: مندرجہ ذیل جدول میں اسمِ مبالغہ/ اس کے وزن/ اور عمل کو واضح کریں۔

عربی جملے	اسمِ مبالغہ	وزن	معمول اور عمل
اَحَذِرٌ خالدٌ	حَذِرٌ	فَعِلٌ	خالِدٌ فاعل مرفوع
خالد خَواصُ المعركةِ	....	....	....
الجوادُ مِتْلافُ المالِ	....	....	....
المؤمن شكورٌ نعمةَ اللهِ	....	....	....
محمد حمالُ المَشَقَّةِ	....	....	....

س[۲]: مندرجہ ذیل اسمائے مبالغہ کو جملوں میں استعمال کریں۔
اوران کو عامل بنا کر معمول کو واضح کریں؟

صِدّیْقٌ...... کَتَّابٌ......شَکُوْرٌ ......حَذِرٌ

تَوَّابٌ......عَلِیْمٌ......اَوَّابٌ......وَهَّابٌ

مشق نمبر ۳ ﴿صفتِ مشبّہ اوزان اور عمل﴾

تعارف: یہ صفت جو فعل لازم سے اس لئے بنائی جاتی ہے کہ فاعل کی ذات اور عمل کو بطور دوام و ثبوت بتائے۔ بطور حدوث نہ ہو کہ کبھی تو فاعل کے ساتھ یہ صفت قائم ہو اور کبھی جدا۔

تسمیہ: اس کو مشبہ باسم الفاعل کہتے ہیں اس لئے کہ مندرجہ ذیل امور میں اسمِ فاعل کی طرح ہوتی ہے۔

[۱] **عددیت:** (مفرد، تثنیہ، جمع ہونا)۔

[۲] **جنسیّت:** (مذکر و مئونث ہونا)۔

[۳] **عمل:** اپنے معمول کو رفع نصب دینا جو ہمارا اصل موضوع ہے اب صفتِ مشبہ کے مختلف اوزان اور ہر صورت میں اس کے عمل کو واضح کیا جاتا ہے۔

صفتِ مشبّہ بنانے کے قواعد: صفتِ مشبّہ کے لئے مختلف احوال میں مختلف اوزان ہیں۔

پہلی حالت اور اوزان: اگر ماضی سہ حرفی فَعِلَ کے وزن پر ہے تو مندرجہ ذیل تین اوزان ہیں:

[۱] اَفْعَلُ جیسے حَوِرَ سے اَحْوَرُ یہ وزن رنگ عیب وحلیہ کے لئے آتا ہے۔

[۲] فَعْلَانُ جیسے عَطِشَ سے عَطْشَانُ یہ وزن خالی رکھنے یا بھرنے کے لئے آتا ہے۔

[۳] فَعِلٌ جیسے فَرِحَ سے فَرِحٌ یہ غم وخوشی کے لئے آتا ہے۔

ملاحظہ: مذکورہ صفتِ مشبہ کے اوزان مذکر کے لئے ہیں ان سے مئونث کے صیغے حسبِ قواعد بنائے جاسکتے ہیں۔

جیسے اَفُعَلُ سے مئونث فَعُلاَءُ لھٰذا اَحُمَرُ سے حَمُرَاءُ

// فَعُلاَنُ // // فَعُلیٰ //عَطُشَانُ // عَطُشیٰ

// فَعِلٌ // // فَعِلَةٌ // فَرِحٌ // فَرِحَةٌ

دوسری حالت اوراوزان: اگرسہ حرفی فعل ماضی فَـعُـلَ کے وزن پر ہے تو صفت مشبہ کے مندرجہ ذیل اوزان مشہور ہیں:

عدد	وزن	فعل ماضی	صفتِ مشبہ
١	فَعِيلٌ	عَظُمَ	عَظِيمٌ
٢	فُعَال	شَجُحَ	شُجَاع
٣	فَعَال	جَبُنَ	جَبَانٌ
٤	فَعَلٌ	بَطُلَ	بَطَلٌ
٥	فَعُلٌ	شَهُمَ	شَهُمٌ
٦	فُعُلٌ	صَلَبَ	صُلُبٌ

صفتِ مشبہ کا عمل

ا۔ فعل کی طرح اپنے معمول کو فاعل ہونے کی بنا پر رفع دیتی ہے جیسے العِنَبُ حُلُوٌ مَذَاقُهُ میں حُلُوٌ صفتِ مشبہ ہے۔ اور مذاقُ اسم مرفوع اس کا فاعل ہے۔

ب۔ اپنے معمول کو (فاعل سے منقول) تمیز ہونے کی بنا پر نصب دیتی ہے اس صورت میں معمول اسمِ نکرہ ہوتا ہے۔ جیسے:

العِنَبُ حُلُوٌ مَذَاقاً میں **حُلُوٌ** صفتِ مشبہ اور مذاقاً اسم نکرہ ہے جو تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

ج۔ اپنے فعل لازم سے مخالفت کرتے ہوئے ...... اپنے معمول کو مفعول بہ کی مشابہت کی وجہ سے نصب دیتی ہے۔ اس صورت میں معمول اسمِ معرفہ ہوتا ہے جیسے **العِنَبُ حُلُوٌ المذاقَ.**

د۔ اپنے معمول کی طرف مضاف ہوتی ہے اور معمول کو مضاف الیہ ہونے کی بنا پر لفظاً جّر دیتی ہے ۔ جبکہ وہ محلاً فاعل مرفوع ہوتا ہے جیسے

العِنَبُ حُلُوُ المذاقِ میں **حُلُوُ** صفتِ مشبہ مضاف ہے اور **المذاقِ** اس کا معمول مضاف الیہ لفظاً مجرور ہے اور محلاً فاعل مرفوع۔

مندرجہ ذیل جملوں میں صفتِ مشبہ اور اس کے مذکورہ عمل کو واضح کیا جا رہا ہے۔

عربی جملے	صفتِ مشبہ	عمل
انت حسنٌ سُلوکُکَ	حَسَنٌ	سُلوکُ فاعل مرفوع
محمد حَسَنٌ خلقاً	//	خلقا تمیز منصوب
الرّمَان حلوا لمذاق	حلو	المذاق مفعول بہ منصوب کی وجہ سے معرفہ ہے۔
خالد نقیٌّ السیرةِ	نَقِیٌّ	السیرةِ مضاف الیہ مجرور۔ محلاً فاعل مرفوع ہے۔

تیسری حالت: اگر ماضی سہ حرفی کے علاوہ ہو تو صفتِ مشبہ اسمِ فاعل کے وزن پر ہوگی جیسے **اِعْتَدَلَ** پانچ حرفی اور **اِسْتَقَامَ** شش حرفی ماضی ہیں ان سے اسمِ فاعل **مُعْتَدِل** اور **مُسْتَقِیم** آتا ہے۔ اگر کہا جائے:

خالد مستقیمُ الاخلاقِ تو اس میں **مستقیم** صفت مشبہ استعمال ہوتی ہے اور **محمود معتدل القامةِ** تو اس میں **معتدل** بطور صفتِ مشبہ استعمال ہوا ہے کیونکہ **استقامتِ اخلاق یا اعتدال قامت** ایسی صفات ہیں جو دوام کے ساتھ اپنی ذوات کے ساتھ قائم رہتی ہیں ...... حادث نہیں ہوتیں کہ جُدا بھی ہو جائیں۔

چوتھی حالت: وہ اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول جب حدوث وتجدّد کے بجائے ثبوت واستمرار کے لئے ہو وہ بھی صفتِ مشبہ کے لئے ہوتا ہے۔

حالتِ معمول: اس صورت میں یہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہوگی اور معمول مجرور بالاضافہ مگر رفع کے محل میں ہوگا کیونکہ وہ دراصل صفتِ مشبہ کا فاعل ہے۔

مثال اسمِ فاعل بطور صفتِ مشبہ: جیسے عَلِیٌّ موفورُ الذکاءِ اس میں موفور مفعول کے وزن پر اسمِ مفعول ہے مگر ایسی صفت ہے جو علی کی ذات کے ساتھ دوام کے طور پر ثابت ہے۔ لہٰذا موفور کو یہاں اسمِ مفعول کی بجائے صفتِ مشبہ کہیں گے اور وہ مضاف ہے۔ الذکاء اسمِ مجرور (صفت کا معمول) مضاف الیہ ہے جو دراصل موفورٌ کا نائب فاعل مرفوع ہے۔

تمرینات

س: مندرجہ ذیل مثالوں میں صفتِ مشبہ بروزن ''اسمِ فاعل'' ہے۔
اس کے عمل اور معمول کو واضح کریں؟

خالدٌ حافظُ القرآنِ الکریمِ.
طارق صافِی الطبیعةِ.
المدرسُ حَادُّ البصرِ.
المصلِّی مُشرِقُ الحبینِ.

س: مندرجہ ذیل مثالوں میں صفتِ مشبہ بروزن ''اسمِ مفعول'' ہے ہر مثال میں اس کے عمل اور معمول کو بتائیں؟

هَارُونُ محمودُ السیرةِ.
الفاسقُ مکروهُ الخصائلِ.
المؤمن محبوبُ الاخلاقِ.
حامد محمودُ المقاصِدِ.

پانچویں حالت: سہ حرفی فعل ماضی سے مشتق اسم اگر فَاعِلٌ کے معنی میں تو ہے مگر "فاعل" کے وزن پر نہ ہوتو وہ بھی صفت مشبہ ہوتا ہے جیسے:

عَفِيْفٌ بروزن فَعِيْلٌ صفت مشبہ ہے اور عافٌّ بروزنِ فاعل کے معنی میں ہے
اَشْيَبُ // اَفْعَلُ // // // شَايِبٌ // // // // //
شَيْخٌ // فَعْلٌ // // // شَائِخٌ // // // // //
كَيِّسٌ // فَيْعِلٌ // // // كَايِسٌ // // // // //

صفت مشبہ اور اسمِ فاعل میں موازنہ

اسم فاعل	صفت
فعل لازم ومتعدی دونوں میں آتا ہے۔	قیاسی طور پر صرف فعل لازم سے ماخوذ ہوتی ہے۔ متعدی سے صرف سماعی طور پر۔
تینوں زمانوں ماضی۔ حال ۔ استقبال میں استعمال ہوتا ہے۔	صرف زمانہ حاضر میں استعمال ہوتی ہے۔
اپنے فعل کے مخالف عمل نہیں کرتا۔	فعل کے مخالف اپنے معمول کو نصب بھی دے دیتی ہے۔
اس کو حذف کرنا اور معمول کو باقی رکھنا درست ہے۔	حذف کرنا درست نہیں ہے۔

صفت مشبہ کے نوعیت عمل/ اسالیبِ استعمال

نوعیتِ عمل: اسم فاعل کی طرح صفتِ مشبہ کے عمل کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] لفظی ۔[۲] معنوی۔

لفظی عمل: یہ ہے کہ اس کا فاعل لفظاً مرفوع ہو جیسے مُحَمَّدٌ عَفِيْفٌ ابنُه میں عَفِيْفٌ صفت مشبہ اور ابنُ فاعل لفظاً مرفوع ہے۔

معنوی عمل: یہ ہے کہ اس کا فاعل لفظاً تو مضاف الیہ مجرور ہے مگر محلاً فاعل مرفوع ہو۔ جیسے **محمدٌ عفيفُ اللسانِ** میں **عفيفُ** صفت مشبہ مضاف اور **اللسانِ** مضاف الیہ لفظاً مجرور ہے مگر محل کے اعتبار سے فاعل مرفوع ہے کہ **عفّت** کا فعل **لسان** کے ساتھ قائم ہے۔

کیفیت استعمال: اسمِ فاعل کی طرح مجرد از اَل اور معّرف باَل استعمال ہوتا ہے۔

احوالِ استعمال: صفت مشبہ کی بھی اسمِ فاعل کی طرح استعمال کی چار صورتیں ہوں گی۔

[۱] مجّرد از اَل غیر مضاف

[۲] // // //مضاف

[۳] معرف باَل غیر مضاف

[٤] // // مضاف

﴿جدول احوالِ استعمال صفت مشبہ﴾

	مجّرد از "أل"	معّرف بـ "أل"
غیر مضاف	محمد كريمٌ نسبُه'.	محمد الكريمُ نسبُه'.
تحلیل	كريم: صفت مشبّہ، نسبُ : فاعل مرفوع	الكريمُ: صفت مشبہ نَسبُ: فاعل مرفوع
مضاف	محمد كريمُ النسبِ.	محمد الكريمُ النسبِ.
تحلیل	كريم صفت مشبہ مضاف النسبِ مضاف الیہ مجرور لفظاً محلاً فاعل مرفوع	الكريم صفت مشبہ مضاف النسبِ مضاف الیہ لفظاً مجرور محلاً فاعل مرفوع

تمرینات:

س **۱**: مندرجہ ذیل جملوں میں صفت مشبہ اور اس کے معمول کی حالت بتاتے ہوئے صفتِ مشبہ کا عمل واضح کریں؟

محمد حسنٌ وجهُهٗ.

محمد حسنُ الوجهِ.

محمد حسنٌوجهاً.

محمد حسنُ الوجَهَ.

جاء الرجلُ الكريمُ نسبُه‘.

// // **الكريمُ نَسَباً.**

// // **الكريمُ النسبَ.**

// // **الكريمُ النسبِ.**

خالدٌ فصيحُ لسانُه‘.

// **فصيحٌ لسانُه‘.**

// **الفصيحُ لسانَه‘.**

// **الفصيحُ اللسانَ.**

هذا الشابُّ طيبٌ قلبُه‘.

// // // // **القلبَ.**

// // // // **قلباً.**

// // //**طِيّبُ القلبِ.**

س **۲**: مناسب صفت مشبہ سے خالی جگہ پر کریں اور عمل/معمول کو واضح کریں؟

النسيلُ ....ماؤه

قابلتُ رجلاً.............والده‘

الكفار..................عددهم

بعتُ السیارةَ............لونه

اخی.....................شان البلاد

س ۳ : مندرجہ ذیل صفت مشبہ کو جملوں میں استعمال کریں؟

اَبْیَضُ	حسن
اَصْفَرُ	عَزِیز
فَرِحٌ	شریفٌ
مُطْمَئِنٌ	طیّبٌ

﴿اسمِ تفضیل﴾

تعارف......بناوٹ......احوالِ استعمال اور عمل

تعارف: مصدر سے یہ صفت اس لئے بنائی جاتی ہے تا کہ بتائے کہ ایک وصف میں دو شریک تو ہیں مگر ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے۔

مثال: جیسے طارق اعلمُ میں خالدٍ (طارق خالد سے بڑھ کر عالم ہے) اس میں اعلمُ اسم تفضیل ہے جو یہ بتا رہا ہے کہ علم کے وصف میں طارق اور خالد دونوں شریک ہیں مگر طارق اس میں خالد سے بڑھا ہوا ہے۔

مفضل اور مفضل علیہ: جس کی بڑائی مقصود ہو اسے مفضل اور جس سے بڑائی مقصود ہو اسے مفضل علیہ کہتے ہیں۔

اشتقاق اسمِ تفضیل: اسم تفضیل صرف اسی فعلِ ثلاثی سے لیا جاتا ہے جو معلوم......مثبت/ اور تصرف میں تام/ ہو (کہ اس سے ماضی مضارع اور امر بن سکیں) بشرطیکہ ایسا فعل مقابلہ کی بھی صلاحیت رکھے اور رنگ اور عیب پر بھی دلالت نہ کرتا ہو۔ اور نہ فعل ناقص ہو۔

طریقہ اشتقاق: اسم تفضیل مفرد مذکر کے لئے اَفْعَلُ کے وزن پر ہوتا ہے اور مفرد مئونث کے لئے فُعْلیٰ کے وزن پر جیسے کَرُم سے اَکْرمُ مفرد مذکر ہے اور کُرمیٰ مفرد مؤنث ہے۔

اسالیبِ استعمال:

اسم تفضیل کے استعمال کی چار صورتیں ہیں:

[۱] مجرداز اَل غیر مضاف جیسے مُحمدٌ اَکرَمُ مِنکَ عِلماً.

[۲] // // // مضاف برائے نکرہ // سَعُد اَعظَمُ رَجُلٍ.

[۳] // // // // // معرفہ // الکَافِرُ اَطْمَعُ النَّاسِ عَلیٰ حَیَاۃً.

[٤] معُرف بأَل غیر مضاف // اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِن کُنتُم مُوْمِنِینَ.

شروطِ استعمال:

پہلی صورت: اسمِ تفضیل ''اَل'' اور/ اضافت سے خالی ہوتو ہمیشہ مفرد مذکر نکرہ استعمال ہوتا ہے ۔ مفضل چاہے عدد کے اعتبار سے مفرد، تثنیہ یا جمع ہو اور جنس کے اعتبار سے مذکر یا مئونث ہی کیوں نہ ہو اس صورت میں اسمِ تفضیل کے بعد اور مفضل علیہ سے پہلے حرفِ جرمِنْ، کا ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے۔

مفضل مفرد مزکر جیسے العَالِمُ اَفْضَلُ مِن الغَنِیّ.

// تثنیہ // // العَالِمَانِ اَفْضَلُ مِن الغَنِیَّیْنِ.

// جمع // // العُلَماءُ افضَلُ مِن الاَغْنِیَاءِ.

// مفرد مئونث // المُدَرِّسةُ افضَلُ مِنالتَّاجِرَۃِ.

// تثنیہ // // الطَّالِبَتَانِ افضَلُ مِن عَامِلَتَینِ.

// جمع // // المُدَرِّسَاتُ افضَلُ مِنَ الُعَامِلاتِ.

دوسری صورت: اسم تفضیل اگر نکرہ کی طرف مضاف ہوتو ہمیشہ مفرد مذکر نکرہ آئے گا۔ مفضّل چاہے عدد میں مفرد، تثنیہ یا جمع ہواور جنس میں مذکر یا مئونث، مفضل علیہ سے پہلے حرفِ جــرّ مِـن، کا استعمال درست نہ ہوگا۔ البتہ مفضل علیہ عدد میں مفضل کے مساوی ہوگا۔ اگر مفضل مفرد ہے تو مفضل علیہ بھی مفرد، اگر تثنیہ یا جمع ہوتو بھی اس کے موافق۔

مفضل مفرد مذکر جیسے خالد اشجع رجلٍ

// تثنیہ // // العالمانِ اعظمُ رجلینِ

// جمع // // المسلمونَ اشجعُ رجالٍ

// مفرد مئونث عائشةُ افضلُ امُرأةٍ

// تثنیہ // // الھندانِ اَکرمُ امرأتینِ

// جمع // // الصالحاتُ اَفضلُ نِساءٍ

تیسری صورت: اگر اسمِ تفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہواور مفضل کی بڑائی مقصود ہوتو اس کو مفرد مذکر لانا یا جنس وعدد میں مفضل کے مطابق استعمال کرنا دونوں طرح درست ہے۔

مفضل مفرد مذکر محمّد اصغرُ الطُلاّبِ...

// // مئونث مَریمُ اصفرُ الطالبات یا صُغری الطالباتِ

// تثنیہ مذکر ھذان أکبر التلامیذ //اکبر التلامیذ

// // مئونث فاطمۃو بشریٰ اکبر التلمیذات // کبریَا التلمیذاتِ

// جمع مذکر المجاھدون افضلُ المؤمنین // افاضل المؤمنین

// // مئونث القانتاتُ اصلحُ النساءِ // صُلْحَیات النساءِ

ملاحظہ: تیسری صورت میں اگر مفضل کی مفضل علیہ پر بڑائی مقصود نہ ہوتو اسم تفضیل کو ہر اعتبار سے مفضل کے مطابق لانا ہوگا جیسے:

اِقبالٌ و غالبٌ أکبَر ااالشعراءِ.

چوتھی صورت: اسمِ تفضیل پر ''اَل'' ہوتو عدد وجنس میں مفضل کے مطابق ہوتا ہے اور اسم تفضیل کے بعد اور مفضل علیہ سے پہلے حرفِ جر 'مِن' نہیں لایا جاتا۔

مفضل مفرد مذکر جیسے انتَ الأعزُّ.
// تثنیہ // // هذانِ الاکرمانِ
// جمع // // هؤلاءُ العلماءُ الاکرمونَ
// مفرد مؤنث // فاطمةُ هی الصغریٰ
// تثنیہ // // طاهرةُ وبشریٰ هما الصغر یَانِ
// جمع // // للمؤمناتِ الدرجاتُ العُلیٰ

﴿اجمالی خاکہ﴾

عمل اسمِ تفضیل: [۱] اسم تفضیل فعل لازم کی طرح فقط فاعل کو رفع دیتا ہے (مفعول بہ کو نصب نہیں ہوتا)۔

فاعل کی دو صورتیں ہیں [۱]۔ ضمیر مستتر [۲]۔ اسمِ ظاہر۔

[۲] اسم تفضیل فعل کی طرح تمیز کو نصب دیتا ہے۔ بطور تمیز اسم بھی معنی کے اعتبار سے فاعل مرفوع ہی ہوتا ہے۔

[۳] اسم تفضیل اپنے معمول کی طرف مضاف ہو کر اس کو لفظاً مجرور بناتا ہے جبکہ وہ مضاف الیہ مجرور بھی عموماً محل ومعنی کے اعتبار سے فاعل مرفوع ہی ہوتا ہے۔

ملاحظہ: اسم تفضیل مفعول بہ کو نصب نہیں دیتا مگر اس کو حرفِ جرّ سے مجرور بنایا جاتا ہے۔

تفصیلی بیان

برائے عمل اسمِ تفضیل

فاعل مرفوع ضمیر مستتر: اہل قواعد کا اتفاق ہے کہ عموماً اسم تفضیل ضمیر مستتر کو بطور فاعل بلا شرط رفع دیتا ہے اور یہی اسم تفضیل کا عمومی استعمال ہے۔

مثال: جیسے محمدٌ افضلُ الناسِ میں اَفضلُ اسم تفضیل اور ھُو ضمیر مستتر فاعل ہے جو مُحَمَّد کی طرف راجع ہے۔

فاعل مرفوع اسمِ ظاہر: اہل قواعد کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ مندرجہ ذیل تین شروط پائی جائیں تو اسمِ تفضیل اسمِ ظاہر کو بھی رفع دیتا ہے۔

[۱] کلام میں نفی، نہی یا استفہام ہو۔

[۲] اسمِ تفضیل اسمِ جنس کی صفت ہو۔

[۳] اسمِ ظاہر جو تفضیل کا فاعل مرفوع بنے ایسا اجنبی اسم ہو جو ایک اعتبار سے مفضل اور دوسرے اعتبار سے مفضل علیہ ہو۔

اجنبی سے مراد: یہ ہے کہ اسم ظاہر اس ضمیر کے ساتھ متصل نہ ہو۔ جو موصوف کی طرف راجع ہے۔

ترتیبِ جملہ: اسم تفضیل سے اسم ظاہر کے رفع کی صورت میں جملہ کی ترتیب اس طرح ہوگی۔

اولاً	نفی، نہی یا استفہام
ثانیاً	اسمِ جنس (موصوف)
ثالثاً	اسمِ تفضیل (صفت)

رابعاً ضمیر محلِ جرّ میں جو موصوف کی طرف راجع ہو۔
خامساً اسمِ ظاہر مرفوع معمول برائے اسمِ تفضیل
سادساً ضمیر محلِ جرّ میں جو معمول کی طرف راجع ہے

﴿امثلہ برائے رفع اسمِ ظاہر﴾

نفی کی مثال: جیسے مارأیت رجلاً احسنَ في عینه الکحلُ منه في عینِ زیدٍ

تحلیل وتجزیہ: ما رأیت ...... نفی

رجلاً......اسمِ جنس (موصوف)

احسنَ......اسمِ تفضیل (صفت)

فی عینہٖ......فی حرفِ جر، عین مجرور مضاف، ہٖ ضمیر مضاف الیہ محل جر میں راجع برائے موصوف

الکحلُ ......اسمِ ظاہر مرفوع فاعل برائے اسم تفصیل

منه......من حرفِ جر، ہٖ ضمیر راجع برائے معمول اسم تفصیل محل جر ہیں۔

ملاحظہ: مثال مذکور میں اسمِ ظاہر الکحل جو اسمِ تفضیل احسن کا فاعل مرفوع ہے کے دو اعتبار ہیں۔

رہا ہے۔

[۱] پہلا اعتبار تو کحل کا عین رجل میں ہونا ہے۔ اسی اعتبار سے مفضل علیہ ہے۔

[۲] دوسرا اعتبار اس کا عین زید میں ہونا ہے۔ اس اعتبار سے مفضل ہے۔

نہی کی مثال: جیسے لا یکن اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیۡهِ الخیرُ منه اِلَیۡکَ تحلیل وتجزیہ مثال اول برائے نفی کی طرح کرلیں۔

استفہام کی مثال: جیسے هل رأیتَ رجلاً احسنَ في عینهِ الکحلُ منه فی عین زیدٍ؟

اس کا تجزیہ پہلی مثال کی طرح کرلیں۔

رفع اسمِ ظاہر بلا شروطِ مذکور

کیا اسم تفضیل شروطِ ثلاثہ کے بغیر بھی اسم ظاہر کو بطور فاعلیت رفع دیتا ہے اہل قواعد کی دو رائے ہیں ۔ ایک تو بعض اھلِ قواعد کا قول ہے

اور دوسرا قولِ جمہور ہے۔

[۱] **قولِ بعض:** بعض اہل قواعد کے ہاں اسم تفضیل سے اسم ظاہر کا رفع درست ہے مگر یہ صورت قلیل الاستعمال ہے۔

مثال و تحلیل: جیسے هذا اشرفُ منه ابنُهٗ.

اس مثال کی تحلیل یوں کرتے ہیں۔

هذا	مبتدا
اشرف	اسم تفضیل
منه	جارو مجرور متعلق اشرف
ابنُهٗ	فاعل مرفوع برائے اسم تفضیل

اسم تفضیل مع اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر خبر برائے مبتدا "هذا"

[۲] **قولِ جمہور:** اکثر اہل قواعد کے نزدیک اسم ظاہر کا رفع درست نہیں، لہٰذا

مثال و تحلیل: مثال مذکور هذا اشرفُ منه ابنُه'. کی تحلیل یوں کرتے ہیں۔

هذا	اسم برائے اشارہ
اشرفُ	مشار الیہ // خبر مقدم
منه	جار مجرور
ابنُه'	مبتدا مؤخّر/ جو فاعلیت کی بنا پر نہیں مبتدا ہونے کے سبب مرفوع ہے۔

تقدیر کلام یوں ہوگا ابنُ هذا اشرف منه اب اشرفُ میں ضمیر مستتر ھو فاعل ہے جو ابن کی طرف راجع ہے۔

اسم تفضیل کا چوتھا عمل

[٤] **نصب تمیز:** اسم تفضیل فعل کی طرح اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے......مگر اسمِ تفضیل کی تمیز چونکہ کبھی مجرور ہوتی ہے اس لئے اس کے احکام واحوال بیان کیے جاتے ہیں۔

احکام تمیز اسمِ تفضیل

اسمِ تفضیل کے بعد آنے والا اسم جب اپنے سے پہلے حکم کے ابہام کو رفع کر لے تو وہ تمیزِ نسبت ہوتا ہے، جس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔ دو میں تمیز منصوب اور ایک میں مجرور ہوگی۔

[١] تمیز فاعل کے معنی میں ہو اور نصب واجب
[٢] تمیز فاعل کے معنی میں نہ ہو اور جرّ واجب
[٣] تمیز فاعل کے معنی میں نہ ہو اور نصب واجب

[١] **تمیز فاعل کے معنی میں ہو اور نصب واجب:** اسمِ تفضیل کلام میں خبر ہو اور مخبر منہ سے مغایر، نیز فاعل کے معنی میں ہو تو واجب النصب ہے۔ ایسی تمیز غیر فاعل یا غیر مفعول (یعنی مبتدا) سے محول ہوتی ہے۔

مغایرت: سے مراد یہ ہے کہ مخبر منہ اور مخبر بہ بعینہ شی واحد نہیں ہے۔

مبتدا سے محوّل: سے مراد ہے کہ تمیز دراصل مضاف اسم تھی جو مضاف الیہ سے مل کر اصل کلام میں مبتدا ہے۔

فاعل کے معنی: سے مراد یہ ہے کہ اسمِ تفضیل کو اگر فعل بنائیں تو تمیز اس کا فاعل بن سکتی ہے۔

مثال وتحلیل: جیسے اَنْتَ اَکْثَرُ مالاً
اس کی تحلیل یوں ہوگی

انت	مبتدا
اکثر	اسم تفضیل خبر
مالاً	تمیز منصوب ہے

اصل کلام یوں تھا: مالکُ اکثرُ اس میں مالُکَ مبتدا ہے اور اکثرُ خبر ہے۔ اب اسی جملے میں کَثُرَ فعل ہو تو مال اس کا فاعل بن کر یوں کہہ سکتے ہیں: اَنتَ کَثُرَ مَالُکَ.

حکم اعراب: اس صورت میں اسمِ تفضیل کی تمیز واجب النصب ہے:

آئندہ امثلہ میں اسم تفضیل کا عمل اور معمول بتائیں اور اصل عبارت نکالیں۔

[۱] اَنتَ اَعلیٰ منزلاً جیسے اس کی اصل اَنتَ عَلاَ منزُلک

[۲] ھُوَ اَکثرُ مالاً.

[۳] ھو اَقویٰ ایماناً

[٤] ابوبکر اَکملُ ایماناً

[۵] خالد اَفصحُ لساناً

[۲] تمیز فاعل کے معنی میں نہیں اور جرّ واجب: اسم تفضیل کلام میں خبر ہو اور مخبر منہ اور مخبر بہ دونوں ذاتِ واحد ہوں، اب تمیز فاعل کے معنی میں نہیں ہوگی اور اسم تفضیل کی طرف اضافت کی وجہ سے مجرور ہوگی۔

مثال: جیسے اَنتَ افضلُ رجُلٍ /یا اَنتَ افضلُ الرجال.

تمیز کو مفرد نکرہ یا معرف باَل جمع بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

ترکیبِ نحوی یوں ہوگی۔

اَنتَ	مبتدا (مخبر منہ)
افضلُ	اسم تفضیل۔ مضاف
رجُل	تمیز مضاف الیہ مجرور۔ دونوں مل کر مخبر بہ/خبر

تحلیل: اس مثال میں اَنْتَ مخبر عنہ/ مبتدا اور افضل رجل مخبر بہ/ خبر دونوں شئ واحد ہیں۔

نیز اسم تفضیل کو اگر فعل بنایا جائے تو تمیز میں فاعل بننے کی صلاحیت نہیں ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اَنْتَ فَضُلَ رَجُلُک کیونکہ فَضُلَ کا وقوع اَنْتَ سے ہوا نہ کہ رجُل سے۔

حکمِ اعراب: اس صورت میں تمیز کو جرّ دینا واجب ہے۔

آئندہ امثلہ میں اسم تفضیل کا عمل اور معمول بتائیں؟

[۱] محمد افضلُ نبیّ

[۲] اَنتَ اکَبرُ عالمٍ

[۳] خالد اَشْجَعُ رجُلٍ

[٤] هندٌ اَخبثُ امْرَاَةٍ

[۵] الاسدُ اَقْوٰی حیوانٍ

تمیز فاعل کے معنیٰ میں نہ ہو اور نصب واجب: اسم تفضیل کلام میں خبر ہے اور خبر منہ، اور مخبر بہ بعینہٖ شئ واحد ہیں، تمیز فاعل کے معنی میں بھی نہیں ہے۔

مگر اسم تفضیل کی اضافت بجائے تمیز کے کسی دوسرے اسم کی طرف ہے تو تمیز کو نصب دیں گے۔

مثال: جیسے اَنْتَ اکرمُ الناسِ رَجُلاً.

ترکیبِ نحوی:

اَنْتَ	مبتدا
اَکرمُ	اسم تفضیل مضاف
الناسِ	مضاف الیہ مجرور
رجلاً	تمیز منصوب

تحلیل: مضاف اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور تمیز سے مل کر اَنْت مبتدا کی خبر ہے اور اَنْتَ مخبر منہ بعینہٖ وہی رجُلاً ہے جو اَکْرَمُ الناس سے موصوف ہے۔ نیز اکرمُ کو اگر فعل بنائیں تو رجلاً تمیز اس کا فاعل بھی نہیں بن سکتا۔

حکمِ اعراب: چاہیئے تو یہ تھا کہ مذکورہ صورت میں تمیز مضاف الیہ مجرور ہو مگر چونکہ رجُلاً تمیز سے پہلے اسم النّاسِ آ گیا ہے جو مضاف الیہ مجرور بن گیا۔ نیز یہ بھی مشکل ہے کہ اسم تفضیل ایک بار تو النّاسِ کی طرف اور دوسری بار رجُل کی طرف مضاف ہو۔ لہٰذا تمیز کو نصب دے دیا گیا۔

آئندہ امثلہ میں اسم تفضیل کا عمل اور معمول بتائیں؟

[۱] محمدٌ اکملُ الناسِ بشراً.
[۲] فاطمةُ افضلُ النساء دِیْناً.
[۳] ابو بکر اکمل المؤمنین ایماناً.
[٤] علیّ احسن الناس سیرةً.
[۵] الصحابةُ اقلُّ الناس تکلفاً.

﴿مصدر﴾

تعارف: جو اسم زمانے کے بغیر کسی عمل پر دلالت کرے مصدر کہلاتا ہے۔ مصدر ہی تمام افعال اور مشتقاتِ اسماء کے لئے اصل ہوتا ہے۔ جیسے عِلْمٌ (جاننا) یہ بغیر کسی زمانے کے جاننے کے عمل کو بتا رہا ہے۔ اور عَلِمَ اور یَعْلَمُ اور عَالِمٌ اور مَعْلُومٌ سب اسی سے مشتق ہیں۔ مصدر جب تک کسی مزید قید کے ساتھ خاص نہ ہو وہ مصدرِ عام، مصدرِ اصلی یا مصدرِ محض کہلاتا ہے۔

اقسام مصدرِ عام: عربی مصدر کی دو قسمیں ہیں:

[۱] سماعی [۲] قیاسی

سماعی: وہ مصدر جس کے لئے کوئی قاعدہ یا ضابطہ نہیں۔ بلکہ اہلِ عرب سے سماع پر موقوف ہے۔

ثلاثی ماضی کے اکثر اوزان سماعی ہوتے ہیں جیسے فعل نَصَرَ کیلئے مصدر نَصْرٌ
// شَرِبَ // // شُرْبٌ
// فَرِحَ // // فَرِحٌ

وضاحت: سماعی مصادر کی معرفت کتب لغت کے مراجعہ سے ہوتی ہے۔

قیاسی: وہ مصدر جس کے لئے کوئی ضابطہ اور قاعدہ مقرر ہو کہ وہ ضابطہ اپنی تمام یا اکثر جزئیات کے لئے حکمِ کلی کی حیثیت رکھتا ہے۔

ا : غیر ثلاثی افعال کے مصادر قیاسی ہوتے ہیں۔ غیر ثلاثی سے مراد ہر وہ فعل ہے جس کی ماضی کے تین سے زائد حروف ہون۔ چاہے وہ ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد یا رباعی مزید فیہ ہو۔

ب : بعض ثلاثی افعال کے مصادر بھی قیاسی ہوتے ہیں۔

وضاحت: قیاسی مصادر کی معرفت ان کے لئے مقررہ ضوابط کے جان لینے سے ہو جاتی ہے۔

پہلے ہم ثلاثی کے قیاسی مصادر کو پھر غیر ثلاثی افعال کے قیاسی مصادر کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

ثلاثی افعال کے قیاسی مصادر

اوزان	برائے	مثال
فِعَالَةٌ	حرفت	زرع سے زِرَاعَة
فِعَالٌ	انکار	ابی // اِبَاء
فَعَلاَن	اضطراب	غلی // غَلَيَان
فَعَل	بیماری	رَمَد // رَمَدٌ
اور		
فُعَال	//	سعل // سُعَال
فُعَال	آواز	نَج // نُبَاح
اور		
فَعِيل	//	صهل // صَهِيل
فُعُلَة	رنگ	حم // حُمْرَة

ملاحظہ: جدول میں برائے کے لفظ سے مراد یہ ہے کہ اس مصدر کا فعل اس معنی کو بتا تا ہے۔

اب ہم غیر ثلاثی فعل کے قیاسی مصادر کو بیان کرتے ہیں۔

﴾ماضی رباعی کے مصدر کے قواعد﴿

اَفُعَلَ

ا : ماضی رباعی اَفُعَلَ سے مصدر تَفُعِیُل آتا ہے۔ جیسے قَدَّمَ سے تَقُدِیُم۔

ب: ماضی رباعی فَعّلَ میں لام کلمہ الف ہو تو مصدر میں یائے فعل کو حذف کر دیں اور محذوف کے عوض آخر میں تا کا اضافہ کر دیں جیسے لبیّٰ بروزن فَعَّلَ سے مصدر تَلُبِیَةٌ ہے۔

فَاعَلَ

ا : ماضی رباعی فَاعَلَ سے مصدر مُفَاعَلَة اور فِعَالٌ ہوگا جیسے قَاتَلَ سے مُقَاتَلَة اور قِتَال۔

فَعُلَلَ

ب: ماضی رباعی فَعلَلَ سے مصدر فَعلَلَة آتا ہے جیسے دَحرَجَ سے دَحرَجَة۔

﴾خماسی اور سداسی کے مصدر کے مشترکہ قواعد﴿

یہ ضوابط پانچ حرفی اور چھ حرفی ماضی کے مصادر میں مشترک ہیں۔

ا: ماضی خماسی/سداسی کے شروع میں ہمزہ وصل ہے تو مصدر کی صیاغت کے لئے تیسرے حرف کو کسرہ دیں اور آخر سے ماقبل الف بڑھا دیں

جیسے اِنُکَسَرَ ماضی کے لئے مصدر اَنُکِسَار
اِجُتَمَعَ // // // // اِجُتمَاع
اِسُتَغُفَرَ // // // // اِسُتِغُفَار

ب: ماضی خماسی کے شروع میں تا زائد ہو تو اس کے مصدر کی صیاغت کے لئے آخر میں ماقبل کو ضمہ دے دیں جیسے

تَکَسَّرَ ماضی کے لئے مصدر تَکَسُّر

تَقَاتَلَ // // // // // تَقَاتُل

مصدر سماعی ہو یا قیاسی ظاہری صورت کے لحاظ سے اس کی دو صورتیں ہیں:

[۱] صریح [۲] مئوول

﴿مصدر صریح﴾

تعارف: صریح ظاہر کو کہتے ہیں: مصدر صریح وہ مصدر ہے جو لفظوں میں مصدر کی صورت میں ہو اور کسی فعل میں تاویل کر کے (فعل کو) بمعنی مصدر نہ بنایا گیا ہو جیسے

نصرٌ . اِکرامٌ .دحرجۃٌ وغیرہ میں سے ہر مصدر صریح ہے۔

﴿مصدر موؤل﴾

تعارف: موؤ کا لفظ تاویل سے ہے۔ تاویل لغت میں تفسیر اور رجوع کرنے کو کہتے ہیں۔

اھلِ قواعد کے ہاں حرفِ مصدر کے بعد واقع فعل کو دیگر عوامل کے ساتھ مصدریت کی طرف لوٹا دینا تاویل کا عمل ہے۔

مصدر مئوول: ایسا غیر صریح مصدر ہے جو تاویلِ عمل سے مصدر بنا ہو مصدر موؤل لفظوں میں جملہ فعلیہ کی صورت میں آتا ہے۔ اس طرح کہ اسے حرفِ مصدر پھر فعل اور فاعل وغیرہ۔ ان سب کو ملا کر مصدر حقیقی شمار کیا جاتا ہے۔

اعراب مصدرِ موؤل: تاویل مصدر کے بعد کلام میں عام مفرد اسماء کی طرح مرفوع منصوب اور مجرور واقع ہوتا ہے۔

مثال: جیسے أن تصوموا خیر لکم میں أن حرف مصدر تصوموا فعل مضارع مع ضمیر فاعل ۔ یہ سارا جملہ بتاویلِ مصدر صیامکم کے معنی میں ہے اوراب صیامکم جملے میں مبتدا اور خیر لکم اس کی خبر ہوگی۔

صورتِ استعمال: مصدر موؤل حروفِ مصدریہ کے بغیر نہیں آتا۔

حروفِ مصدریہ یہ ہیں: أن ، انَّ ، کَیْ ، مَا ، لَوْ ان حروف کو موصولاتِ حرفیہ بھی کہتے ہیں۔ فعل کو اپنے ساتھ جوڑتے ہیں۔

اقسامِ مصدر: مصدر صریح کی بناوٹ اور دیگر معنوی فوائد کے لحاظ سے مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

[١]۔ مصدر میمی
[٢]۔ اسم مصدر
[٣]۔ اسمِ نوع
[٤]۔ اسم مرّة
[٥]۔ مصدر صناعی

ہر ایک کی صیاغت اور استعمال ک صورتوں کو واضح کیا جاتا ہے۔

﴿مصدر میمی﴾

تعارف: وہ اسم جس کے شروع میں (میم مفاعلہ کے علاوہ) میم زائدہ ہو اور عام مصدر کی طرح حدث پر زمانے کے بغیر دلالت کرے مصدر میمی کہلاتا ہے جیسے وعد سے مصدر میمی مَوْعِد، نَظَرَ سے مَنْظَر

مصدرِ میمی چونکہ عام مصدر کے معنی میں ہوتا ہے اس لئے اس کو حذف کر کے اس کی جگہ عام مصدر کو استعمال کرنا بھی درست ہوتا ہے جیسے کہیں

کان علی موعدٍ مع الاستاذ اس کی جگہ
کان علی وعد مع الاستاذ کہنا بھی درست ہے۔

﴿مصدر میمی بنانے کا طریق کار﴾

ا: فعل ثلاثی سے مصدر میمی: ثلاثی فعل سے مصدر میمی کے دو وزن ہیں [۱] مَفعِلٌ [۲] مَفعَلٌ۔

مَفعِلٌ: فعل ثلاثی کا فا کلمہ حرفِ علت اور لام کلمہ صحیح ہے تو مصدر میمی مَفعِلٌ کے وزن پر ہوگا جیسے وَعَد سے مَوعِدٌ.

مَفعَلٌ: مندرجہ ذیل دو صورتوں میں فعل ثلاثی سے مصدر میمی مَفعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

[۱] فعل ثلاثی کا فا کلمہ اور لام کلمہ حرفِ صحیح ہوں جیسے هَلَک سے مصدر میمی مَهلَک ہے۔

[۲] فعل ثلاثی کا لام کلمہ حرفِ علّت ہو۔

ا: فا کلمہ صحیح ہو جیسے رَأیٰ سے مصدر میمی مَرأَیَ آتا ہے۔

ب: لام کے ساتھ ساتھ فا کلمہ بھی حرفِ علت ہو جیسے وَقیٰ سے مصدر میمی مَوقیً آتا ہے۔

ب: فعل غیر ثلاثی سے صیاغت مصدر میمی: فعل غیر ثلاثی (رباعی، خماسی یا سداسی) سے مصدر میمی لانے کے لئے فعل مضارع کے شروع میں میم مضموم اور آخر سے ماقبل کو فتحہ دے دیں جیسے اَقَامَ یُقِیمُ سے مصدر میمی مُقَام ہے۔

﴿اسمِ مصدر﴾

تعارف: وہ اسم جو کسی مصدر کے معنی بتائے مگر اس کے حروف فعل کے حروف سے ناقص ہوں اور نہ یہ ناقص حرف تقدیراً موجود ہوں اور ان کے عوض کوئی دوسرے حرف کا اضافہ ہو جیسے:

عَطَاء یہ لفظ اَعْطیٰ۔ یُعطِی کے مصدر اِعْطَاء بروزن اِفعَال کے لئے اسم ہے کیونکہ اس کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔ اَعْطَیَ فعل سے عطاء کے حروف میں بھی نقص واقع ہوا کہ شروع کا ہمزہ اس میں نہیں ہے۔ لہٰذا عَطَاء، اِعطاء کے لئے اسم مصدر ہے۔

وضاحت[۱] : اگر مصدر کے معنی پر دال اسم کے حروف اس کے فعل سے ناقص تو ہیں مگر ناقص حرف اصل کلام میں ثابت ہے، صرف تخفیف کے لئے محذوف ہے تو وہ اسم مصدر نہیں مصدر ہی ہوتا ہے جیسے قَاتَلَ سے مصدر مُقَاتَلَة اور قِتَال بھی مُقَاتَلَة کے معنی پر دلالت کرتا ہے اور قَاتَلَ فعل سے اس کے حروف میں بھی کمی ہے کہ قاف کے بعد الف محذوف ہے مگر چونکہ یہ الف اصل میں موجود ہے۔ کیونکہ قتال کی اصل قِيتَالٌ ہے۔ لہٰذا قِتَالٌ بھی مُقَاتَلة کی طرح قَاتَل کا مصدر ہے اسم مصدر نہیں۔

وضاحت[۲]: ایسے ہی اگر مصدر کے معنی پر دال لفظ کے حروف فعل کے حروف سے ناقص تو ہیں مگر ناقص حرف کے عوض میں دوسرا لفظ موجود ہے تو وہ بھی اسم مصدر نہیں مصدر ہی ہوگا۔

جیسے لفظِ عِدَةٌ جو مصدر کے معنی پر دال ہے اور وَعَدَ کی واو ناقص بھی ہے مگر اس نقص کے عوض میں آخر میں ''تا'' موجود ہے لہٰذا یہ مصدر ہے اسم مصدر نہیں۔

﴿اسمِ نوع﴾

تعارف: وہ مصدر جو وقوع کے وقت فعل کی ہیئت کو بتائے اسمِ نوع کہلاتا ہے۔

بنانے کا طریقہ: اسمِ نوع بنانے کے لئے مندرجہ ذیل طریق ہیں:

[۱] فعل ثلاثی سے اسمِ نوع فِعْلَةٌ کے وزن آتا ہے جیسے وَثَبْتُ وِثْبَةَ الاَسَدِ میں وِثْبَةٌ، فِعْلَةٌ کے وزن پر اسم نوع ہے۔

[۲] غیر ثلاثی فعل سے اسم نوع بنانے کے لئے، مصدر عام کے آخر میں تاء تانیث لگا دیں جیسے اِنْطَلَقْتُ انْطِلاَقَةَ الْاَسَدِ میں اِنْطِلاَقَة اسمِ نوع ہے جو اِنْطِلاَق بروزن اِنْفِعَال مصدر عام کے آخر میں تاء تانیث لگانے سے بنایا گیا ہے۔

[۳] مصدر عام کا آخری حرف اگر پہلی ہی تاء ہے تو اسمِ نوع کے لئے مصدر کے بعد ایسا لفظ جو ترکیب میں صفت یا مضاف الیہ بنے لے آتے ہیں جو ہیئت و نوعیت پر دلالت کرتا ہے تا کہ مصدر عام سے التباس نہ ہونے پائے جیسے خَبَرْتُه خِبْرَةً حَكِيمَةً اس مثال میں خِبْرَة مصدر عام ہے، اب نوعیت فعل بتانے کے لئے حَكِيمَة کو بطور صفت ذکر کر دیا۔

اسم مرّ ۃ

تعارف: وہ (مصدر) جو کسی حدث کے ایک بار واقع ہونے کو بتائے۔

بنانے کا طریقہ: اسمِ مرّ ۃ بنانے کے مندرجہ ذیل طریق کار ہیں:

[۱] ثلاثی فعل سے اسمِ مرّ ۃ **فَعْلَۃٌ** کے وزن پر آتا ہے جیسے **ضَرَبَ** سے **ضَرْبَۃٌ**

[۲] غیر ثلاثی فعل سے اسمِ مرّ ۃ مصدر عام کے آخر میں تاء تانیث لگا دینے سے بن جاتا ہے جیسے **اِنْطَلَقَ** سے اسمِ مرہ **اِنْطِلاقَۃ** آئے گا۔

کہیں گے **اِنْطَلَقْتُ اِنْطِلاقَۃً**۔

[۳] مصدر عام کے آخر میں اگر تاء تانیث ہے تو اسمِ مرّ ۃ کے لئے مصدر کے بعد ایسے کلمہ کو لانا ضروری ہے جو ''وحدت'' پر دلالت کرتا ہو تا کہ مصدر عام سے التباس نہ ہو سکے جیسے

رَحِمْتُہُ رَحْمَۃً وَاحِدۃً

یا // // **لاَ غَیْرُ** یہ تو فعل ثلاثی کی مثالیں ہیں۔

اِسْتَشَارَنِی اسْتِشَارَۃً وَاحِدَۃً

یا **مَا اسْتَشَارَنِی غَیْرَ اسْتِشَارۃٍ** یہ فعل غیر ثلاثی کی مثالیں ہیں۔

مصدر صناعی

تعارف: مصدر صناعی وہ اسمِ منسوب ہے جس کے آخر میں تاء تانیث ہو اور وہ مصدر عام کے معنی میں آئے۔

بنانے کا طریقہ: مصدر صناعی اسم مشتق/ جامد یا مصدر کی مختلف اقسام سے بنایا جاتا ہے۔

مصدر صناعی

اسمِ فاعل سے جیسے عَالِمٌ سے عَالَمِیّۃٌ

اسمِ مفعول سے جیسے مَعْذُور سے مَعْذُورِیّۃ

// تفضیل // اَسْبَقَ // اَسْبَقِیَّۃ

// جامد // اِنْسَان // اِنْسَانِیَّۃ

// علم // عُثْمَان // عُثْمَانِیَّۃ

// مصدر عام // اِکْرَام // اِکْرَامِیَّۃ

// میمی // // مَصْدَر // مَصْدَرِیَّۃ

شرط: مصدر صناعی کی مذکورہ ہر صورت میں یہ امر ضروری ہے کہ اس کے ساتھ کسی موصوف کو نہ ذکر کیا جائے، نہ مقدر مانا جائے۔ اگر کسی موصوف کو مذکور یا مقدر جانا گیا تو وہ مصدر صناعی نہیں بلکہ فقط اسمِ منسوب ہی ہوگا۔

﴿مجرورات﴾

جرّ: لُغت میں جرّ کھینچنے کو کہتے ہیں۔ قواعد کی رو سے جرّ اسم کی ایک مخصوص حالتِ اعراب ہے جس کی علامتِ اصلی کسرہ ہے۔ کچھ دوسری علامات بھی اس کے قائم مقام ہوتی ہیں جن کا مفصّل بیان انواع اعراب کی بحث میں گزر چکا ہے۔

مجرور: وہ اسم ہے جو کلام میں حالتِ جر میں واقع ہو۔ اس کی جمع مجرورات ہے۔ اقسام کلمہ میں صرف اسم ہی حالت جرّ میں واقع ہوسکتا ہے۔ فعل یا حرف مجرور نہیں ہوتے۔

مجرورات: تین ہیں:

[۱] مسبوق بحرف الجرّ (جس سے پہلے حرف جر ہو)

[۲] مضاف الیہ (جس کی طرف کوئی اسم مضاف ہو۔)

[۳] مجرور کا تابع (یعنی اپنے اس پہلے کسی مجرور کی نعت، اس پر معطوف، اس کا بدل یا اس کی تاکید ہو)۔

حروفِ جرّ: سترہ ہیں:

باؤ تاؤ کاف لام واؤ منذ مذ خلا

رب حاشا من عدا فی عن علی حتیّ إلی

ان کو حروفِ جرّ اس لئے کہتے ہیں کہ فعل یا شبہ فعل کو اپنے مجرور تک پہنچانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

ہر حرف مخصوص معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کا بیان مع امثلہ ملاحظہ کیجیے۔

﴿معانی وامثلہ﴾

حروفِ جرّ میں ہر حرف کئی معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہم ان میں سے کثیر الاستعمال اور مشہور کا ذکر کریں گے۔

با: کے مشہور معانی یہ ہیں:

تعدیہ، استعانت، مقابلہ، قسم

تعدیہ: فعل لازم کو متعدی بنانا تعدیہ کہلاتا ہے۔ جیسے "ذھب رشیدٌ" (رشید گیا) "ذھب" فعل لازم ہے۔ جب کہیں "ذھب خالد بذید" (خالد زید کو لے گیا) تو اب ذھب "ب" کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔ "ذھب"، فعل "خالد"، فاعل "ب"، حروفِ جرّ "زید"، مجرور۔

استعانت: لغت میں استعانت کے معنی مدد چاہنا ہے۔ اس سے مراد ہے کہ فاعل اپنے فعل میں "ب" کے مجرور سے مدد لے۔ جیسے:

”**کتبتُ بِالْقلَمِ**“ (میں نے قلم سے لکھا) ”**کتبتُ** “فعل وفاعل ”**ب**“حرف جرّ ”**القلم**“مجرور۔ گویا کاتب نے لکھنے کے فعل میں قلم سے مدد لی ہے۔

مقابلہ: سے مراد ہے کہ ”ب“ کا مجرور اسم کسی دوسری چیز کے مقابلہ میں ہے۔ جیسے ”**اشتریتُ الکتابَ بروبیّة**“ (میں نے کتاب ایک روپے میں خریدی) ”**اشتریت**“فعل وفاعل، ”**الکتاب** “مفعول بہ ”**ب**“حرفِ جرّ ”**روبیة**“مجرور۔

قَسم: کسی کام پر قسم اٹھانے کے لئے ”ب “ کا استعمال جیسے ”**بـاللهِ لَأُصَلِّيَنَ** “(اللہ کی قسم میں ضرور نماز پڑھوں گا۔) ”ب“ حرفِ جرّ اللہ“ لفظ جلالۃ لفظاً مجرور ”**لَأُصَلِّيَنَّ**“فعل مضارع معروف مئوکد بہ لام تاکید ونون ثقیلہ ”انا“ضمیر مستتر فاعل۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی معانی میں ”ب“ استعمال ہوتی ہے۔

تا : یہ حرف قَسم ہے۔ غیر اللہ پر داخل نہی ہوتی۔ جیسے ”**تَااللهِ لَأ قرَأنَّ القرآنَ**“ (اللہ کی قسم ہے میں ضرور قرآن پڑھون گا) ”تا“ حرفِ جرّ ”اللہ“ لفظِ جلالۃ لفظاً مجرور ”**لأ قُرَأنّ**“فعل مضارع مئوکد ”**لام**“ تاکید ونون ثقیلہ ”انا“ضمیر مستتر فاعل ”**القرآن** “مفعول بہ۔

کــــاف: برائے تشبیہ ہے جس پر داخل ہو اس سے کسی چیز کو تشبیہ دینے کے لئے آتا ہے۔ جیسے ”**خالدٌ كَالْأَسدِ**“ (خالد شیر کی مانند ہے) ”**خالدٌ** “مبتدا ”**ک**“ حرف تشبیہ جارّ ” **الأسدِ**“ مجرور۔

لام: برائے اختصاص ہے۔ جس پر داخل ہو اس کے لئے کسی چیز کو خاص کر دیتی ہے۔ جیسے ”**القلم لحامدٍ**“ (قلم حامد کا ہے۔ ”**القلم**“ مبتدا ”**ل**“حرفِ جرّ ”**حامدٍ**“مجرور۔

واؤ: برائے قسم اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے ”**واللہ لَأَ دْخُـلَـنَّ الـغُـرفَةَ** “(اللہ کی قسم میں کمرے میں ضرور داخل ہوں گا) ”و“حرفِ جرّ برائے قَسم ”**لَأَ دْخُـلَـنَّ** “فعل مضارع مئوکد بلام تاکید ونون ثقیلہ ”انا“ضمیر مستتر فاعل ” **الغرفة**“مفعول بہ منصوب۔

مُنْذُ: یہ زمانہ کے لئے ہے۔ فعل ماضی پر داخل ہو تو امتدادِ فعل کے لئے ہے جیسے ”ما رأیتُ حمیداً منذُ یومِ الجمعةِ (میں نے حمید کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)۔ ”ما“ حرفِ نفی ”رأیتُ“ فعل و فاعل ”حمیداً“ مفعول بہ منصوب ”منذ“ حرفِ جرّ ”یوم“ مجرور مضاف ”الجمعة“ مضاف الیہ۔

مُذْ: یہ بھی ”مُنذُ“ کی طرح ہے جیسے ”ما ذهبتُ الی المدرسةُ مُذْیَومِ السَّبْتِ “”ما“ حرفِ نفی ”ذهبت“ فعل و فاعل ”مذ“ حرفِ جرّ ”یوم“ مجرور مضاف ”السبت“ مضاف الیہ۔

حاشا: یہ استثناء کیلئے ہے جس پر داخل ہو اس کو حکمِ سابق سے خارج کر دیتا ہے۔ جیسے ”جاء الطلاب حاشا عليٍّ (علی کے سوا تمام طلبہ آ گئے)”جاء“ فعل ماضی ”الطلاب“ فاعل مرفوع ”حاشا“ حرفِ جر ”عَليٍّ“ مجرور۔

خلا: یہ بھی استثناء کے لئے ہے۔ جیسے:

”دخل التلامیذُ خلا خالدٍ“ (خالد کے سوا سب طلبہ داخل ہو گئے)”دخل“ فعل ماضی ”التلامیذ“ فاعل مرفوع ”خلا“ حرفِ جر ”خالد“ مجرور۔

عَدَا: یہ بھی استثناء کے لئے ہے۔ جیسے:

”خرج المدرسون عدا المدیرِ“ (مدیر کے سوا سب مدرسین نکل گئے)”خرج“ فعل ماضی ”المدرسون“ فاعل مرفوع علامتِ رفع واؤ ”عدا“ حرفِ جار ”المدیر“ مجرور۔

رُبَّ: یہ اصل میں تقلیل (کم کرنے) کے لئے ہے۔ جیسے:

”رُبَّ رجلٍ فقیهٍ لقیتُه“ (میں چند فقیہ لوگوں سے ملا)”رُبَّ“ حرفِ جر ”رجلٍ“ مجرور منعوت ”فقیهٍ“ نعت ”لقیت“ فعل و فاعل ”ہ“ ضمیر مفعول بہ

اور کبھی تکثیر (زیادہ کرنا) کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ”رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِینَ کَفَرُوْا“ (بسا اوقات آرزو کریں گے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا)۔

مِـنْ یہ ابتداءِ فعل کے لئے ہے۔ جس اسم پر داخل ہوا اس سے فعل کی ابتدا ہوئی۔ جیسے: ”مشیتُ مِـنْ مَـكَّةَ إِلٰى عرفـاتٍ“ فعل وفاعل ”من“ حرفِ جار ”مكة“ مجرور علامتِ جر فتحہ۔ کیونکہ غیر منصرف ہے۔ ”إلى“ حرفِ جار ”عرفات“ مجرور

اس مثال میں ”مَیں نے چلنے کی ابتدا مکہ بتائی ہے“۔

فـي: ظرفیت کے لئے یعنی جس اسم پر داخل ہو وہ کسی چیز کا ظرف ہے۔ جیسے: ”الـمـاءُ فـي الكأسِ“ (پانی گلاس میں ہے)۔ ”الماء“ مبتدا ”فی“ حرفِ جرّ ”الكأس“ مجرور

اس مثال میں ”فی“ نے گلاس کو پانی کے لئے ظرف بتایا ہے۔

عن: یہ مجاوزت کے لئے ہے یعنی اپنے مجرور سے کسی چیز کی مجاوزت بتاتا ہے۔

مجاوزت سے مندرجہ ذیل تین چیزیں مراد ہے۔

زائل ہونا: کہ کوئی چیز ”عـن“ کے مجرور سے زائل ہو کر کسی دوسری چیز کی طرف چلی جائے۔ جیسے رَمَیْتُ

السهـمَ عـن الـقـوسِ الـى الصيدِ“ (میں نے تیر کو کمان سے شکار کی طرف پھینکا) ”رمیتُ“ فعل وفاعل ” السهَم“ مفعول بہ ”عن“ حرف جرّ ”القوس“ مجرور ”إلى“ حرفِ جرّ ”الصيد“ مجرور

اس میں ”عَنْ“ برائے مجاوزت کا معنی یہ ہے کہ تیز کمان سے زائل ہو گیا۔

بغیر زائل ہونے: کے کوئی چیز دوسری طرف چلی جائے۔ جیسے ”أخـذتُ الـعـلـمَ عـن سـعيدٍ“ (میں نے علم سعید سے حاصل کیا) ”أخذتُ“ فعل وفاعل ”الـعـلـم“ مفعول بہ ”عن“ حرفِ جرّ ”سعيد“ مجرور۔

اس میں ”عن“ برائے مجاوزت کا معنی ہے کہ علم سعید سے زائل ہوئے بغیر متکلم کی طرف چلا گیا۔

بغیر پہنچے ہی زائل ہونا: کہ کوئی چیز ”عـن“ کے مجرور تک پہنچے بغیر ہی اس سے زائل ہو کر کسی دوسرے تک پہنچ جائے۔ جیسے: أدّيـت عـن خالدٍ الدَّينَ اِلى عامرٍ“ (میں نے خالد کی طرف سے عامر کو قرض ادا کر دیا)۔

”أدّیت“، فعل وفاعل ”عن“ حرفِ جرّ ”خالدٍ“ مجرور ”الدین“ مفعول بہ منصوب ”إلی“ حرفِ جرّ ”عامرٍ“ مجرور

اس مثال میں ”عن“ برائے مجاوزت ہے مگر قرض خالد کو پہنچے بغیر ہی عامر کے پاس پہنچ گیا۔

عَلٰی : استعلاء کے لئے ہے۔ کسی چیز کے اپنے مجرور کے اوپر ہونے کو بتاتا ہے۔ جیسے ”الطالبُ علی السطُحِ“ (طالب علم چھت پر ہے) ”الطالب“ مبتدا، ”علی“ حرفِ جرّ ”السطح“ مجرور۔

اس مثال میں طالب علم چھت کے اوپر حقیقۃً ہے/ یا استعلاء مجازاً ہو جیسے ”علیهِ دینٌ“ اس پر قرض ہے۔ اس میں قرض حقیقتاً اس کے اوپر نہیں ہے بلکہ مجازاً ہے۔

اِلیٰ: یہ انتہائے فعل کے لئے ہے کہ فعل اس کے مجرور پر ختم ہوتا ہے جیسے ”سِرتُ مِن المدینةِ اِلی قُبَا“ (میں مدینہ منورہ سے قبا تک چلا) ”سرتُ“ فعل وفاعل ”من“ حرفِ جر ”المدینة“ مجرور ”الی“ حرفِ جرّ ”قبا“ مجرور

اس مثال میں ”الی“ نے بتایا کہ چلنے کی ابتدا مدینہ سے ہوئی اور انتہاء قبا تک ہوئی۔

حتیٰ: یہ بھی انتہاء فعل کے لئے ہے۔ جیسے

”نِمتُ البارحةَ حَتَّی الصَّباحِ“ (میں گذشتہ رات صبح تک سویا)۔ ”نتُ“ فعل وفاعل ”البارحة“ مفعول فیہ ”حتی“ حرفِ جرّ ”الصباح“ مجرور

اس مثال میں ”حَتیٰ“ نے بتایا کہ سونے کے فعل کی انتہاء صبح تھی۔

تمرین نمبر [۱] : مندرجہ ذیل کی ترکیبِ نحوی کیجیے۔ حرفِ جرّ اور مجرور واضح کریں۔

جلَسَ الأستاذُ علی الکرسِیّ. جلس: فعل، الاستاذ: فاعل مرفوع علی : حرفِ جرّ الکرسی: مجرور

خَرجَ المُصَلِّیُ الی المسجدِ..........................

کتب الطَّالِبُ الرِّسَالةَ بالقلمِ..........................

اخذتُ الكتابَ من الطَّالبِ.....................................

رَجَعَ الولدُ الى المنزلِ.....................................

گذشتہ جملوں کا اردو ترجمہ کریں۔

تمرین نمبر [۲] : مندرجہ ذیل جملوں کا اردو ترجمہ کریں اور حرفِ جرّ اور اس کا معنی بتائیں۔

عربی جملے	حرفِ جرّ	مجرور	معنی
[۱] سَافَرَ شريفٌ اِلى اِسلام آباد	الی	اسلام آباد	انتہائے فعل
[۲] وضعتُ الكتابَ على المكتبِ	....	....	....
[۳] سافرتُ من لَاهورالى كراتشِى	....	....	....
[٤] ينزلُ المطرُ من السَّمَاءِ	....	....	....
[۵] اَسْكُنُ فِى فَيصل آباد	....	....	....
[٦] يكتبُ الطالبُ بِا لطَّبَاشِيرِ	....	....	....
[۷] رجع الولدُ الى المنزلِ	....	....	....

تمرین نمبر [۳] : مندرجہ ذیل جملوں میں حرفِ جر، مجرور اور علامتِ جر بتائیں۔

عربی جملے	حرفِ جرّ	مجرور	علامت جرّ
[ا] سَلَّمتُ على الأستاذَيْنِ	عَلیٰ	الاستاذَین تثنیہ	ی
[۲] يرضى اللهُ عن المؤمِنِيْنَ	....	....	....
[۳] اَحْسِنُ الى الوالدَيْنِ	....	....	....
[۴] اتَّصل الرَّئِيسُ بالمسئولِيْنَ	....	....	....
[۵] ينزِلُ الثُلوجُ عَلى الجبالِ	....	....	....

تمرین نمبر [٤] : خالی جگہ مناسب حروفِ جرّ لگا کر عبارت کو مکمل کریں۔

خرج حمیدٌ..............الساعة الخامسة صباحاً.......... منزله .ذهبَ............المسجدِ صلیّٰ صلاة الفجر........... الجماعة .ثم استَمعَ...............المحاضرة الدينية القاها أمامُ المسجد رجع...........منزله وتناول الفطور و ....الساعة الثامنة .ذهب الى مكتبِہٖ واشتغل فيهِ.......................... الساعة الثانية طهراً .ركب الدّراجة وذهب...................... السوق واشترى لی قلماً نجمس عشرة روبيةً....................

اضافت

تعارف: لغت میں اضافت نسبت کو کہتے ہیں۔ اہلِ قواعد کے ہاں اضافت سے مراد دو اسموں میں ایسی نسبت کہ دوسرا ہمیشہ مجرور رہے اضافت کہلاتا ہے۔ جس میں پہلا اسم مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہوتا ہے اضافت سے مربوط دونوں اسم شئی واحد بن جاتے ہیں۔

فائدہ: اضافت سے مضاف میں تعریف و تخصیص پیدا ہو جاتی ہے یا صرف کلام میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

اقسامِ اضافت: اضافت کی دو قسمیں ہیں:

[۱] اضافت معنوی [۲] اضافت لفظی

﴾اضافتِ معنوی﴿

تعارف: اضافتِ معنوی یہ ہے کہ مضاف کو اضافت کی وجہ سے کوئی معنوی فائدہ ہو، اضافتِ معنوی میں ایک اسم دوسرے اسم کی طرف کسی حرفِ جرّ کے معنی میں منسوب ہو جاتا ہے۔

مثال: جیسے کتابُ خالدٍ کا معنی ہوگا کتابٌ لِخَالدٍ نیز مضاف کو معنوی طور پر تعریف یا تخصیص حاصل ہو جاتی ہے۔

تعریف: اضافتِ معنوی میں نکرہ اسم اگر کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو تو معرفہ بن جاتا ہے جیسے قَلَمُ محمودٍ میں قلم کو محمود کی طرف اضافت کی وجہ تعریف حاصل ہوگئی ہے۔

تخصیص: اضافت معنوی میں نکرہ اسم اگر کسی نکرہ کی طرف مضاف ہو تو اس میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے جیسے قَلَمُ طَالِبٍ میں قلم، طالب کی طرف مضاف ہونے سے خاص ہوگیا۔

احکام: ا: اضافتِ معنوی میں مضاف پر ''اَلْ'' داخل نہیں ہوتا۔

ب: مضاف اگر تثنیہ اسم یا جمع مذکر سالم، ہو تو نون حذف ہو جاتا ہے۔

ج: اضافت سے پہلے مضاف اگر منون تھا تو تنوین حذف ہو جاتی ہے۔

معانی اضافت: اضافتِ معنوی مواقع پر مختلف حروفِ جرّ کے معانی میں ہوتی ہے۔

بمعنی ''مِـنْ'': مضاف اگر مضاف الیہ کی جنس سے ہو تو اضافت مِـنْ کے معنی میں ہوگی جیسے خَاتَمُ فِضّةٍ کا معنی ہے خَاتَمٌ من فِضّةٍ.

بمعنی ''فِـیْ'': مضاف الیہ اگر مضاف کے لئے ظرف ہو تو اضافت فِـیْ کے معنی میں ہوگی جیسے صلاۃ اللَّیْلِ کا معنی ہے صلاۃٌ فی اللیل.

بمعنی ''لام'': مضاف الیہ اگر مضاف کا مالک ہے تو ''لام'' کے معنی میں ہوگی جیسے کتابُ خالدٍ کا معنی ہے کتابٌ لِخالدٍ.

اضافتِ لفظی

تعارف: اضافتِ لفظی سے کلام میں لفظی اعتبار سے تخفیف پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں ایک اسم دوسرے اسم کی طرف کسی حرفِ جرّ کے معنی میں منسوب نہیں ہوتا نہ ہی مضاف کو اضافت کے سبب تعریف یا تخصیص حاصل ہوتی ہے۔

اضافتِ لفظی میں کوئی صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

انواعِ اضافتِ لفظی: اضافتِ لفظی کی تین صورتیں ہیں۔ ہر صورت میں کوئی مشتق اسم اپنے معمول کی طرف مضاف ہے۔

[۱] اسم فاعل اپنے مفعول کی طرف مضاف ہو جیسے **کَاتِبُ الدرسِ** (سبق کو لکھنے والا) اس میں کاتِب اسم فاعل ہے جو الدرس اپنے مفعول کی طرف مضاف ہے۔

[۲] اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل کی طرف مضاف ہو جیسے **مَسروقُ المالِ** (جس کا مال چوری کیا گیا) اس میں مَسرُوق اسمِ مفعول ہے جو اپنے نائب فاعل المَال کی طرف مضاف ہے۔

[۳] صفتِ مشبہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو جیسے **شَرِیف النسبِ** (نسب کا شریف) اس میں شَرِیف صفتِ مشبہ جو پانے فاعل النَسَب کی طرف مضاف ہے۔

احکام: ا: اضافت معنوی میں مضاف پر اَلْ آ سکتا ہے۔

ب: صفت اگر تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہے تو نون حذف ہوتا ہے۔

ج: اضافت سے پہلے اگر صفت منون تھی تو تنوین حذف ہو جاتی ہے۔

صفت کی اپنے معمول کی طرف اضافت کی تفصیلی امثلہ آئندہ مشتقات کے بیان اور ان کے عملِ میں ملاحظہ کریں۔

جدول مجرورات

نمبر شمار	مجرورات	استعمال	بیان
۱	جس سے پہلے حرف جر ہو (مسبوق بحرف الجر)	كتبت بالقلم	با: حرفِ جر، القلم : مجرور
۲	مضاف الیہ	كتاب حميد	کتاب: مضاف حمید : مضاف الیہ
۳	تابع مجرور		
	نعت	سلمت علىٰ رجل فاضل	فاضل: نعت مجرور
	تاکید	ذهبت الى عليّ عليّ	دوسرا علّی: تاکید مجرور
	بدل	نظرت الى عبدالله اخيك	اخیک : بدل مجرور
	عطفِ بیان	حضرت في مجلس الى زيد طارق	طارق: عطفِ بیان مجرور
	عطفِ نسق	سافرت مع حميد و رشيد	رشید: عطفِ نسق مجرور

نسبت

تعارف: لغت میں نسبت سے مراد قرابت و اضافت ہے۔ اہل قواعد کے ہاں کسی اسم کے آخر میں یاء مشددہ لگانا کہ وہ یاء سے خالی اس اسم کی طرف منسوب ہو جائے نسبت کہلاتا ہے، جیسے یَـمَـنِـیٌّ یمن کی طرف منسوب کو کہا جاتا ہے۔

منسوب: جس اسم کو یاءِ نسبت لگائیں منسوب کہلاتا ہے جیسے مثالِ مذکور میں یَـمَـنِـیّ اسم منسوب ہے۔

منسوب الیہ: جو اسم یاءِ نسبت سے خالی ہو مگر یاءِ نسبت اسی کو لگائی جائے وہ منسوب الیہ کہلاتا ہے۔ جیسے مثالِ مذکور میں یمن منسوب الیہ ہے۔

احکامِ منسوب: منسوب اسم میں تین قسم کے تغیرات ضروری ہیں۔

[۱] لفظی [۲] معنوی [۳] حکمی

لفظی تغیّر: تو یہ ہے کہ آخر میں یاء مشدّدہ آتی ہے جس کا ماقبل مکسور ہوتا ہے جیسے یَمَنِیّ اسمِ منسوب کے آخر میں یا مشددہ ہے جس کا ماقبل نون مکسور ہے۔

معنوی تغیر: یہ ہے کہ جس اسم میں نسبت کا عمل واقع ہوا پہلے منسوب الیہ تھا اس عمل کے بعد منسوب ہوگیا جیسے ''یمن'' پہلے منسوب الیہ تھا اور یا مشددہ ماقبل مکسور لگنے سے اسمِ منسوب ہوگیا۔

حکمی تغیّر: منسوب اسم صفت مشبہ کی طرح عمل کرتا ہے اور اسم ظاہر اور ضمیر کو رفع دیتا ہے جیسے: مُحَمّدٌ ''سُعُودیٌّ'' میں سعودی کے اندر هُوَ ضمیر مستتر مرفوع ہے۔ جو محمدٌ کی طرف راجع ہے۔ دراصل یوں ہے مُحَمد سعودی هُو'' اور هٰذَا سُعُودی ابنهُ میں سعودی کے بعد ابنهُ اسم ظاہر مرفوع ہے۔

اسمِ منسوب کے بعد مرفوع اسم: کی دو حالتیں ہیں۔ [۱] فاعل مرفوع [۲] نائب فاعل مرفوع۔

اگر نسبت سے معنیٰ منتسب مراد ہے تو وہ مرفوع اسم فاعل مرفوع ہوتا ہے۔

اور // // // منسوب // // // // // // نائب فاعل // // //

معنیٰ منتسب کا اعتبار یہ ہے کہ نسبت میں اسم منسوب کے انتساب کو ملحوظ خاطر رکھیں تو ''محمدٌ یمنيٌ'' کا معنیٰ ہوگا محمد کا انتساب یمن کی طرف ہے۔ اور محمد یمني ابنه کا معنیٰ ہوگا محمد کے بیٹے کا یمن کی طرف انتساب ہے۔

معنیٰ منسوب کا اعتبار یہ ہے کہ اسم منسوب کے نسبت کیے جانے کو ملحوظِ خاطر رکھیں تو محمد یمني کا معنیٰ ہوگا محمد یمن کی طرف منسوب ہے اور محمد یمني ابنه کا معنیٰ ہوگا محمد کا بیٹا یمن کی

طرف منسوب ہے۔

اغراضِ نسبت: کسی اسم کو منسوب کر دینے سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ [۱] لفظی [۲] معنوی

لفظی فائدہ: نسبت کا لفظی فائدہ تو کلام میں اختصار ہے جیسے کہیں هٰذا بَاكِسْتَانِيٌّ یہ اس سے مختصر ہے کہ کہا جائے هٰذَا مَنْسُوْبٌ اِلیٰ بَاكِسْتَانَ۔

معنوی غرض: سے دو امور مراد ہیں:

ا: نکرہ کی تخصیص: جیسے هٰذَا رَجُلٌ شَامِيٌّ میں شَامِي اسم منسوب نے۔ رَجُلٌ نکرہ کی تخصیص کی ہے کہ یہ آدمی شامی ہے۔

ب: معرفہ کی وضاحت: هٰذا الرجُلُ الشَّامُی مجاهد میں الشّامِی اسم منسوب ہے۔ "الرجُل معرفہ کی وضاحت کر دی ہے کہ یہ آدمی جو شامی ہے وہ "مجاہد" ہے۔

مختلف مواقع اور ضوابط نسبت: جس اسم میں عمل نسبت واقع ہو اس کی مختلف صورتوں کے اعتبار سے نسبت کے لئے مختلف ضوابط ہیں۔

ضابطہ ۱: اسم صحیح الآخر/آخر میں یا مشدد اصلیہ یا تاء تانیث:

اسم منسوب کے آخر میں اگر اصلی یاء مشددہ یا تاء تانیث ہو تو اس کو حذف کر دیں گے۔

آخر میں یاء مشددہ جیسے شَافِعِيٌّ سے اسم منسوب بھی شافعيٌّ آتا ہے۔

// // تاء تانیث // مَكّة // // // // مَكّيّ // //

ضابطہ ۲: صحیح الآخر۔ آخر میں تاء تانیث بھی نہیں:

اسم منسوب اگر صحیح الآخیر ہو۔ آخر میں تاء تانیث بھی نہ ہو تو نسبت کے لئے صرف یاء مشددہ لگا دینا ہی کافی ہے۔

جیسے بَاكِسْتَانُ سے بَاكِسْتَانِيّ۔

ضوابط ۲ : اسم منسوب معتل الآخر:

اسم مقصور:

ا : معتل الآخر اگر اسم مقصور ہے اور الف کلمہ کا تیسرا حرف الف ہو تو الف کو واؤ سے بدل کر یا نسبت لگا دیں۔ جیسے عَصا سے اسم منسوب عَصَوِیٌّ.

ب: مقصور میں الف اگر چوتھا حرف ہے اور کلمہ کا دوسرا حرف مفتوح ہو تو آخر میں یا نسبت لگا دیں جیسے بُرَدیٰ سے اسم منسوب بُرُدِیٌّ۔

ج: مقصور میں الف چوتھا حرف ہے مگر دوسرا حرف ساکن ہو تو نسبت کے لئے تین صورتیں ہیں۔

[۱] الف کو حذف کر کے یاءنسبت لگا دیں جیسے طَنُطَا سے طَنطِیٌّ

[۲] // //واو سے بدل کر// // // // // // // // //طَنُطوِیٌّ

[۳] الف کے بعد واو کا اضافہ کرکے// // // // // // // طَنُطَاوِیٌّ

د: مقصور میں الف اگر پانچویں جگہ ہو تو اس کو یاءنسبت لگا دیں جیسے فَرَنُسَا سے فَرَنُسَاوِیٌ۔

﴿معتل الأخیر اسم منقوص﴾

[۱] معتل الأخیر اگر منقوص ہے اور یا کلمہ میں تیسرا حرف ہے تو نسبت کے لئے یا کو واو سے بدل لیں اس کے بعد یاءمشدده لگا دیں۔ جیسے الشَّجِیُّ سے اسم منسوب الشَّجَوِیٌّ ہے۔

[۲] منقوص میں یاء چوتھا حرف ہے تو نسبت کے لئے دو صورتیں ہیں:

ا : نسبت کے لئے یاء کو حذف کر کے یاءمشدده لگا دیں جیسے القَاضِي سے اسم منسوب القاضِیّ.

ب: نسبت کے لئے یاء کو واو سے بدل کر یاءمشدده لگا دیں۔ جیسے القَاضِی سے اسم منسوب القَاضَوِیٌّ.

[۳] منقوص میں یا پانچویں نمبر پر ہے تو نسبت کے لئے اس ''یا'' کو حزف کر کے یاءمشدده لگا دیں۔ جیسے المهتِدیُ سے اسم منسوب المهتدِیُّ.

آخر میں یاءمشددہ (غیر اصلی)

ا: یاءمشددہ کلمہ کے آخر میں (غیر اصلی) ہو اب اس سے پہلے اگر ایک حرف ہے تو پہلی یاء کو اصل پر رکھیں اور دوسری یاء کو واو سے بدل کر یاءنسبت لگائیں۔ جیسے حَيٌّ سے اسم منسوب حَيَوِيٌّ ہوگا۔

ب: یا سے پہلے اگر دو حرف ہیں تو پہلی یا کو حذف اور دوسری کو واو سے بدل کر یاءنسبت لگا دیں جیسے عَلِيّ سے اسم منسوب عَلَوِيٌّ .

ج: یاءمشددہ اگر دو سے زیادہ حروف کے بعد ہے تو اس کو حذف کر کے یاءنسبت لگا دیں اس صورت میں منسوب اور منسوب الیہ ظاہر میں دونوں کی ایک ہی شکل ہوگی جیسے مَرْمِيّ سے اسم منسوب مَرْمِيٌّ ہی ہوگا۔

یائے مشدّد اصلی: سے مراد وہ ”یا“ ہے کہ اس کا شدہ کسی اعلال کی وجہ سے پیدا نہیں ہوا ہو بلکہ کلمہ کی وضع میں داخل ہو جیسے شَافِعِیؒ کا ”یا“ مشدد اصلی ہے۔

یائے مشدّد غیر اصلی: سے مراد وہ ”یا“ ہے جس کا شدہ اعلال کی وجہ سے ہوا ہو۔ کلمہ کی اصل وضع میں سے نہ ہو، جیسے حَيٌّ کا ”یا“ مشدد غیر اصلی ہے۔

احوالِ سالم

عمومی حالت: سالم چونکہ حرفِ علّت تضعیف اور ہمزہ سے خالی ہونے کے سبب ادائیگی میں سہل اور خفیف ہوتا ہے۔ لہٰذا تغیر وتبدل سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ اس میں کبھی کبھی ابدال واقع ہوتا ہے۔

ابدال: ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا ابدال کہلاتا ہے جو کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی جائز۔

ابدالِ واجب: وہ تبدیلی جو کلمہ کے لُغت میں استعمال کے لئے ضروری ہو۔

ابدالِ جائز: وہ تبدیلی جس کے بغیر بھی کلمہ لُغت میں استعمال ہوسکتا ہے۔ یہ استعمال کی کسی دوسری صورت کو بتاتی ہے۔

سالم میں ابدال کی بعض صورتیں، مواقع اور امثلہ ملاحظہ کیجیے۔

تا افتعال کا طا سے ابدالِ واجب

پھر اس طا کا فا کلمہ کے ہم جنس سے ابدالِ جائز

مواقع: فا کلمہ اگر صاد، طا یا ظا میں سے کوئی حرف ہو تو اس سے بابِ افتعال بناتے وقت تا افتعال کو طا سے بدلنا واجب ہے۔

ایسے ہی اس تا افتعال سے بدلے ہوئے طا کو فا کلمہ کے ہم جنس سے بدلنا جائز ہوتا ہے۔

﴿امثلہ اور مقامات کا مفصل بیان﴾

فا کلمہ صاد اور ابدال واجب اور جائز: جیسے ماضی ثلاثی مجرد فَعَلَ کے وزن پر صَلَحَ فا کلمہ صاد ہے۔

شروع میں ہمزہ اور فا کلمہ کے بعد تا بڑھانے سے // بابِ افتعال اِفتَعلَ // // // اِصُتَلَحَ

ابدالِ واجب: فا کلمہ صاد ہے تو افتعال کو طا سے بدلا // // // // اِصُطَلَحَ ہوگی یہ پہلی صورت ہے

ابدالِ جائز: تا افعال سے تبدیلی شدہ طا کو فا کے ہم جنس سے بلا // اِصُصَلَحَ //

دو ہم جنس (صاد) میں ادغام کیا تو // // // // // // // // // اِصَّلَحَ // یہ دوسری صورت ہے

ملاحظہ: صلح سے ماضی باب افتعال اِصُطَلَحَ اور اِصَّلَحَ دونوں صورتوں میں آئے گا۔ بقیہ افعال اور مشتقات اسماء میں بھی اسی طرح تبدیلی ہوگی۔

فاءکلمہ ضاد، ابدال واجب اور جائز: ماضی ثلاثی مجرد فَعَلَ کے وزن پر ضَرَبَ ہے فا کلمہ ضاد ہے۔

شروع میں ہمزہ فا کلمہ کے بعد تا بڑھانے سے // باب افتعال اِفتَعَلَ کے وزن پر اِضُتَرَبَ //

ابدال واجب: فا کلمہ صاد ہے تا افتعال کو طا سے بدلا تو //// // // اضُطَرَبَ // یہ پہلی صورت ہے۔

ابدال جائز: تا افتعال سے تبدیل شدہ طا کو فا کلمہ کے ہم جنس سے بدلا // اِضُضَرَبَ //

دو ہم جنس (ضاد) میں ادغام کیا تو 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 اِضَّرَبَ 〃 یہ کلمہ میں دوسری صورت ہے۔

ملاحظہ: **ضرب سے باب افتعال کی ماضی اِضْطَرَبَ اور اِضَّرَبَ دو طرح ہو گی۔**

فاء کلمہ ظا اور ابدال واجب جائز: جیسے: ماضی ثلاثی مجرد فَعَلَ کے وزن پر ظَلَمَ

شروع میں ہمزہ فاء کلمہ کے بعد تاء بڑھانے سے 〃 باب افتعال اِفْتَعَلَ 〃 اِظْتَلَمَ

ابدالِ واجب: فاکلمہ ظا ہے تا افتعال کو طا سے بدلا تو 〃 اِظْطَلَمَ یہ کلمہ میں پہلی صورت ہے

ابدالِ جائز: تا افتعال سے مبدل طا کو ظا کے ہم جنس سے بدلا تو 〃 اِظَّلَمَ یہ دوسری صورت ہے۔

دو ہم جنس میں ادغام کیا تو 〃 اِظَّلَمَ یہ دوسری صورت ہے۔

ملاحظہ: **ظَلَمَ سے ماضی افتعال اِظْطَلَمَ اور اِظّلَمَ دو طرح آئے گی۔**

فاکلمہ طا اور ابدال واجب فقط: ماضی ثلاثی مجرد فَعَلَ کے وزن پر طَلَبَ ہے

شروع میں ہمزہ فاء کے بعد تاء بڑھانے سے باب افتعال اِفْتَعَلَ 〃 〃 〃 اِطْتَلَبَ ہو گی

ابدال واجب: فاکلمہ طا ہے تا افتعال کو طا سے بدلا تو 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 اِطْطَلَبَ 〃 〃

دو ہم جنس طا میں ادغام کیا 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 اِطَّلَبَ 〃 〃

ملاحظہ: **طَلَبَ سے ماضی باب افتعال اِطَّلَبَ کی صرف یہی ایک صورت ہے۔ کیونکہ فاکلمہ پہلے ہی طا ہے اس لئے دوسری صورت پیدا نہ ہو گی۔**

(جدول) تا افتعال کا طا سے ابدالِ واجب اور طا کا فاکلمہ کے ہم جنس سے ابدال جائز:

فاء کلمہ صاد۔ ضاد۔ طا۔ ظا اور ابدال تائے افتعال

فاکلمہ	ثلاثی مجرد	افتعال مراحل اور صورتیں			
		اصل	پہلی صورت	دوسری صورت	
			تا کا طا سے ابدال واجب	طا کا فاکلمہ کے ہم جنس سے ابدال جائز	متجانسین میں ادغام کے بعد
صاد	صَلَحَ	اِصْتَلَحَ	اِصْطَلَحَ	اِصْصَلَحَ	اِصَّلَحَ
ضاد	ضَرَبَ	اِضْتَرَبَ	اِضْطَرَبَ	اِضْضَرَبَ	اِضَّرَبَ
ظا	ظَلَمَ	اِظْتَلَمَ	اَظْظَلَمَ	اِظْظَلَم	اِظَّلَمَ
طا	ظَلَبَ	اِطْتَلَبَ	اِطْطَلَبَ جوادغام کے بعد اِطَّلَبَ ہوگا	فاکلمہ چونکہ طا کا ہم جنس ہے اس لئے دوسری صورت پیدا نہ ہوگی۔	

”ت“ افتعال کا دال سے ابدالِ واجب

مواقع: فاکلمہ دال۔ ذال۔ زای میں سے کوئی حرف ہو تو اس سے بابِ افتعال بناتے وقت تا افتعال کو دال سے بدلنا واجب ہے۔ فاکلمہ اگر دل ہے تو تا افتعال سے تبدیل شدہ دال میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ اگر ذال یا زاری ہے تو تا افتعال سے تبدیل شدہ دال کے مختلف احوال ہیں پہلے ان کا اجمالی خاکہ اور پھر مفصل بیان کیا جاتا ہے۔

”ت“ افتعال سے تبدیل شدہ دال کے احوال کا اجمالی خاکہ

ا: فاکلمہ اگر زای ہے تو تا افتعال سے تبدیل شدہ دال میں دو صورتیں ہیں:

[۱] اسی حالت میں باقی رہے۔

[۲] فاکلمہ کے ہم جنس سے بدلا جائے۔

ب: فاکلمہ اگر ذال ہے تو تا افتعال سے مبدل دال میں تین صورتیں درست ہیں:

[۱] دال اپنی حالت پر رہے۔

[۲] دال کو فا کلمہ کے ہم جنس سے بدلا جائے۔

[۳] فا کلمہ کو دال کے ہم جنس سے بدل لیں۔

اب ہر صورت کا مفصل بیان مع امثلہ ملاحظہ کیجیے:

فاکلمہ دال......مثال و بیان: ماضی ثلاثی مجرد فَعَلَ کے وزن پر دَخَلَ ہے فاکلمہ دال ہے۔

شروع میں ہمزہ اور فا کلمہ کے بعد تا بڑھانے سے // **افتعال اِفْتَعَلَ** // // // **اِدُتَخَلَ** //

فاکلمہ دال ہونے کے سبب تا افتعال کو دال سے بدلا تو // // // // // // **اِدُدَخَلَ** //

دو ہم جنس دال میں ادغام کیا // // // // // // // // // // // **اِدَّخَلَ** //

ملاحظہ: دَخَلَ سے ماضی افتعال اِدَّخَلَ ہے بقیہ تمام افعال اور مشتقات میں بھی تا افتعال دال سے بدلا ہوا ہوگا۔ (فاءکلمہ دال کی تمرین)۔

تمرین......[۱] مندرجہ ذیل میں خالی جگہ پر کریں۔ پہلی مثال حل شدہ ہے۔

فاءکلمہ	ثلاثی مجرد	افتعال اور مختلف مراحل		
		اصلی صورت	تا کے ابدال کے بعد	ادغامِ متجانسین کے بعد
دال	دَثَرَ	اِدُتَثَرَ	اِدُدَثَر	اِدَّثَرَ
	دَخَنَ			
	دَرَعَ			
	دَرَأَ			
	دَعَسَ			

فاکلمہ ذال کی مثال و بیان: جیسے ماضی ثلاثی مجرد فَعَلَ کے وزن پر ذَکَرَ

شروع میں ہمزہ فا کے بعد تا بڑھانے سے // افتعال اِفْتَعَل // اِذْ تکَرَ

تا افتعال دال سے بدلہ تو //// // // // // // // // اُذْدَکَرَ یہ پہلی صورت ہے۔

تاافتعال سے مبدل دال کو فاکلمہ کے ہم جنس سے بدلا // // اذْذَکَرَ

دو ہم جنس کو ادغام کیا // // //// // // // // // // //اِذّکَرَیہ دوسری صورت ہے۔

فاکلمہ کو دال کے ہم جنس سے بدلا // // // // // // // اِدْدَکَرَ

دو ہم جنس کو ادغام کیا // // // // // // // // // // //اِدَّکَرَ یہ تیسری صورت ہے۔

ملاحظہ: ذکر سے ماضی افتعال کی تین صورتیں ہیں [۱] اِذدَکَرَ [۲] اِذَّکَرَ [۳] اَدَّکَرَ بقیہ امثال اور مشتقات بھی اسی طرح ہوں گے۔

جدول برائے فاکلمہ ذال ثلاثی مجرد وافتعال

فاءکلمہ ذال کی تمرین

تمرین...... [۱] خالی جگہ پر کریں۔ پہلی مثال حل شدہ ہے۔

ثلاثی مجرد	افتعال/مراحل اور مستعمل صورتیں					
	اصل	پہلی صورت	دوسری صورت		تیسری صورت	
		تاافتعال کا دال سے ابدال	دال کا فاکلمہ کے ہم جنس سے ابدال	ادغام متجانسین	فاکلمہ کا دال کے ہم جنس سے ابدال	ادغام متجانسین
ذَخَرَ	اِذْتَخَرَ	اِذْدَخَرَ	اِذْذَخَرَ	اِذَّخَرَ	ادْدَخر	اِدّخَرَ
ذَکَرَ	....	....	....	....	....	....
ذَعَرَ	....	....	....	....	....	....
ذَفَرَ	....	....	....	....	....	....
ذَهَبَ	....	....	....	....	....	....

فاکلمہ زای......مثال وبیان: ماضی ثلاثی مجرد فَعَلَ کے وزن پر زَجَرَ فاکلمہ زای ہے۔

شروع میں ہمزہ، فاکلمہ کے بعد تا بڑھانے سے //افتعال، اِفْتَعَلَ // اِزْتَجَرَ

فاکلمہ زای ہے تاافتعال کو دال سے بدل تو // // // // // // // // // ازْدَجَرَ یہ پہلی صورت ہے۔

تاافتعال سے مبدل دال کوفاکلمہ کے ہم جنس سے بدلاتو// // // اِزْزَجَرَ

دوہم جنس کوادغام کیاتو// // // // / // // // // // // //اِزَّجَرَ یہ دوسری صورت ہے۔

ملاحظہ: زَجَرَ سے ماضی افتعال اِزْدجر اور اِزّجَرَ دوطرح ہوگی۔ بقیہ افعال اور مشتقات بھی اسی طرح ہوں گے۔ (فاءکلمہ زای کی تمرین)

تمرین......[۱] مندرجہ ذیل میں خالی جگہ پر کریں۔ پہلی مثال حل شدہ ہے۔

فاکلمہ	ثلاثی مجرد	مراحل باب افتعال			
		اصل	پہلی صورت	دوسری صورت	
			تا کا دال سے ابدال	دال کا فاکلمہ سے ابدال	ادغام متجانسین
زای	زَرَعَ	اَزْتَزَعَ	اِزْدَرَعَ	اِزْزَرَعَ	اِزَّرَعَ
	زَمَلَ	.....	.....	.....	.....
	زَحَمَ	.....	.....	.....	.....
	زَحَفَ	.....	.....	.....	.....

باب افتعال مراحل اور صورتیں

			پہلی صورت	دوسری صورت	تیسری صورت
فاکلمہ	امثلہ ثلاثی مجرد	اصلی صورت	تا کا دال سے ابدال	فا کے ہم جنس سے ابدال	فا کا دال کے ہم جنس ابدال
دال	دَخَلَ	اِدْتَخَلَ	ادَّخَلَ	x	x
ذال	ذَكَرَ	اِذْتَكَّرَ	اَذْدَكَرَ	اَذَّكَرَ	اِدَّكَرَ
زای	زَجَرَ	اَزْتَجَرَ	اِزْدَجَر	اَزَّجَرَ	x

اِدغام

تعارف: عربی میں دو ہم جنس یا قریب المخرج حرف اکٹھے ہونے سے جو ثقل پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے ادغام کا طریقِ کار اختیار کیا جاتا ہے۔

لغت میں: ادغام کے معنی داخل کرنا اور ملا دینا ہے۔ اہل قواعد کے ہاں ایک حرف کو دوسرے کے ساتھ اس طرح ملا دینا کہ پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک رہے ادغام کہلاتا ہے۔

مثال: جیسے فَعَلَ کے وزن پر شَدَدَ کو بذریعہ ادغام شَدَّ اور عَنْ مَا کو عَمَّ بنا دیا۔

ملاحظہ: پہلی مثال میں ہم جنس کو ملایا گیا ہے۔ اس کو ادغام متماثلین کہتے ہیں۔ دوسرے مثال میں دو قریب المخرج حروف کو ملایا گیا ہے۔ اس کو ادغامِ متقاربین کہتے ہیں۔

مدغم اور مدغم فیہ: جن دو حرفوں میں ادغام کیا جائے ان میں سے پہلے کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

ادغام متجانسین کا بیان

ادغام کی تین قسمیں ہیں۔ [۱] واجب [۲] **ممتنع** [۳] جائز

[۱] **ادغام واجب:** سے مراد ہے کہ دو ہم جنس میں ادغام ضروری ہے کہ کلمہ کا بغیر ادغام کے کلام میں استعمال درست نہیں۔

مواقع: جب ایک ہی فعل میں دو ہم جنس اکٹھے ہوں اور دوسرا حرف متحرک ہو جیسے فَعَلَ کے وزن پر فَرَرَ تو ادغام واجب ہوتا ہے کہ اس کو فَرَّ لکھا اور پڑھا جائے گا۔

مواقع ادغامِ واجب: مندرجہ ذیل مواقع پر ادغام واجب ہے کہ وہ ہم جنس میں سے دوسرا حرف متحرک ہوتا ہے۔

[۱] **فعل ماضی:** وہ مثالیں جو ضمیر مرفوع متحرک سے خالی ہیں۔ ماضی کی تصریف میں کل پانچ (۵) مثالیں ہیں۔

[۲] **فعل مضارع:** وہ مثالیں جو ضمیر مرفوع متحرک سے خالی ہیں۔ مضارع کی تصریف میں یہ کل بارہ (۱۲) مثالیں ہیں۔

فعل واحد کی پانچ (۵)۔ افعالِ خمسہ کی سات (۷)

[۳] **فعل امر:** وہ مثالیں جن کے آخر میں ضمیر مرفوع الف یا واو آئے امر کی تصریف میں یہ کل چار مثالیں ہیں۔ ادغامِ واجب کے تمام مذکورہ مواقع مع امثلہ آئندہ جدول میں ملاحظہ کریں۔

﴿جدول ادغامِ واجب﴾

مواقع		امثلہ	میزان	موزون		ضمیر مرفوع غیر متحرک
				اصل	صورت ادغام	
فعل ماضی		۱۔ مفرد مذکر غائب	فَعَلَ	مَدَدَ	مَدَّ	-
〃		۲۔ تثنیہ〃 〃	فَعَلاَ	مَدَدَا	مَدَّا	الف
〃		۳۔ جمع 〃〃	فَعَلُوا	مَدَدُوْا	مَدَّوْا	واو
〃		٤۔ مفرد مئونث〃	فَعَلَتْ	مَدَدَتْ	مَدَّتْ	-
〃		۵۔ تثنیہ مئونث	فَعَلَتَا	مَدَدَتا	مَدَّتَا	-
فعل مضارع	فعل واحد	۱۔ مفرد مذکر غائب	يَفْعُلُ	يَمْدُدُ	يَمُدُّ	-
〃	〃	۲۔ 〃مئونث 〃	تَفْعُلُ	تَمْدُدُ	تَمُدُّ	-
〃	〃	۳۔ 〃 مذکر مخاطب	〃	〃	〃	-
〃	〃	٤۔ 〃 متکلم	اَفْعُلُ	اَمْدُدُ	اَمُدُّ	-
〃	〃	۵۔ تثنیہ و جمع متکلم	نَفْعُلُ	نَمْدُدُ	نَمُدُّ	-
〃	افعالِ خمسہ	۱۔ تثنیہ مذکر غائب	يَفْعُلَان	يَمْدُدَانِ	يَمُدَّانِ	الف
〃	〃	۲۔ 〃 مئونث 〃	تَفْعُلاَنِ	تَمْدُدَانِ	تَمُدَّانَ	〃
〃	〃	۳۔ 〃 مذکر مخاطب	〃	〃	〃	〃
〃	〃	٤۔ 〃 〃 〃	تَفْعُلاَنِ	تَمْدُدَانِ	تَمُدَّانِ	〃
〃	〃	۵۔ مفرد مئونث〃	تَفْعُلِيْنَ	تَمْدُدِينَ	تَمُدِّينَ	یا
〃	〃	٦۔ جمع مذکر غائب	يَفْعُلُوْنَ	يَمْدُدُوْنَ	يَمُدُّوْنَ	واو
〃	〃	۷۔ 〃 〃 〃 مخاطب	تَفْعُلُوْنَ	تَمْدُدُوْنَ	تَمُدُّوْنَ	〃
امر مخاطب		۱۔ تثنیہ مذکر	اُفْعُلاَ	اُمْدُدَا	مُدَّا	الف
〃		۲۔ 〃 مئونث	〃	〃	〃	〃
〃		۳۔ جمع مذکر	اُفْعُلُوا	اُمْدُدُوا	مُدُّوْا	واو
〃		٤۔ مفرد مئونث	اُفْعُلِي	اُمْدُدِی	مُدِّیْ	یا

[۲] ادغامِ ممتنع: سے مراد ہے کہ کلمہ میں ادغام درست نہیں اور دو ہم جنس کو الگ الگ لکھا اور پڑھا جائے۔

مواقع: جب فعل میں دو ہم جنس اس طرح اکٹھے ہوں کہ دوسرا حرف ساکن ہو، اور اس کا سکون لازم ہو عارضی نہ ہو تو ادغام درست نہیں جیسے فَعَلْتَ کے وزن پر مَرَرْتَ میں دونوں کے درمیان ادغام ممتنع ہے۔

﴿سکون لازم اور ادغام ممتنع کے مواقع﴾

سکون لازم: سے مراد یہ ہے کہ دوسرے ہم جنس کا سکون دائمی ہو اور کسی حرکت کو قبول نہ کرے۔ یہ سکون کسی عامل جزم یا بِنا بر سکون کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ فعل کے ساتھ ضمیر مرفوع کے اتصال سے پیدا ہوتا ہے۔

مواقع: **مندرجہ ذیل مواقع پر سکون لازم ہوتا ہے اور ادغام ممتنع ہے۔**

[۱] فعل ماضی جب آخر میں ضمیر مرفوع ''تا'' متحرک ہو۔ یہ سات (۷) مثالیں ہیں۔

[۲] فعل ماضی جب آخر میں ضمیر مرفوع نون متحرک ہو۔ یہ ایک مثال ہے۔

[۳] // // // // // // // // ناہو۔ یہ ایک (۱) مثال ہے۔

[٤] فعل مضارع// // // // //نون//۔ یہ دو (۲) مثالیں ہیں۔

[۵] امرمخاطب// // // // // //// // یہ ایک (۱) مثال ہے۔

ادغام واجب کے تمام مواقع میں امثلہ میزان وموزون آئندہ جدول واضح کر رہا ہے۔

﴿جدول ادغام ممتنع﴾

مواقع	امثلہ	میزان	موزون	ضمیر مرفوع متحرک
ماضی ۱	مفرد مذکر مخاطب	فَعَلْتَ	مَدَدْتَ	تا متحرک
۲	// مئونث //	فَعَلْتِ	مَدَدْتِ	//
۳	تثنیہ مذکر //	فَعَلْتُمَا	مَدَدْتُمَا	//
٤	// مئونث //	//	//	//
۵	جمع مذکر //	فَعَلْتُمْ	مَدَدْتُمْ	//
٦	// مئونث //	فَعَلْتُنَّ	مَدَدْتُنَّ	//
۷	مفرد متکلم	فَعَلْتُ	مَدَدْتُ	//
۸	جمع مئونث غائب	فَعَلْنَ	مَدَدْنَ	نون مئونث
۹	تثنیہ وجمع متکلم	فَعَلْنَا	مَدَدْنَا	نا متکلم
مضارع ۱	جمع مئونث غائب	یَفْعُلْنَ	یَمْدُدْنَ	نون مئونث
۲	// // مخاطب	تَفْعُلْنَ	تَمْدُدْنَ	//
امر ۳	جمع مئونث مخاطب	اُفْعُلْنَ	اُمْدُدْنَ	//

ملاحظہ مذکورہ: تمام مثالوں میں دوسرا ہم جنس ساکن ہے اس کا سکون ہی عدم ادغام کا باعث ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

﴿اِدغام جائز﴾

تعارف: ادغام جائز سے مراد یہ ہے کہ کلمہ میں موجود وہم جنس حرفوں کو ملانا یا نہ ملانا ہر دو امر درست ہیں۔ اور متجانسین میں ادغام یا فکِّ ادغام ہر صورت کے لئے وجہ جواز موجود ہے۔

ضابطہ ادغام جائز: جب بھی کلمہ میں دوسرے ہم جنس کا سکون عارضی ہو تو ادغام جائز ہوتا ہے۔

سکون عارضی: سے مراد یہ ہے کہ دوسرے ہم جنس کا سکون کبھی سلب ہو جائے اور وہ حرکت کو قبول کر لے۔

مواقع سکون عارضی: فعل میں سکون کا سبب اگر عامل جزم، یا بِنا بر سکون ہے تو سکون عارضی ہوگا۔ جس کے مندرجہ ذیل دو مواقع ہیں۔

[۱] فعلِ واحد مجزوم بالسکون۔

[۲] امر مفرد مذکر مبنی علی السکون۔

[۱] **فعل واحد:** مضارع کی وہ پانچ مثالیں جو ضمیر ظاہر سے خالی ہیں، مضاعف فعل پر اگر حرفِ جزم داخل ہو تو مجزوم بالسکون ہوں گی۔ مگر سکون غیر لازم ہوتا ہے۔ جیسے:

لَمْ یَفْعُلُ کے وزن پر **لَم یَمْدُدْ** دوسرے دال کا سکون غیر لازم ہے اسی لئے اس کے بعد معرّف بأل اسم آئے تو دوسرے ساکن کو حرکت کسرہ دیتے ہیں جیسے **لم یَمْدُدْ** کے بعد اگر **الْقَوْمُ** آتا ہے تو کہیں گے:

لم یَمْدُدِ القومُ بقیہ امثلہ **لَم تَمْدُدْ، لَم اَمْدُدْ، لَم نَمْدُدْ** اسی پر قیاس کر لیں۔

[۲] **اَمرِ مفرد مذکر:** فعل امر جو مبنی السکون ہے، جب مضاعف ہوتا ہے تو مفرد مذکر میں علامتِ بِنا سکون ہی ہوتا ہے جیسے **تَمُدُّ** بروزن **تَفْعُلُ** سے امر مخاطب **اُفْعُلْ** کے وزن پر **اُمْدُدْ** ہے۔ دوسرے دال کا سکون یہاں پر بھی غیر لازم ہے اسی لئے اس کے بعد معرّف بأل اسم آئے تو دوسرے دال کو حرکتِ کسرہ دیں گے۔ جیسے: **اُمْدُدْ** کے بعد القوم ہو تو **اُمْدُدِ الْقَوم** کہیں گے۔

ملاحظہ: سکون غیر لازم کے ان دونوں مواقع پر فکِّ ادغام اور ادغام کا باعث موجود ہے۔

فکِّ ادغام کیوں؟: مذکورہ دو مواقع پر فکِّ ادغام کا سبب دوسرے ہم جنس کا سکون ہے۔ لہٰذا فعل واحد کی پانچ امثلہ/ اور امر مفرد مذکر کو بغیر ادغام کے بھی استعمال کرنا درست ہے۔

یاد رہے کہ فعل مضارع میں دوسرا ہم جنس تو دخول جازم سے ساکن ہوتا ہے جبکہ امر میں دوسرے متجانس کا سکون بِنا کی وجہ سے ہے۔

آئندہ جدول دونوں مواقع کی امثلہ، ان کے میزان/ موزون اور فکِّ ادغام کی صورت کو واضح کر رہا ہے۔

﴿جدول سکونِ غیر لازم اور فکِّ ادغام﴾

مواقع	امثلہ	میزان	موزون (مضاعف) اصلی حالت	مجزوم حالت (اسکانِ ثانی)
(۱) فعل مضارع	مفرد مذکر غائب	یَفْعُلُ	یَمْدُدُ	لَمْ یَمْدُدْ
//	// مئونث //	تَفْعُلُ	تَمْدُدُ	لَم تَمْدُدْ
//	// مذکر مخاطب	//	//	//
//	// متکلم	اُفْعُلُ	اَمْدُدُ	لَم اَمْدُدْ
//	تثنیہ و جمع متکلم	نَفْعُلُ	نَمْدُدُ	لَم نَمْدُدْ
(۲) فعل امر مخاطب	مفرد مذکر	اُفْعُلْ	اُمْدُدْ	اُمْدُدْ

ادغام کیوں؟: مذکورہ دو مواقع پر دوسرے ہم جنس کے سکون کا سلب ہو کر حرکت کو قبول کر لینا اس کے ثِقل کی علامت اور ادغام کا باعث ہے۔ لہٰذا ہر دو جگہ...... ادغام بھی کر لیتے ہیں...... جسے ادغامِ جائز کا درجہ دیا گیا ہے۔

مگر ادغام کا طریق کار کچھ ایسا ہے کہ دوسرے ہم جنس پر (جو لام کلمہ ہے بصورت ادغام ایک سے زیادہ حرکات آسکتی ہیں۔

﴿مضارع میں ادغام جائز کا طریق کار﴾

فعل واحد میں: ادغام جائز کے لئے دو عمل کرتے ہیں۔ [۱] نقلِ حرکت عین [۲] تحریک لام (جو دوسرا ہم جنس ہے)۔

اولاً: عین کی حرکت فا کو دیں تو عین و لام...... دونوں ہم جنس ساکن ہوں گے۔

ثانیاً: لام کلمہ جو دوسرا ہم جنس ہے کو مخصوص ضابطہ سے حرکت دیں۔

ضابطۂ حرکتِ لام: ادغام جائز میں مضارع مضاعف کے لام کلمہ کو حرکت دیتے وقت فعل کے عین کلمہ کی حرکت کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے۔

مضارع مضموم العین ہے
یا مفتوح العین
〃 مکسور العین

ہر ایک کا حکم، پھر الگ الگ مثال ملاحظہ کیجیے۔

مضارع مضموم العین: عین مضارع مضموم ہے تو لام کلمہ (جو دوسرا ہم جنس ساکن حرف ہے) کو فتحہ/کسرہ/ضمہ تینوں حرکات دے سکتے ہیں تو ادغام کی صورت میں مضموم العین مضاعف کی حرکت کی تین صورتیں ہوں گی۔

[۱] فتحہ اس لئے کہ اخف الحرکات ہے۔
[۲] کسرہ اس لئے کہ ساکن کو جب حرکت دیں تو کسرہ دیتے ہیں۔
[۳] ضمہ اس لئے کہ عین اور لام میں مناسبتِ حرکت رہے۔

مضارع مفتوح یا مکسورالعین: عین مضارع مفتوح یا مکسور ہے تو لام کو فتحہ اور کسرہ ہر دو حرکتیں دے سکتے ہیں۔

مثال اوّل/مضارع مضموم العین: جیسے **یَفْعُلُ** کے وزن پر مضاعف مضارع **یَمْدُدُ** ہے جو ادغام واجب سے **یَمُدُّ** ہو جاتا ہے۔ حرفِ جزم داخل ہو تو بصورت **فَکِّ** ادغام **لَم یَمْدُدْ** بروزن **لَمْ یَفْعُلْ** ہوا۔ اب ادغام جائز کے لئے مندرجہ ذیل عمل کریں۔

نقلِ حرکت عین: دال اوّل کا ضمہ فا کو دیں و **لـم یَـمـدُدْ:** دو ساکن جمع ہو گئے عین اور لام ۔ اب تحریک لام کے لئے طریقہ کار ملاحظہ ہو۔

تحریک لام اور تین صورتیں:

[۱] دال ثانی کو فتحہ دیں تو **لَم یَمُدُدَ** ہوا۔ ادغام کے بعد **لَم یَمُدَّ**

[۲] // // کسرہ // **لَم یَمُدُدِ** // // // // // **لَم یَمُدِّ**

[۳] // // // ضمہ // **لَم یَمُدُدُ** // // // // // **لم یَمُدُّ**

خلاصہ مثال اوّل: **یَـمُدُّ** بروزن **یَـفْـعُلُ** سے مضارع مجزوم، بصورتِ **فکِّ** ادغـام **لَم یَمْدُدْ**

اور // ادغام **لَم یَمُدَّ ۔ لَم یَمُدِّ ۔ لَم یَمُدُّ** ہوگا

ملاحظہ: فعل واحد کی بقیہ امثلہ کو اسی پر قیاس کر لیں۔

مثال ثانی مضارع مفتوح العین: **یَـفْـعَلُ** کے وزن پر مضاف مضارع **یَـعْـضَـضُ** ہے۔ ادغام واجب سے **یَعَضُّ** ہوا۔ حرفِ جزم داخل ہوا تو بصورت **فکّ** ادغام **لم یَعْضَضْ** بروزن **لم یَفْعَلْ** ہوا۔ اب ادغامِ جائز کے لئے مندرجہ ذیل عمل کریں۔

نقلِ حرکتِ عین: ضادِ اوّل کا فتحہ عین کا دیا تو **لـم یَـعَـضْـضْ** ہوا دو ساکن جمع ہو گئے (اب

تحریک لام کے لئے طریق کار ملاحظہ ہو)

تحریک لام کی دوصورتیں: [۱] (لام کلمہ) ضادِثانی کوفتحہ دیاتولم یَعَضُضَ ہوا۔ ادغام کے بعد لم یَعَضَّ ہوگیا۔

[۲] (لام کلمہ) ضادثانی کوکسرہ دیاتو لم یَعَضُضِ ہوا۔ ادغام کے بعد لم یَعَضِّ

خلاصہ: عَضَّ یَعَضُّ بروزن فَعَلَ یَفُعَلُ سے مضارع مجزوم، بصورتِ فکِّ ادغام لم یَعُضَضُ اور // ادغام لَم یَعَضَّ ......لَم یَعَضِّ دوصورتیں ہوں گی۔

ملاحظہ: فعل واحد کی بقیہ امثلہ اسی پر قیاس کریں۔

مثال ثالث مضارع مکسورالعین: یَفُعِلُ کے وزن پر مضاعف مضارع یَفُرِرُ ہے ادغام واجب کے بعد یَفِرُّ ہوا۔ حرفِ جزم داخل ہوتو بصورت فکِّ ادغام لَم یَفُرِرُ بروزن لَم یَفُعِلُ ہے۔ اب ادغام جائز کے لئے مندرجہ ذیل دوعمل کریں۔

نقلِ حرکت عین: ''را'' اوّل کا کسرہ فا کو دیاتو لم یَفِرْرُ ہوا۔ دوساکن دونوں راجمع ہوئے۔ اب تحریک لام کا طریق کار ملاحظہ ہو۔

تحریکِ لام کی دوصورتیں:

[۱] لام کلمہ راثانی کوفتحہ دیاتو لم یَفِرْرَ ہواجوادغام کے بعد لَم یَفِرَّ ہوا

[۲] // // کسرہ // لَم یَفِرْرِ // // // // // لَم یَفِرِّ //

خلاصہ: فَرَّ یَفِرُّ بروزن فَعَلَ یَفعِلُ سے مضارع مجزوم

بصورتِ فکِّ ادغام لم یَفرِرُ

// ادغام لَم یَفِرَّ ۔ لَم یَفِرِّ دوصورتیں ہوں گی

ملاحظہ: فعل واحد کی بقیہ امثلہ اسی پر قیاس کریں۔

﴿ اَمر میں ادغام جائز کا طریق کار ﴾

امر مفرد مذکر میں: ادغامِ جائز کے لئے مندرجہ ذیل تین عمل کرتے ہیں۔

[۱] نقلِ حرکت عین برائے فاکلمہ

[۲] حذف ہمزہ وصل۔ کہ فاکلمہ متحرک ہوگیا۔

[۳] تحریک لام کہ عین اور لام دونوں ہم جنس نقلِ حرکت کے بعد ساکن ہوجاتے ہیں۔

ضابطۂ تحریکِ لام: وہی جو مضارع میں ہے کہ عین مضارع مضموم ہو تو لام امر مفرد مذکر پر تینوں حرکات فتحہ۔ ضمّہ اور کسرہ آسکتے ہیں۔ اور عین مضارع اگر مفتوح یا مکسور ہے تو لام امر مفرد مذکر پر دو حرکتیں فتحہ اور کسرہ آسکتی ہیں۔

اب ان قواعد کی تطبیق کے طور پر امر کی امثلہ برائے ادغامِ جائز ملاحظہ کیجیے۔

مثال اوّل امر از مضاعف مضموم العین: مضموم العین مضارع تَمُدُّ جس کی اصل تَمْدُدُ بروزن تَفْعُلُ تھی اس سے امر مخاطب بصورتِ فکِ ادغام تو اُمْدُدْ تھا۔ اب ادغام جائز کے لئے اس میں مندرجہ ذیل عمل کریں۔

نقلِ حرکتِ عین: دال کا ضمّہ میم کو دیا تو اُمُـــــدْدْ ہوگیا/ فاکلمہ متحرک/ عین اور لام دونوں ساکن۔

حذف ہمزہ وصل: فاکلمہ میم کے تحرک کے سبب ہمزہ وصل کو حذف کیا تو مُدْدْ رہ گیا۔

تحریک لام کی تین صورتیں:

[۱] دال ثانی کو فتحہ دیا تو مُدْدَ ہوا۔ ادغام کے بعد مُدَّ ہوگیا۔

[۲] // //کسرہ// // مُدْدِ// // // // // مُدِّ // //

[۳] // //ضمّہ// // مُدْدُ// // // // // مُدُّ // //

خلاصہ: مَدَّ يَمُدُّ بروزن فَعَلَ يَفْعُلُ سے امر مخاطب

بصورتِ فک ادغام اُمْدُدْ

اور 〃 ادغام مُدَّ . مُدِّ . مُدُّ ہوگا

ملاحظہ: فعل واحد کی بقیہ امثلہ اسی پر قیاس کرلیں۔

مثال ثانی امر از مضاعف مفتوح العین: مفتوح العین مضاعف مضارع تَعَضُّ جس کی اصل تَعْضَضُ بروزن تَفْعَلُ ہے۔ اس سے امر مخاطب بصورت فکِّ ادغام اِعْضَضْ ہے ادغام جائز کے لئے مندرجہ ذیل عمل کریں۔

نقل حرکت عین: ضادِ اوّل کا فتحہ عین کو دیا تو اِعَضْضْ ہوا۔ فا کلمہ متحرک عین اور لام دونوں ساکن۔

حذف ہمزہ وصل: (فا کلمہ) عین کے تحرک کے سبب ہمزہ وصل حذف کردیا تو عَضْضْ رہ گیا۔

تحریک لام کی دو صورتیں:

[۱] ضاد ثانی کو فتحہ دیا تو عَضْضَ ادغام سے عَضَّ ہوگیا۔

[۲] 〃 〃 کسرہ 〃 عَضْضِ 〃 〃 عَضِّ 〃

خلاصہ: عَضَّ يَعَضُّ بروزن فَعَلَ يَفْعَلُ سے امر مخاطب

بصورت فکِّ ادغام اِعْضَضْ

اور 〃 ادغام عَضَّ . عَضِّ ہوگا

مثالِ ثالث امر از مضاعف مکسور العین: تَفِرُّ مکسور العین مضاعف مضارع جس کی اصل تَفْرِرُ بروزن تَفْعِلُ ہے۔ اس سے امر مخاطب بصورتِ فکِّ ادغام اِفْرِرْ ہے۔ اس میں ادغامِ جائز

کے لئے مندرجہ ذیل عمل ہوگا۔

نقل حرکت عین: رااوّل کا کسرہ فا کو دیا تو اِفِرْرُ ہوا۔ فامتحرک عین ولام دونوں ساکن۔

حذف ہمزہ وصل: فا کے تحرک کی وجہ سے ہمزہ وصل حذف کیا تو فِرْرُ رہ گیا۔

تحریکِ لام کی دوصورتیں:

[۱] راثانی کو فتحہ دیا تو فِرْرَ ہوا۔ ادغام کے بعد فِرَّ ہوگیا

[۲] // // کسرہ // فِرْرِ // // // // فِرِّ //

خلاصہ: فَرَّ یَفِرُّ بروزن فَعَلَ یَفْعِلُ سے امر مخاطب

بصورت فک ادغام اِفْرِرْ

اور // ادغام فِرَّ ۔ فِرِّ ہوگا

ادغام جائز کے آئندہ جداول ملاحظہ کیجیے۔

ہر جدول مضارع کی حرکتِ عین کے اعتبار سے تیار کیا گیا ہے پہلے مضموم العین/ پھر مفتوح العین / پھر مکسور العین۔ ایسے ہی ہر جدول میں ادغام کے مواقع، ان کی امثلہ، میزان/ موزون کی اصل اور صورتِ استعمال کو واضح کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

﴿جدول ادغام مضاعف مضموم العین (مضارع)﴾

فعل	امثلہ	میزان	موزون		صورت فکِّ ادغام	ادغامِ جائز کی تین صورتیں		
			اصل	ادغام واجب درحالت رفع ونصب	درحالت جزم وسکون	۱	۲	۳
مضارع	مفرد مذکر غائب	یَفْعُلُ	یَمْدُدُ	یَمُدُّ	لَم یَمْدُدْ	لَم یَمُدَّ	لَم یَمُدِّ	لَم یَمُدُّ
//	//مئونث//	تَفْعُلُ	تَمْدُدُ	تَمُدَّ ُ	لَم تَمْدُدْ	لَم تَمُدَّ	لَم تَمُدِّ	لم تَمُدُّ
//	//مذکرمخاطب	//	//	//	//	//	//	//
//	// متکلم	اَفْعُلُ	اَمْدُدُ	اَمُدَّ ُ	لَم اَمْدُدْ	لَم اَمُدَّ	لم اَمُدِّ	لم اَمُدُّ
//	تثنیہ وجمع متکلم	نَفْعُلُ	نَمْدُدُ	نَمُدَّ ُ	لَم نَمْدُدْ	لَم نَمُدَّ	لَم نَمُدِّ	لَم نَمُدُّ
امر	مفرد مذکر	اُفْعُلْ	اُمْدُدْ	ادغام واجب نہیں	اُمْدُدْ	مُدَّ	مُدِّ	مُدُّ

ملاحظہ: تَـمْـدُدُ اصل سے امرِ مخاطب کے معروف قاعدہ کو استعمال کریں تو امر اُمْـدُدْ آتا ہے۔ امر بنانے کا قاعدہ مراجعہ کرلیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

﴿جدول ادغام مضاعف مفتوح العین (مضارع)﴾

فعل	امثلہ	میزان	موزون		فک ادغام	ادغامِ جائز کی دو صورتیں	
			اصل	ادغام واجب در حالت رفع ونصب	در حالت جزم	۱	۲
مضارع	مفرد مذکر غائب	یَفْعَلُ	یَعْضَضُ	یَعَضُّ	لَم یَعْضَضْ	لَم یَعَضَّ	لَم یَعَضِّ
//	// مئونث //	تَفْعَلُ	تَعْضَضُ	تَعَضُّ	لم تَعْضَضْ	لَم تَعَضَّ	لَم تَعَضِّ
//	// مذکر مخاطب	//	//	//	//	//	//
//	// متکلم	اَفْعَلُ	اَعْضَضُ	اَعَضُّ	لَم اَعْضَضْ	لَم اَعَضَّ	لَم اَعَضِّ
//	تثنیہ وجمع متکلم	نَفْعَلُ	نَعْضَضُ	نَعَضُّ	لَم نَعْضَضْ	لَم نَعَضَّ	لَم نَعَضِّ
امر	مفرد مذکر	اِفْعَلُ	اَعْضَضُ	ادغام واجب نہیں	اِعْضَضْ	عَضَّ	عَضِّ

ملاحظہ: تَـــعْــــضَـــضُ اصل سے امر مخاطب کے معروف قاعدہ کو استعمال کریں تو امر مخاطب اِعْضَضْ آتا ہے۔

﴿جدول ادغام مضاعف مکسور العین (مضارع)﴾

فعل	امثلہ	میزان	موزون		صورت فکِّ ادغام	ادغامِ جائز کی دو صورتیں	
			اصل	ادغام واجب در حالت رفع ونصب	در حالت جزم	۱	۲
مضارع	مفرد مذکر غائب	یَفْعِلُ	یَفْرِرُ	یَفِرُّ	لم یَفْرِرْ	لم یَفِرَّ	لَم یَفِرِّ
//	// مئونث //	تَفْعِلُ	تَفْرِرُ	تَفِرُّ	لَم تَفْرِرْ	لَم تَفِرَّ	لم تَفِرِّ
//	// مذکر مخاطب	//	//	//	//	//	//
//	// متکلم	اَفْعِلُ	اَفْرِرُ	اِفِرُّ	لَم اَفْرِرْ	لم اَفِرَّ	لَم اَفِرِّ
//	تثنیہ وجمع متکلم	نَفْعِلُ	نَفْرِرُ	نَفِرُّ	لَم نَفْرِرْ	لَم نَفِرَّ	لَم نَفِرِّ
امر	مفرد مذکر	اِفْعِلُ	اِفْرِرُ	ادغام واجب نہیں	اِفْرِرْ	فِرَّ	فِرِّ

ملاحظہ: امر مخاطب بنانے کا قاعدہ استعمال کریں تو تَفْرِرُ مضارع مخاطب سے امر مخاطب اِفْرِرْ آتا ہے۔ قاعدہ کا مراجعہ کرلیں۔

جدول عمومی ادغام متجانسین

قسم	افعال	مواقع	تعداد	امثلہ		
واجب	ماضی	ضمیر مرفوع متحرک سے خالی	۵	مَدَّ . مَدَّا . مَدُّوا مَدَّتْ. مدَّتَا		
//	مضارع	فعل واحد افعال خمسہ	۱۲	یَمُدُّ . تَمُدُّ . اَمُدُّ .نَمُدُّ . یَمُدَّانِ . یَمُدُّونَ . تَمُدَّانِ . تَمُدُّونَ . **ملاحظہ:** (تمدُّ دوباراور تمدَّانِ تین بارآتا ہے)		
ممتنع	ماضی	ضمیر مرفوع متحرک کے ساتھ	۹	مَدَدْنَ . مَدَدْتَ . مَدَدْتُمَا . مَدَدْتُمْ . مَدَدْتِ . مَدَدْتُمَا .مَدَدْتُنَّ . مَدَدْتُ . مَدَدْنَا		
//	مضارع	نون جمع مئونث کے ساتھ	۲	یَمْدُدْنَ . تَمْدُدْنَ		
//	امر	//	۱	اُمْدُدْنَ		
جائز	مضارع	فعل واحد مجزوم بالسکون		فک ادغام		لَم یَمْدُدْ

//	//	//		ادغام	پہلی صورت
					دوسری //
					تیسری //
						// یَمُدَّ
						// یَمُدِّ
						// یَمُدُّ

//	امر	مفرد مذکر	۱	فک ادغام		اُمْدُدْ
//	//	//	//	ادغام	پہلی صورت دوسری // تیسری//	مُدَّ مُدِّ مّدُّ

﴿اَحوالِ مہموز﴾

عمومی حالت: مہموز جو حرفِ علت اور تضعیف سے خالی ہو عموماً سالم کی طرح تغیّر وتبدل سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی تصاریف بھی سہل اور ادائیگی آسان ہوتی ہے۔

مہموز کو سالم سے صرف ہمزہ کی وجہ سے خارج کیا جاتا ہے کہ وہ قدرے ثقیل حرف ہے اگرچہ ہمزہ صحیح حرف ہے اور تمام حرکات کا تحمل بھی کرتا ہے۔

سببِ ثقل: جب کسی کلمہ میں ہمزہ ابتدا کے بجائے کسی اور موقع پر ہو تو اس میں ثقل آجاتا ہے۔

رفعِ ثقل: مہموز کے ثقل کو رفع کرنے اور اس کی ادائیگی کو خفیف بنانے کے لئے تسہیل یا تخفیفِ ہمزہ کا اسلوب اختیار کیا جاتا ہے۔

تخفیفِ ہمزہ کی صورتیں: تخفیفِ ہمزہ کی تین صورتیں ہیں۔

[۱] قلب [۲] حذف [۳] نقلِ حرکت۔ (نقلِ حرکت پھر حذفِ ہمزہ)۔

قلب: سے مراد ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدل دینا ہے۔ اگر کلمہ میں ثقل شدید ہو تو یہ قلب واجب ہوتا ہے۔ اگر معمول درجہ کا ہو تو قلب جائز ہوتا ہے۔

حذف: ہمزہ کو گرادینا۔

نقلِ حرکت: ہمزہ کو حرکت منتقل کر کے اسے حذف کر دینا۔

﴿تخفیف ہمزہ/ مقامات/ امثلہ﴾

قلبِ جائز: ہمزہ ساکن اور اس کا ماقبل متحرک ہو تو اس کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف سے بدلنا جائز ہے۔ ہمزہ سے ماقبل اگر مفتوح ہے تو ہمزہ کو الف سے بدلیں گے جیسے یَأْکُلُ سے یَاکُلُ۔

ہمزہ سے ماقبل اگر مکسور ہے تو ہمزہ کو یا سے بدلیں گے جیسے **يُقْرِئْنَ** سے **يُقْرِيْنَ**۔

ہمزہ سے ماقبل اگر مضموم ہے تو ہمزہ کو واو سے بدلیں گے جیسے **يُؤْمِنُ** سے **يُوْمِنُ**۔

قلبِ واجب: دو ہمزہ ایک ہی کلمہ میں اکٹھے ہوں/ دوسرا ساکن ہو تو اس کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علّت سے بدلنا واجب ہے۔

پہلا ہمزہ مفتوح ہو تو دوسرے ہمزہ کو الف سے بدلیں گے۔ جیسے **اَأْمَنَ** بروزن **اَفْعَلَ** سے **آمَنَ**۔

پہلا ہمزہ مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یا سے بدلیں گے۔ جیسے **اِئْمَانٌ** بروزن **اِفْعَالٌ** سے **اِيْمَانٌ**۔

پہلا ہمزہ مضموم ہو تو دوسرے ہمزہ کو واو سے بدلیں گے۔ جیسے **اُؤْمِنَ** بروزن **اُفْعِلَ** سے **اُوْمِنَ**۔

انواع حذفِ ہمزہ: حذف ہمزہ کی تین صورتیں ہیں:

[۱] حذفِ ہمزہ وجوباً [۲] حذفِ ہمزہ جوازاً بکثرت [۳] حذف ہمزہ جوازاً مگر قلّت سے۔

مواقع حذف وجوباً: ہمزہ جو کلمہ کے اصل حروف میں سے اس کو مندرجہ ذیل مقامات پر حذف کرنا ضروری ہے۔

ا۔ امر مخاطب از أَخَذَ اور أَكَلَ ان سے فعل مضارع تو يأْخُذُ اور يأْكُلُ ہے مگر امرِ مخاطب خُذْ اور كُلْ ہے، جن کی اصل اُؤْخُذْ اور اُؤْكُلْ بروزن اُنْصُرْ ہے۔

یاد رکھیں کہ ہے۔ مہموز الفاء امر مخاطب کے شروع میں دو ہمزہ جمع ہو جاتے ہیں پہلا وصلی برائے آغاز دوسرا فاء کلمہ جب اصلی ہمزہ (یعنی دوسرا) رفع ثقل کی وجہ سے حذف ہو گیا تو مذکور اُخُذْ اور اُكُلْ رہ گیا ہمزہ وصلی ہے۔ (پہلا ہمزہ) جس کی ضرورت نہیں رہی گر گیا کیونکہ فعل کا پہلا حرف خود متحرک ہے، تو خُذْ اور كُلْ رہ گیا۔

ب۔ رَاٰی کے مضارع سے بھی ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے لھذا مضارع يَرٰی ہوتا ہے۔ جس کی اصل رَأَیَ يَرْاَیُ بروزن فَعَلَ يَفْعَلُ ہے یا متحرک ماقبل فتح یا کو الف سے بدل۔ پھر ہمزہ کا فتحہ اس سے پہلے ساکن حرف را کو منتقل کیا اور ہمزہ کو وجوباً حذف کر دیا۔ تو يَرٰی ہو گیا۔ یہاں پر ہمزہ میں نقلِ حرکت کے

ذریعہ اس کا اسکان اور پھر حذف دونوں عمل واقع ہوئے۔

ج۔ بابِ افعال کا ہمزہ مضارع میں وجوباً حذف ہوتا ہے اور اس کی اتباع میں اسم فاعل/اسم مفعول/اسم زمان اور مکان میں بھی یہ ہمزہ محذوف رہے گا، جیسے

فعل مضارع يُكْرِمُ ہے جس کی اصل يُؤَكْرِمُ بروزن يُؤَفْعِلُ ہے۔

اسم فاعل مُكْرِمٌ // // // // // مُؤَكْرِمٌ // مُؤَفْعِلٌ //

اسم مفعول مُكْرَمٌ // // // // // مُؤَكْرَمٌ // مُؤَفْعَلٌ //

حذف ہمزہ جوازاً بکثرت: امر مخاطب از أَمَرَ سے بھی ہمزہ جو فا کلمہ ہے بکثرت حذف کر دیتے ہیں لہٰذا اَمَرَ سے مضارع مخاطب تو تَأْمُرُ ہے مگر امر مخاطب مُرُ ہے جس کی اصل اُؤْمُرُ بروزن اُنْصُرُ ہے۔

پہلا ہمزہ وصلی ہے دوسرا اصلی حروف میں سے فا کلمہ ہے جب اس کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا تو ہمزہ وصلی بھی زائد ہو کر گر گیا تو امرِ مخاطب مُرُ رہ گیا۔

ملاحظہ: جوازاً بکثرت حذف ہونے والا ہمزہ اگر وسطِ کلام میں آجائے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(ا) وہ ہمزہ جو فا کلمہ ہے واپس آجائے اور لفظ اس کے ساتھ لکھا اور پڑھا جائے جیسے مُرُ وسطِ کلام میں وَأْمُرُ ہوگا۔ اور یہ بہتر ہے۔

(ب) فا کلمہ اور ہمزہ وصلی دونوں محذوف ہی رہیں جیسے مُرُ کو وسطِ کلام میں وَمُرُ ہی لکھیں اور پڑھیں اور یہ غیر اولیٰ ہے۔

حذفِ ہمزہ بقلّت: امر مخاطب از أَتٰي يَأْتِيُ سے وہ ہمزہ جو فا کلمہ ہے کبھی کبھار حذف کر دیتے ہیں لہٰذا تَأْتِيُ سے امر مخاطب عموماً تو اِيتِ ہے جس کی اصل اِئْتِ ہی ہمزہ کسرہ کے بعد یا سے بدل گیا تو اِيْتِ ہو گیا مگر کبھی کبھار ہمزہ فا کو حذف کر دیتے تو شروع میں ہمزہ وصلی بھی زائد ہو کر گر جاتا ہے تو امر مخاطب "تِ" رہ جاتا ہے۔

نقلِ حرکت ہمزہ۔ پھر حذفِ ہمزہ جوازاً: ہمزہ متحرک ہو، اس سے پہلا حرف ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے ہمزہ کو حذف کر دینا جائز ہے۔

جیسے یَسْأَلُ میں ہمزہ کا فتحہ سین کو دے دیں اور ہمزہ کو حذف کر دیں تو یَسَلُ رہ گیا۔

اور وَاسْئَلِ الْقَرْیَۃَ میں ہمزہ کا فتحہ سین کو منتقل کر کے ہمزہ کو حذف کر دیں تو وَسَلِ الْقَرْیَۃَ رہ گیا۔

ملاحظہ: ہمزہ کو پیش آنے والے تغیرات بھی وہی ہیں جو حروف علّت کو پیش آتے ہیں جیسے قلب/ حذف اور نقل حرکت

اس لئے ہمزہ کو حروفِ علّت سے مطابقت ہے لہٰذا بعض علماء، ہمزہ کو حروفِ علّت میں شمار کرتے ہیں اور اس کو پیش آنے والے تغیرات کو اعلال کہتے ہیں جب کہ ہم نے انہیں تخفیف یا تسہیل ہمزہ کا نام دیا ہے۔

ہمزہ کی دو قسمیں [۱] وصلی [۲] قطعی

آئندہ صفحات پر ان کا مفصل بیان ملاحظہ کیجئے۔

﴿ہمزہ وصل مواقع در اسماء و افعال﴾

ہمزہ وصلی و قطعی کا بیان

ہمزہ وصلی: وہ ہمزہ ہے جو شروع کلام میں تو لکھا پڑھا جائے مگر وسطِ کلام میں لکھا تو جائے مگر پڑھا نہ جائے۔

ہمزہ قطعی: وہ ہمزہ ہے جو شروع اور وسطِ کلام ہر دو جگہ لکھا پڑھا جائے۔

مواقع ہمزۂ وصل: کلمہ کی تین اقسام اسم، فعل اور حرف میں سے اسم اور فعل میں ہمزۂ وصل پایا جاتا ہے۔

حروف میں سے صرف "أل" برائے تعریف کے شروع کا ہمزہ وصلی ہے اور کوئی حرف ہمزہ سے شروع نہیں ہوتا۔

مواقع دراسماء: جن اسماء کے شروع میں ہمزۂ وصل ہوتا ہے وہ یا تو مصادر ہوتے ہیں یا غیر مصادر اسماء ہیں۔

غیر مصادر اسماء: مندرجہ ذیل سات اسماء کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔

[۱] اِسُمٌ [۲] اِسُتٌ [۳] اِبُنٌ [٤] اِبُنَةٌ [۵] اُمُرُءٌ [٦] اِمُرَأَةٌ [۷] اِثُنَانِ اور اِثُنَتَانِ۔

ملاحظہ: مذکورہ اسماء کو جموع کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے جیسے

اسم کی جمع اَسُمَاءٌ قرآن مجید میں ہے اِنُ هِیَ اِلَّا أَسُمَاء اسماء کا ہمزہ قطعی ہے۔ اور اِبُنٌ کی جمع اَبُنَاءٌ قرآن مجید میں ہے تَعَالَوُا نَدُعُ اَبُنَائَنَا ابناء کا ہمزہ بھی قطعی ہے۔

مصادر اسماء: مندرجہ ذیل مصادر کا ہمزہ بھی وصلی ہوتا ہے۔

[۱] مصدر برائے فعل خماسی: وہ فعل ماضی جس کے پانچ حروف ہوں گے اس کے مصدر کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے جیسے

اِنُتَظَرَ سے مصدر اِنُتِظَار کا ہمزہ وصلی ہے۔

[۲] مصدر برائے فعل سداسی جیسے اِسُتَغفَرَ سے مصدر اِسُتِغُفَار کا ہمزہ وصلی ہے۔

﴿مواقع ہمزہ وصل در افعال﴾

مندرجہ ذیل افعال کے شروع کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔

[۱] امر مخاطب برائے فعل ثلاثی جیسے کَتَبَ سے امرِ مخاطب اُكُتُبُ (کا ہمزہ وصلی ہے)۔

[۲] ماضی خماسی جیسے اِنُتَظَرَ (کا ہمزہ وصلی ہے)۔

[۳] فعل ماضی سداسی جیسے اِسُتَغُفَرَ (کا ہمزہ وصلی ہے)۔

[٤] امر سداسی جیسے اِسُتَغُفِرُ

[۵] امرِ خماسی (بشرطیکہ ماضی میں ہمزہ ہو) جیسے اِنُتَظِرُ

اعلالِ معتل

تعارف: حرفِ علّت کی وجہ سے کلمہ میں پیدا شدہ ثقل کو دور کرنے اور کلمہ کو خفیف بنانے کے لئے جو تغیّر وتبدل حرفِ علّت میں ہوتا ہوتا ہے اسے اعلال کہتے ہیں۔

انواعِ اعلال: اعلال کی تین قسمیں ہیں: [۱] قلب [۲] اسکان [۳] حذف

قلب: سے مراد ایک حرفِ علّت کو دوسرے حرفِ علّت سے بدل دینا ہے جیسے فَعَلَ کے وزن پر قَوَلَ میں واو کو الف سے بدلنا قلب ہے۔

اسکان: حرفِ علّت کو ساکن کر دینا، جس کی دو صورتیں ہیں:

ا : حذفِ حرکت سے ہو کہ حرفِ علّت کی حرکت دور کر دیں جیسے یَدْعُوُ یَنْصُرُ کے وزن پر فعل مضارع ہے واو کا ضمہ حذف کر دیا تو یَدْعُو رہ گیا واو ساکن ہوگئی۔

ب : نقلِ حرکت سے ہو کہ حرفِ علت کی حرکت ماقبل کو نقل کر دیں، جیسے یَبْیِعُ یَضْرِبُ کے وزن پر فعل مضارع ہے یا کا کسرہ با کو منتقل کر دیا تو یا ساکن ہوگئی یَبِیْعُ رہ گیا۔

حذف: کسی حرفِ علّت کو گرا دینا جیسے یَفْعِلُ کے وزن پر یَوْعِدُ میں واو کو حذف کیا تو یَعِدُ رہ گیا۔

ملاحظہ: معتل میں موجود حروفِ علت کے علاوہ حرکات میں بھی تین طرح کا تغیر ہوتا ہے۔ جسے اعلال کی مستقل اقسام میں بیان نہیں کیا جاتا۔

[۱] سلبِ حرکت۔ [۲] نقلِ حرکت۔ [۳] قلبِ حرکت۔

سلبِ حرکت: کسی متحرک صحیح حرف کی حرکت کو ختم کر دینا جیسے فُعِلَ کے وزن پر قُوِلَ میں قاف کا ضمّہ کسی دوسری حرکت کے لئے سلب کر لیں۔

نقلِ حرکت: کسی متحرک حرف کی حرکت دوسرے حرف کو منتقل کر دینا جیسے قُوِلَ میں واو کا کسرہ قاف کو منتقل کر دیا۔ سلبِ حرکت اور نقلِ حرکت کے عمل سے قُوِلَ ......قِوْلَ بن گیا۔

قلبِ حرکت: صحیح حرف کی حرکت اس کے قریب حرفِ علت کے مطابق بدل دینا۔ جس کی

مثالیں آئندہ آئیں گی۔

احوال مثال واوی

ماضی مثال واوی معلوم اور مجہول میں کوئی اعلال نہیں ہوتا جیسے فَعَلَ کے وزن پر وَعَدَ ماضی معلوم مثالِ واوی ہے اور فُعِلَ کے وزن پر وُعِدَ ''مجہول''۔

اب ماضی مثال واوی کی گردانوں کا جدول ملاحظہ کریں۔ جو احوالِ فاعل ہر فعل کی میزان اور موزون کو بیان کرتا ہے۔

جدول گردان فعل ماضی

احوال			معلوم		مجہول	
نوع	**جنس**	**عدد**	**میزان**	**موزون**	**میزان**	**موزون**
غائب	مذکر	مفرد	فَعَلَ	وَعَدَ	فُعِلَ	وُعِدَ
//	//	تثنیہ	فَعَلاَ	وَعَدَا	فُعِلاَ	وُعِدَا
//	//	جمع	فَعَلُوْا	وَعَدُوْا	فُعِلُوْا	وُعِدُوْا
//	مئونث	مفرد	فَعَلَتْ	وَعَدَتْ	فُعِلَتْ	وُعِدَتْ
//	//	تثنیہ	فَعَلَتَا	وَعَدَتَا	فُعِلَتَا	وُعِدَتَا
//	//	جمع	فَعَلْنَ	وَعَدْنَ	فُعِلْنَ	وُعِدْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	فَعَلْتَ	وَعَدْتَ	فُعِلْتَ	وُعِدْتَ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	وَعَدْتُمَا	فُعِلْتُمَا	وُعِدْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُمْ	وَعَدْتُمْ	فُعِلْتُمْ	وُعِدْتُمْ
//	مئونث	مفرد	فَعَلْتِ	وَعَدْتِ	فُعِلْتِ	وُعِدْتِ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	وَعَدْتُمَا	فُعِلْتُمَا	وُعِدْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُنَّ	وَعَدْتُنَّ	فُعِلْتُنَّ	وُعِدْتُنَّ
متکلم	مشترک	مفرد	فَعَلْتُ	وَعَدْتُ	فُعِلْتُ	وُعِدْتُ
//	//	تثنیہ وجمع	فَعَلْنَا	وَعَدْنَا	فُعِلْنَا	وُعِدْنَا

﴿مضارع معلوم﴾

حذفِ واو: مضارع مثال واوی اگر مکسور العین ہوتو فا کلمہ واوٗ مندرجہ زیل مقامات پر حذف ہوگا۔

[۱] مضارع فعل معلوم [۲] مصدر [۳] امرِ مخاطب وغائب [٤] فعل نہی مخاطب وغائب۔ ہر ایک کی مثال اور سببِ حذف جان لیں۔

[۱] مضارع معلوم کی تمام مثالوں سے جیسے یَفْعِلُ کے وزن پر یَوْعِدُ فعل مضارع معلوم آتا ہے۔ فا کلمہ واو محذوف ہوگا۔

سببِ حذف: واو فتحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہونے کے سبب کلمہ ثقیل ہے واو حذف کیا تو مضارع معلوم یَعِدُ رہ گیا۔ یہی اعلال تمام امثلہ میں ہوتا ہے۔

[۲] مثال واوی کے مصدر سے واو حذف ہو جاتا ہے البتہ مصدر میں واو کے عوض آخر میں تا کا اضافہ کر دیتے ہیں لہٰذا مثال واوی کا مصدر وَعْدٌ کے بجائے عِدَۃٌ ہے۔

[۳] امر مخاطب معلوم/ اور غائب معلوم میں بھی مضارع کی اتباع میں واو حذف ہو جاتا ہے۔

تَعِدُ مضارع مخاطب سے امرِ مخاطب عِدْ ہے۔
یَعِدُ // غائب // // // //غائب لِیَعِدْ //۔

[٤] فعل نہی میں بھی مضارع کی اتباع میں واو محذوف ہے۔

تَعَدُ مضارع مخاطب سے نہی مخاطب لا تَعِدْ ہے۔
یَعِدُ // غائب // // غائب لا یَعِدْ //۔

ثبوتِ واو: مثال واوی سے فعل ماضی معلوم وَعَدَ ماضی مجہول وُعِدَ ، مضارع مجہول یُوعَدُ امر مخاطب مجہول لِتُوْعَدْ غائب مجہول لِیُوعَدْ نہی مجہول لا تُوْعَدْ میں فا کلمہ واو باقی رہتا ہے کیونکہ اس کے حذف کا سبب نہیں پایا جاتا۔

مضارع اعلال سے محفوظ: مضارع مفتوح العین اور مضموم العین اعلال سے محفوظ رہتے ہیں۔

مضارع مضموم العین جیسے وَجُهَ ماضی سے یَفْعُلُ کے وزن پر مضارع یَوْجُهُ
// مفتوح // // // وَجِلَ // // // یَفْعَلُ // // // // // یَوْجَلُ

اعادہ واو مخذوفہ: مثال واوی مضارع یَعِدُ سے جب یُفْعَلُ کے وزن پر مضارع مجہول بنائیں گے تو فا کلمہ واو لوٹ آئے گا۔ اور مضارع مجہول یُوْعَدُ ہوگا۔ تمام مثالوں میں واو ثابت رہے گی۔

قلب واو یا سے: مفتوح العین مضارع سے امر مخاطب میں واو ساکن کسرہ کے بعد واقع ہوگی جیسے یَوْجَلُ سے امر اِوْجَلُ ہے تو یہ واو ساکن کسرہ کے بعد یا سے بدل کر امر مخاطب اِیْجَلُ ہوگا۔

اعادہ واو مقلوبہ: اگر واو سے تبدیل شدہ یا سے پہلے کسرہ ختم کر دیا جائے تو واو عود کرے گی جیسے اِیْجَلُ میں کہیں یَا زَیْدُ ایْجَلُ تو دال مضمومہ کے بعد واو پڑھا جائے...... البتہ لکھنے میں ''یا'' باقی رہے گی اگر دال پر وقف کر لیں تو پھر ''یا'' پڑھی جائے گی۔

ملاحظہ: فعل مضارع معلوم کی بعض صورتیں ایسی ہیں جو بظاہر مفتوح العین ہیں پھر بھی واو محذوف ہے جیسے

وَضَعَ ماضی سے مضارع یَضَعُ
وَسِعَ // // // // یَسَعُ
وَطَأَ // // // // یَطَأُ
وَدَعَ // // // // یَدَعُ

سبب حذف: مذکورہ مثالوں میں واو کے حذف ہونے کا سبب بھی اس کا فتحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہونا ہی ہے ان تمام مثالوں میں عین کلمہ دراصل مکسور تھا مگر لام کلمہ ہر ایک میں حرفِ حلقی ہونے کے سبب عین کو فتحہ دے دیا گیا۔ تو گویا یَضَعُ ، یَسَعُ ، یَطَأُ ، یَدَعُ اور دراصل یَوْضِعُ، یَوْسِعُ ، یَوْطِئُ اور یَوْدِعُ تھے۔

اب مثال واوی مضارع معلوم ومجہول کی گردانوں کا جدول پیش کیا جاتا ہے جو احوالِ فاعل، ہر فعل کی میزان، موزون، اعلال اور صورتِ استعمال کو واضح کر رہا ہے۔

گردان مثال واوی مضارع معلوم ومجہول

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول	
			میزان	موزون			میزان	موزون
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	اعلال کے بعد		
غائب	مذکر	مفرد	یَفْعِلُ	یَوْعِدُ	حذف واو	یَعِدُ	یُفْعَلُ	یُوْعَدُ
//	//	تثنیہ	یَفْعِلَانِ	یَوْعِدَانِ	//	یَعِدَانِ	یُفْعَلَانِ	یُوْعَدَانِ
//	//	جمع	یَفْعِلُوْنَ	یَوْعِدُوْنَ	//	یَعِدُوْنَ	یُفْعَلُوْنَ	یُوْعَدُوْنَ
//	مؤنث	مفرد	تَفْعِلُ	تَوْعِدُ	//	تَعِدُ	تُفْعَلُ	تُوْعَدُ
//	//	تثنیہ	تَفْعِلَانِ	تَوْعِدَانِ	//	تَعِدَانِ	تُفْعَلَانِ	تُوْعَدَانِ
//	//	جمع	یَفْعِلْنَ	یَوْعِدْنَ	//	یَعِدْنَ	یُفْعَلْنَ	یُوْعَدْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	تَفْعِلُ	تَوْعِدُ	//	تَعِدُ	تُفْعَلُ	تُوْعَدُ
//	//	تثنیہ	تَفْعِلَانِ	تَوْعِدَانِ	//	تَعِدَانِ	تُفْعَلَانِ	تُوْعَدَانِ
//	//	جمع	تَفْعِلُوْنَ	تَوْعِدُوْنَ	//	تَعِدُوْنَ	تُفْعَلُوْنَ	تُوْعَدُوْنَ
//	مؤنث	مفرد	تَفْعِلِیْنَ	تَوْعِدِیْنَ	//	تَعِدِیْنَ	تُفْعَلِیْنَ	تُوْعَدِیْنَ
//	//	تثنیہ	تَفْعِلَانِ	تَوْعِدَانِ	//	تَعِدَانِ	تُفْعَلَانِ	تُوْعَدَانِ
//	//	جمع	تَفْعِلْنَ	تَوْعِدْنَ	//	تَعِدْنَ	تُفْعَلْنَ	تُوْعَدْنَ
متکلم	مشترک	مفرد	اَفْعِلُ	اَوْعِدُ	//	اَعِدُ	اُفْعَلُ	اُوْعَدُ
//	//	تثنیہ وجمع	نَفْعِلُ	نَوْعِدُ	//	نَعِدُ	نُفْعَلُ	نُوْعَدُ

☆☆☆☆☆☆☆

مثال وادی اسمِ فاعل: مثال وادی وَعَدَ سے اسم فاعل، فَاعِلٌ کے وزن پر وَاعِدٌ اپنی اصل پر ہے۔

مثال وادی اسمِ مفعول: مثال وادی وَعَدَ سے اسم مفعول، مَفْعُوْلٌ کے وزن پر مَوْعُوْدٌ اپنی اصل پر ہے۔

قلب واوتا سے اورادغامِ متجانسین: مثالِ وادی سے بابِ افتعال بناتے وقت فاکلمہ واوکو تا سے بدل دیتے ہیں۔ پھر دوتا جمع ہو جاتے ہیں اوران میں ادغام ہو جاتا ہے۔ ماضی کی اتباع میں مضارع، مصدراور دیگر مشتقات میں بھی یہی طریقہ اپنایا جائے گا جیسے وَعَدَ سے اِفْتَعَلَ کے وزن پر ماضی اِوْتَعَدَ ہے واوتا سے بدلی تا کا تا سے ادغام ہواتو

وَعَدَ سے اِفْتَعَلَ کے وزن پر ماضی اِتَّعَدَ ہوگی۔
〃 〃 **یَفْتَعِلُ** 〃 〃 〃 مضارع **یَتَّعِدُ** 〃
〃 〃 **اِفْتِعَالٌ** 〃 〃 〃 مصدر **اِتِّعَادٌ** 〃
〃 〃 **مُفْتَعِلٌ** 〃 〃 〃 اسمِ فاعل **مُتَّعِدٌ** 〃

مثال یائی ثلاثی مجرد

ثلاثی مجرد اعلال سے محفوظ: مثال یائی ثلاثی مجرد سے ماضی معلوم ومجہول اور مضارع معلوم و مجہول میں اعلال نہیں ہوتا...... چاہے مضارع مضموم العین، مفتوح العین یا مکسور العین ہو جیسے

یَمُنَ ......یَمُیُنُ ماضی مضموم العین اور مضارع مضموم العین ہے
یَسَرَ ......یَیْسِرُ ماضی مفتوح العین اور مضارع مسکور العین ہے
یَئِسَ ......یَیْأَسُ ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہے

مثال یائی اسمِ فاعل: مثال یائی یَسَرَ سے اسم فاعل ، فَاعِلٌ کے وزن پر یَاسِرٌ اپنی اصل پر ہے۔

مثال یائی اسم مفعول: مثال یائی یَسَرَ سے اسم مفعول، مَفْعُوْلٌ کے وزن پر مَیْسُوْرٌ اپنی اصل پر ہے۔

مثال یائی سے بابِ افعال کے احوال

ماضی افعال اعلال سے محفوظ: یَسَرَ سے اَفْعَلَ کے وزن پر ماضی باب افعال اَیْسَرَ ہے ماضی کی تمام امثلہ اِعلال کے بغیر اپنی اصلی حالت میں استعمال ہوتی ہے۔

قلبِ واو یا سے: مثال یائی میں فاکلمہ ''یا'' جن مواقع پر ضمہ کے بعد ساکن واقع ہو واو سے بدل جاتی ہے۔ جیسے:

[۱] مضارع معلوم اَیْسَرَ سے یُفْعِلُ کے وزن پر یُیْسِرُ ہے یا ساکن ضمہ کے بعد واو سے بدل گئی تو مضارع معلوم یُوْسِرُ ہوگیا۔

[۲] اسم فاعل اَیْسَرَ سے مُفْعِلٌ کے وزن پر مُیْسِرٌ ہے یا ساکن ضمہ کے بعد واو سے بدل گئی تو مُوْسِرٌ ہوگیا۔

قلبِ یا تا سے: مثال یائی سے بابِ افتعال بناتے وقت فاکلمہ ''یا'' کو تا سے بدل دیتے ہیں پھر دو تا جمع ہوجاتے ہیں تو ان میں ادغام ہوجاتا ہے ماضی کی اتباع میں مضارع مصدر اور دیگر مشتقات میں بھی یہی عمل ہوتا ہے۔ جیسے:

یَسَرَ سے اِفْتَعَلَ کے وزن پر ماضی اِیْتَسَرَ ہے یا تا سے بدلی تا کا تا میں ادغام ہوا تو
یَسَرَ سے اِفْتَعِلَ کے وزن پر ماضی اِتَّسَرَ
اور 〃 〃 یَفْتَعِلُ 〃 〃 〃 ماضی یَتَّسِرُ
〃 〃 اِفْتِعَالٌ 〃 〃 〃 مصدر اِتِّسَارٌ
〃 〃 مُفْتَعِلٌ 〃 〃 〃 اسم فاعل مُتَّسِرٌ

......اب مثال واوی اور یائی کے اعلالات اور مواقع کا مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

جدول تعلیلات مثال

نوعیتِ مثال	نوعیتِ اعلال		مواقع					
			ماضی	مضارع	مصدر	امر	نہی	اسمِ فاعل
وادی	حذف	واوَ	-	یَوْعِدُ سے یَعِدُ	وَعْدٌ یا عِدَةٌ	عِدُ	لا تِعدُ	-
//	قلب	واو سے تا	اِوْتَعَدَ سے اِتَّعَدَ	یَتَّعِدُ	اِتّعَادٌ	اِتَّعِدُ	لا تَتَّعِدُ	مُتَّعِدٌ
//	//	واو سے یا	-	یُیْسِرُ سے یُوْسِرُ	-	-	-	مُیْسِرٌ سے مُوْسِرُ
//	//	//	-	-	-	اِوْجَلُ سے اِیْجَلُ	-	-
یائی	//	یا سے تا	اِیْتَسَرَ سے اِتَّسَرَ	یَتَّسِرُ	اِتِّسَارٌ	اِتَّسِرُ	لا تَتَّسِرُ	مُتَّسِرٌ

اجوف واوی

قلب واو الف سے: واو متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل جاتی ہے۔

جیسے فَعَلَ کے وزن پر ماضی اجوف واوی قَوَلَ ہے جو قَالَ ہوگیا اور

فَعُلَ // // // // // // // // // //طَوُلَ // طَالَ// //

فَعِلَ // // // // // // // // // //خَوِفَ //خَافَ// //

اس قاعدہ کے مطابق ماضی اجوف واوی کی تمام مثالوں میں عین کلمہ واو کے بجائے الف ہوگیا۔

حذفِ عین اور قلبِ حرکتِ فا: ماضی (اجوف) کے آخر میں ضمیر مرفوع متحرک کے اتصال سے لام کلمہ ساکن ہوجاتا ہے اور عین کلمہ حذف ہوجاتا ہے جیسے نون جمع مؤنث کے اتصال سے قَالَ سے قَالُنَ ہوا پھر حذفِ عین کے بعد قَلُنَ رہ گیا۔

طَالَ // طَالُنَ // // // // // // // طَلُنَ //
خَافَ // خَافُنَ // // //// // // // خَفُنَ //

قلبِ حرکتِ فا کا طریقہ کار: ضمیر مرفوع متحرک والی امثلہ میں حذف عین کے بعد فا کلمہ کا فتحہ بھی ضمہ یا کسرہ سے بدل جاتا ہے۔ اس طرح کہ اگر
عین کلمہ مفتوح ہے تو فا کلمہ کو ضمہ دیں گے جیسے قَلُنَ سے قُلُنَ
// // مضموم // // // // // // // //طَلُنَ // طلُنَ
// // مکسور // // // // // // // //خَفُنَ // خِفُنَ
ضمیر مرفوع متحرک والی تمام امثلہ میں فا کلمہ کی حرکت اسی قاعدہ کے مطابق ہوگی۔

سلب ضمّہ فا کلمہ مع قلبِ واو یا سے ونقلِ حرکت: ماضی مجہول اجوف واوی میں فا کلمہ کی حرکت سلب کرنے کے بعد عین کی حرکت فا کلمہ کو دیتے ہیں پھر عین کلمہ کو یا سے بدل دیتے ہیں جیسے نُصِرَ کے وزن پر ماضی مجہول اجوف واوی قُوِلَ ہے۔ قاف کا ضمہ سلب کرکے واو کا کسرہ اس کو دیا تو قِوْلَ ہوگیا۔ پھر واو ساکن کسرہ کے بعد واقع ہوئی تو اس کو یا سے بدل دیا تو ماضی مجہول قِیْلَ ہوئی اور پھر قیلا قِیلُوْا قِیلَتْ قِیلَتَا تک اسی طرح رہے گا۔ اس کے بعد کا حکم آئندہ سمجھیں۔

اعادہ ضمّہ فا کلمہ: ماضی مجہول میں ضمیر مرفوع متحرک کے اتصال سے جب عین کلمہ حذف ہو جائے تو فا کلمہ کا کسرہ جو عین ہی سے منتقل ہوا تھا ختم ہوگیا اور فا کلمہ کا کسرہ جو عین واپس آگیا اس لئے قِیْلَ سے نون جمع مؤنث کے ساتھ قُلْنَ اور تا کے ساتھ قُلْتَ ہوگا۔

بقاء کسرہ فا کلمہ: مکسور العین ماضی مجہول میں فا کلمہ کا کسرہ ضمیر مرفوع متحرک والی امثلہ میں بھی باقی رہے گا جیسے خوف سے نون مؤنث کے ساتھ خِفْنَ اور تا متحرک کے ساتھ خِفْتَ الخ ہوگا۔

ملاحظہ: ضمیر مرفوع متحرک والی تمام امثلہ ماضی معلوم اور ماضی مجہول میں بظاہر ایک جیسی ہیں البتہ ہر ایک کی اصل میں اختلاف ہوگا جیسا کہ آئندہ مثالوں سے واضح ہورہا ہے۔

اب اجوف واوی قَالَ سے ماضی معلوم اور مجہول کی گردانوں کا جدول ملاحظہ کیجیے جو احوال فاعل کی ، میزان، موزون، اس کا اصلی حالت اور اس کے اعلال اور اعلال کے بعد صورتِ حال کو واضح کر رہا ہے۔

﴿جدول گردان فعل ماضی (معلوم ومجہول) از قَالَ یَقُوْلُ بروزن فَعَلَ یَفْعُلُ﴾

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	فَعَلَ	قَوَلَ	قلب واو الف سے	قَالَ	فُعِلَ	قُوِلَ	سلب ونقلِ حرکت قلب واو	قِیْلَ
//	//	تثنیہ	فَعَلاَ	قَوَلاَ	//	قَالاَ	فُعِلاَ	قُوِلاَ	//	قِیلاَ
//	//	جمع	فَعَلُوْا	قَوَلُوْا	//	قَالُوْا	فُعِلُوْا	قُوِلُوْا	//	قِیْلُوْا
//	مئونث	مفرد	فَعَلَتْ	قَوَلَتْ	//	قَالَتْ	فُعِلَتْ	قُوِلَتْ	//	قِیلَتْ
//	//	تثنیہ	فَعَلَتَا	قَوَلَتَا	//	قَالَتَا	فُعِلَتَا	قُوِلَتَا	//	قِیْلَتَا
//	//	جمع	فَعَلْنَ	قَوَلْنَ	قلب وحذف قلبِ حرکتِ فا	قُلْنَ	فُعِلْنَ	قُوِلْنُ	سلب نقلِ حرکت قلب وحذف	قُلْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	فَعَلْتَ	قَوَلْتَ	//	قُلْتَ	فُعِلْتَ	قوِلْتَ	//	قُلْتَ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	قَوَلْتُمَا	//	قُلْتُمَا	فُعِلْتُمَا	قُوِلْتُمَا	//	قُلْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُمْ	قَوَلْتُمْ	//	قُلْتُمْ	فُعِلْتُمْ	قُوِلْتُمْ	//	قُلْتُمْ
//	مئونث	مفرد	فَعَلْتِ	قَوَلْتِ	//	قُلْتِ	فُعِلْتِ	قُوِلْتِ	//	قُلْتِ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	قَوَلْتُمَا	//	قُلْتُمَا	فُعِلْتُمَا	قُوِلْتُمَا	//	قُلْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُنَّ	قَوَلْتُنَّ	//	قُلْتُنَّ	فُعِلْتُنَّ	قُوِلْتُنَّ	//	قُلْتُنَّ
متکلم	مشترک	مفرد	فَعَلْتُ	قَوَلْتُ	//	قُلْتُ	فُعِلْتُ	قُوِلْتُ	//	قُلْتُ
//	//	تثنیہ وجمع	فَعَلْنَا	قَوَلْنَا	//	قُلْنَا	فُعِلْنَا	قُوِلْنَا	//	قُلْنَا

مضارع اجوف واوی

نقلِ حرکت اور مواقع: عین اجوف جو موافق حرکت سے متحرک ہو اگر اس کا ماقبل ساکن ہو تو عین کی حرکت ماقبل کو منتقل کر دیتے ہیں جیسے قَالَ بروزن فَعَلَ سے مضارع معلوم یَقْوُلُ بروزن یَفْعُلُ ہے۔ اس میں واو کا ضمّہ قاف کو منتقل کیا تو یَقُوْلُ ہو گیا۔ فعل واحد کی تمام مثالوں میں یہی اعلال ہوتا ہے۔

نقلِ حرکتِ عین/ حذفِ عین: جمع مؤنث غائب یَفْعُلْنَ کے وزن پر یَقْوُلْنَ اور جمع مؤنث مخاطب تَفْعُلْنَ کے وزن پر تَقْوُلْنَ ہے۔

ہر ایک میں عین کلمہ واو کا ضمہ فا کلمہ قاف کو منتقل کیا عین اور لام دو ساکن جمع ہوئے واو کو گرا دیا تو یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ رہ گیا۔

موافق اور ناموافق حرکات وحروف: الف سے پہلے فتحہ واو سے پہلے ضمّہ، یا سے پہلے کسرہ موافق حرکات وحروف ہیں۔

مضارع مجہول

نقلِ حرکت قلبِ عین: مفرد مذکر غائب یُفْعَلُ کے وزن پر یُقْوَلُ ہے۔ عین اجوف ناموافق حرکت سے متحرک ہے اور ماقبل صحیح حرف ساکن ہے عین کی حرکت ماقبل کو منتقل کر دی اور عین کو اس کے موافق حرفِ علّت سے بدل دیا۔

جب قاف کو واو کا فتحہ مل گیا اور واو فتحہ کے بعد الف سے بدل گئی تو یُقَوْلُ سے یُقَالُ ہو گیا۔

مواقع: جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب کے علاوہ مضارع کی بقیہ ۱۲ مثالوں میں یہی اعلال ہوتا ہے۔

نقلِ حرکت قلب عین حذفِ عین:

[۱] جمع مؤنث غائب یُفْعَلْنَ کے وزن پر یُقْوَلْنَ ہے اعلالِ مذکور سے واو کا فتحہ قاف کو دیا اور

واوکوالف سے بدلاتو یُقَالُنَ ہوا۔ دوساکن الف اورلام جمع ہوئے الف گرگیاتو یُقَلْنَ رہ گیا۔

[۲] جمع مؤنث مخاطب تُفْعَلْنَ کے وزن پر تُقْوَلْنَ تھااعلال مذکورہ سے تُقَلْنَ رہ گیا۔

اب مضارع اجوف واوی یَقُوْلُ سے مضارع معلوم اورمجہول کی گردانوں کا جدول ملاحظہ کیجیے۔ جو ہرمثال کی میزان/ اس کی اصلی حالت اس کے اعلال اورصورتِ استعمال کوواضح کررہا ہے۔

﴿جدول گردان مضارع معلوم ومجہول اجوف واوی قَالَ یَقُوْلُ﴾

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	یَفْعُلُ	یَقْوُلُ	نقلِ حرکت	یَقُوْلُ	یُفْعَلُ	یُقْوَلُ	نقل حرکت قلب	یُقَالُ
//	//	تثنیہ	یَفْعُلَانِ	یَقْوُلَانِ	//	یَقُوْلَانِ	یُفْعَلَانِ	یُقْوَلَانِ	// //	یُقَالَانِ
//	//	جمع	یَفْعُلُوْنَ	یَقْوُلُوْنَ	//	یَقُوْلُوْنَ	یُفْعَلُوْنَ	یُقْوَلُوْنَ	// //	یُقَالُوْنَ
//	مؤنث	مفرد	تَفْعُلُ	تَقْوُلُ	//	تَقُوْلُ	تُفْعَلُ	تُقْوَلُ	// //	تُقَالُ
//	//	تثنیہ	تَفْعُلَانِ	تَقْوُلَانِ	//	تَقُوْلَانِ	تُفْعَلَانِ	تُقْوَلَانِ	// //	تُقَالَانِ
//	//	جمع	یَفْعُلْنَ	یَقْوُلْنَ	نقلِ حذف	یَقُلْنَ	یُفْعَلْنَ	یُقْوَلْنَ	نقل حذف قلب	یُقَلْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	تَفْعُلُ	تَقْوُلُ	نقلِ حرکت	تَقُوْلُ	تُفْعَلُ	تُقْوَلُ	نقل حرکت قلب	تُقَالُ
//	//	تثنیہ	تَفْعُلَانِ	تَقْوُلَانِ	//	تَقُوْلَانِ	تُفْعَلَانِ	تُقْوَلَانِ	// //	تُقَالَانِ
//	//	جمع	تَفْعُلُوْنَ	تَقْوُلُوْنَ	//	تَقُوْلُوْنَ	تُفْعَلُوْنَ	تُقْوَلُوْنَ	// //	تُقَالُوْنَ
//	مؤنث	مفرد	تَفْعُلِیْنَ	تَقْوُلِیْنَ	//	تَقُوْلِیْنَ	تُفْعَلِیْنَ	تُقْوَلِیْنَ	// //	تُقَالِیْنَ
//	//	تثنیہ	تَفْعُلَانِ	تُقْوُلَانِ	//	تَقُوْلَانِ	تُفْعَلَانِ	تُقْوَلَانِ	// //	تُقَالَانِ
//	//	جمع	تَفْعُلْنَ	تَقْوُلْنَ	نقلِ حذف	تَقُلْنَ	تُفْعَلْنَ	تُقْوَلْنَ	نقل حذف قلب	تُقَلْنَ
متکلم	مشترک	مفرد	اَفْعُلُ	اَقْوُلُ	نقلِ حرکت	اَقُوْلُ	اُفْعَلُ	اُقْوَلُ	نقل حرکت قلب	اُقَالُ
//	//	تثنیہ وجمع	نَفْعُلُ	نَقْوُلُ	//	نَقُوْلُ	نُفْعَلُ	تُقْوَلُ	// //	نُقَالُ

اسمِ فاعل اجوف واوی

قلبِ واو ہمزہ سے: عین اجوف ''واو'' الف کے بعد واقع ہو اور فعل ماضی میں تعلیل کی گئی ہو تو واو کو ہمزہ سے بدل دیں گے جیسے قَالَ سے اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر قَاوِلٌ ہے۔ واو کو ہمزہ سے بدلا تو اسم فاعل قَائِلٌ ہوا۔ اسم فاعل میں غائب مخاطب اور متکلم کا اعتبار نہیں ہوتا لہٰذا اس کی تصریف مندرجہ ذیل طریقہ سے ہوگی۔

جدول تصریف اسمِ فاعل (اجوف واوی)

جنس	عدد	میزان	اصل	اعلال	صورتِ استعمال
مذکر	مفرد	فَاعِلٌ	قَاوِلٌ	قلبِ واو ہمزہ سے	قَائِلٌ
//	تثنیہ	فَاعِلاَنِ	قَاوِلاَنِ	//	قَائِلاَنِ
//	جمع	فَاعِلُوْنَ	قَاوِلُوْنَ	//	قَائِلُوْنَ
مئونث	مفرد	فَاعِلَةٌ	قَاوِلَةٌ	//	قَائِلَةٌ
//	تثنیہ	فَاعِلَتَانِ	قَاوِلَتَانِ	//	قَائِلَتَانِ
//	جمع	فَاعِلاَتٌ	قَاوِلاَتٌ	//	قَائِلاَتٌ

☆☆☆☆☆☆☆

﴿اسمِ مفعول اجوف واوی﴾

نقلِ حرکت حذفِ عین: اسم مفعول میں عین کلمہ واو کی حرکت ماقبل ساکن حرف کو نقل کر دیں تو دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں ایک کو حذف کر دیتے ہیں جیسے قَالَ سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر اسم مفعول مَقْوُوْلٌ ہے واو کا ضمہ قاف کو دیا پھر ایک واو کو حذف کر دیا تو مَقُوْلٌ رہ گیا۔

﴿تصریف اسمِ مفعول اجوف واوی/قَالَ﴾

جنس	عدد	میزان	اصل	اعلال	صورتِ استعمال
مذکر	مفرد	مَفْعُوْلٌ	مَقْوُوْلٌ	نقلِ حرکت وحذفِ عین کلمہ ”واو“	مَقُوْلٌ
//	تثنیہ	مَفْعُوْلَانِ	مَقْوُوْلَانِ	//	مَقُوْلَانِ
//	جمع	مَفْعُوْلُوْنَ	مَقْوُوْلُوْنَ	//	مَقُوْلُوْنَ
مئونث	مفرد	مَفْعُوْلَةٌ	مَقْوُوْلَةٌ	//	مَقُوْلَةٌ
//	تثنیہ	مَفْعُوْلَتَانِ	مَقْوُوْلَتَانِ	//	مَقُوْلَتَانِ
//	جمع	مَفْعُوْلَاتٌ	مَقْوُوْلَاتٌ	//	مَقُوْلَاتٌ

☆☆☆☆☆☆☆

﴿اجوف یائی﴾

ماضی معلوم

قلب یا الف سے: مفرد مذکر غائب فَعَلَ کے وزن پر بَيَعَ ہے۔ یا متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل گئی بَاعَ ہوگیا۔

مواقع اعلال مذکور: مفرد، تثنیہ و جمع مذکر غائب

// و // مؤنث غائب (ان پانچوں مثالوں میں یہی اعلال ہوتا ہے)۔

حذفِ عین، سلب و قلب حرکتِ فا: جمع مؤنث غائب فَعَلْنَ کے وزن پر بَيَعْنَ ہے ماضی میں لام کلمہ ضمیر مرفوع متحرک کے اتصال سے ساکن ہوجاتا ہے۔ ”یا“ متحرک کو الف سے بدلا تو دو ساکن الف اور عین جمع ہوگئے الف کو حذف کردیا تو بَعْنَ ہوگیا۔ فاکلمہ کا فتحہ سلب کرکے اس کو یا کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ دے دیا تو بِعْنَ ہوگیا۔

ملاحظہ: یاد رکھیں کہ اجوف واوی میں ضمیر مرفوع متحرک کے اتصال کے بعد اکلمہ کو واو کی مناسبت سے ضمہ دیتے ہیں۔

مواقع اعلال مذکور: جمع مؤنث غائب	ایک عدد
مفرد، تثنیہ و جمع مذکر مخاطب	تین عدد
مفرد، تثنیہ و جمع مؤنث مخاطب	تین عدد
مفرد، تثنیہ و جمع متکلم	دو عدد

کل ۹ عدد (ان نو مثالوں میں یہی اعلال ہوتا ہے)۔

ماضی مجہول

سلب ونقلِ حرکت: مفرد مذکر غائب فُعِلَ کے وزن پر بُیِعَ ہے (فا اور عین کی حرکتیں مخالف ہیں) فا کلمہ کا ضمہ سلب کر کے عین کلمہ یا کا کسرہ اس کو منتقل کر دیا تو بِیْعَ ہو گیا۔

مواقع اعلال مذکور: مفرد، تثنیہ، جمع مذکر غائب (۳) تین عدد

// // مئونث غائب (۲) دو عدد (کل ۵ عدد)

ان پانچ مثالوں میں یہی اعلال ہوتا ہے۔

سلب، نقل حرکت، حذف عین: جمع مئونث غائب فُعِلْنَ کے وزن پر بُیِعْنَ ہے (فا اور عین کے حرکتیں مخالف ہیں) فا کلمہ ''با'' کا ضمہ سلب کر کے عین کلمہ ''یا'' کا کسرہ اس کو منتقل کر دیا تو بِیْعْنَ ہو گیا۔ دو ساکن ''یا'' اور عین جمع ہوئے ''یا'' کو حذف کر دیا تو بِعْنَ رہ گیا۔

مواقع اعلال مذکور:	جمع مئونث غائب	ایک عدد
	مفرد، تثنیہ، جمع مذکر غائب	تین //
	// // // مئونث مخاطب	تین //

ان نو مثالوں میں یہی اعلال ہوتا ہے۔

اب ماضی و مجہول اجوف یائی کی گردانوں کا جدول پیش کیا جاتا ہے جو احوالِ فاعل، میزان، موزون/ اصل، اعلال اور صورت استعمال کو واضح کر رہا ہے۔

﴿جدول تصریف اَجوف یائی باب ضَرَبَ يَضْرِبُ﴾

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	فَعَلَ	بَيَعَ	قلب یاالف سے	بَاعَ	فُعِلَ	بُيِعَ	سلب وقلب حرکت فا	بِيعَ
//	//	تثنیہ	فَعَلاَ	بَيَعَا	//	بَاعَا	فُعِلاَ	بُيِعَا	//	بِيعَا
//	//	جمع	فَعَلُوا	بَيَعُوْا	//	بَاعُوْا	فُعِلُوْا	بُيِعُوْا	//	بِيعُوْا
//	مئونث	مفرد	فَعَلَتْ	بَيَعَتْ	//	بَاعَتْ	فُعِلَتْ	بُيِعَتْ	//	بِيعَتْ
//	//	تثنیہ	فَعَلَتَا	بَيَعَتَا	//	بَاعَتَا	فُعِلَتَا	بُيِعَتَا	//	بِيعَتَا
//	//	جمع	فَعَلْنَ	بَيَعْنَ	قلب وحذف عین قلب حرکت فا	بِعْنَ	فُعِلْنَ	بُيِعْنَ	سلب وقلبِ حرکت فا حذف عین	بِعْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	فَعَلْتَ	بَيَعْتَ	//	بِعْتَ	فُعِلْتَ	بُيِعْتَ	//	بِعْتَ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	بَيَعْتُمَا	//	بِعْتُمَا	فُعِلْتُما	بُيِعْتُمَا	//	بِيتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُمْ	بَيَعْتُم	//	بِعْتُمْ	فُعِلْتُم	بُيِعْتُمْ	//	بِعْتُمْ
//	مئونث	مفرد	فَعَلْتِ	بَيَعْتِ	//	بِعْتِ	فُعِلْتِ	بُيِعْتِ	//	بِعْتِ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	بَيَعْتُما	//	بِعْتُما	فُعِلْتُما	بُيِعْتُما	//	بِعْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُنَّ	بَيَعْتُنَّ	//	بِعْتُنَّ	فُعِلْتُنَّ	بُيِعْتُنَّ	//	بِعْتُنَّ
متکلم	مشترک	مفرد	فَعَلْتُ	بَيَعْتُ	//	بِعْتُ	فُعِلْتُ	بُيِعْتُ	//	بِعْتُ
//	//	تثنیہ وجمع	فَعَلْنَا	بَيَعْنَا	//	بِعْنَا	فُعِلْنَا	بُيِعْنَا	//	بِعْنَا

☆☆☆☆☆☆☆

﴿مضارع معلوم﴾

﴿اجوف یائی﴾

نقلِ حرکت: عین اجوف یائی جو موافق حرکت سے متحرک ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں۔ جیسے فعل ماضی بَاعَ سے مضارع معلوم یَفْعِلُ کے وزن پر یَبْیِعُ ہے۔ ''یا'' کا کسرہ ''با'' کو منتقل کر دیا تو یَبِیْعُ ہو گیا۔

مواقع اعلال مذکور: فعل واحد کی تمام مثالوں میں یہی عمل ہو گا جیسے مضارع معلوم مثالِ یائی میں:

مفرد مذکر غائب یَفْعِلُ کے وزن پر یَبْیِعُ نقلِ حرکت کے بعد یَبِیْعُ ہو گا۔
// مؤنث //تَفْعِلُ // //تَبْیِعُ// // //تَبِیْعُ // //
// مذکر غائب // // // // // // // // // // // //
مفرد متکلم اَفْعِلُ // // اَبْیِعُ // // // اِبِیْعُ // //
تثنیہ وجمع متکلم نَفْعِلُ // نَبْیِعُ // // // نِبِیْعُ // //

﴿مضارع مجہول﴾

نقلِ حرکت، قلب عین: عین اجوف ناموافق حرکت سے متحرک ہو، اور ماقبل ساکن ہو تو عین کی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے ...... عین کو اس حرکت کے موافق حرف سے بدل دیتے ہیں جیسے مضارع مجہول

اجوف یائی یُفعِلُ کے وزن پر یُبْیَعُ ہے۔ ’’یا‘‘ کی حرکت فتحہ ’’با‘‘ کو منتقل کردیا اور ’’یا‘‘ کو الف سے بدل دیا تو یُبَاعُ ہوگیا۔

مواقع اعلال مذکور: فعل واحد کی تمام مثالوں مثالوں میں یہی عمل ہوگا جیسے مضارع مجہول مثال یائی میں:

مفرد مذکر غائب یُفْعَلُ کے وزن پر یُبْیَعُ نقلِ حرکت اور قلب عین کے بعد یُبَاعُ
〃 مئونث 〃 تُفعَلُ 〃 〃 تُبْیَعُ 〃 〃〃 〃 〃 تُبَاعُ
〃 مذکر مخاطب 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
〃 متکلم اُفْعَلُ 〃 〃 اُبْیَعُ 〃 〃 〃 〃 اُبَاعُ
تثنیہ و جمع متکلم نُفْعَلُ 〃 〃 نُبْیَعُ 〃 〃 〃 〃 تُبَاعُ

اب اجوف یائی بَیْــــعٌ سے مضارع معلوم اور مجہول کی تصریف کا جدول لکھا جاتا ہے جو احوالِ فاعل/ میزان، موزون، اس کی اصلی حالت، اس کے اعلال اور صورتِ استعمال کو بیان کر رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

جدول تصریف مضارع اجوف یائی

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	یَفعِلُ	یَبْیِعُ	نقلِ حرکت	یَبِیْعُ	یُفْعَلُ	یُبْیَعُ	نقلِ حرکت/قلبِ عین	یُبَاعُ
//	//	تثنیہ	یَفْعِلاَنِ	یَبْیِعَانِ	//	یَبِیْعَانِ	یُفْعَلاَنِ	یُبْیَعَانِ	//	یُبَاعَانِ
//	//	جمع	یَفْعِلُوْنَ	یَبْیِعُوْنَ	//	یَبِیْعُوْنَ	یُفْعَلُوْنَ	یُبْیَعُوْنَ	//	یُبَاعُوْنَ
//	مئونث	مفرد	تَفْعِلُ	تَبْیِعُ	//	تَبِیْعُ	تُفْعَلُ	تُبْیَعُ	//	تُبَاعُ
//	//	تثنیہ	تَفْعِلاَنِ	تَبْیِعَانِ	//	تَبِیْعَانِ	تُفْعَلاَنِ	تُبْیَعَانِ	//	تُبَاعَانِ
//	//	جمع	یَفْعِلْنَ	یَبْیِعْنَ	نقلِ حرکت و حذف عین	یَبِعْنَ	یُفْعَلْنَ	یُبْیَعْنَ	نقلِ حرکت قلب و حذف عین	یُبَعْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	تَفْعِلُ	تَبْیِعُ	نقلِ حرکت	تَبِیْعُ	تُفْعَلُ	تُبْیَعُ	نقل وقلبِ عین	تُبَاعُ
//	//	تثنیہ	تَفْعِلاَنِ	تَبْیِعَانِ	//	تَبِیْعَانِ	تُفْعَلاَنِ	تُبْیَعَانِ	//	تُبَاعَانِ
//	//	جمع	تَفْعِلُوْنَ	تَبْیِعُوْنَ	//	تَبِیْعُوْنَ	تُفْعَلُوْنَ	تُبْیَعُوْنَ	//	تُبَاعُوْنَ
//	مئونث	مفرد	تَفْعِلِیْنَ	تَبْیِعِیْنَ	//	تَبِیْعِیْنَ	تُفْعَلِیْنَ	تُبْیَعِیْنَ	//	تُبَاعِیْنَ
//	//	تثنیہ	تَفْعِلاَنِ	تَبْیِعَانِ	//	تَبِیْعَانِ	تُفْعَلاَنِ	تُبْیَعَانِ	//	تُبَاعَانِ
//	//	جمع	تَفْعِلْنَ	تَبْیِعْنَ	نقلِ حرکت و حذف عین	تَبِعْنَ	تُفْعَلْنَ	تُبْیَعْنَ	نقلِ حرکت قلب و حذفِ عین	تُبَعْنَ
متکلم	مشترک	مفرد	اَفْعِلُ	اَبْیِعُ	نقلِ حرکت	اَبِیْعُ	اُفْعَلُ	اُبْیَعُ	نقلِ حرکت وقلبِ عین	اُبَاعُ
//	//	تثنیہ وجمع	نَفْعِلُ	نَبْیِعُ	//	نَبِیْعُ	نُفْعَلُ	نُبْیَعُ	//	نُبَاعُ

☆☆☆☆☆☆☆

﴿اسمِ فاعل﴾

اجوف یائی

قلب یا ہمزہ سے: عین اجوف ''یا'' الف فاعل کے بعد واقع ہو اور ماضی میں تعلیل ہو تو ہمزہ سے بدل جاتی ہے جیسے فَاعِلٌ کے وزن پر بَاعَ سے اسمِ فاعل بَایِعٌ ہے۔ ''یا'' کو ہمزہ سے بدلا تو بَائِعٌ ہو گیا۔ بَائِعٌ سے اسم فاعل کی تصریف اس طرح ہوگی۔

﴿بَاعَ سے اسمِ فاعل کی گردان﴾

جنس	عدد	میزان	اصل	اعلال	صورتِ استعمال
مذکر	مفرد	فَاعِلٌ	بَایِعٌ	قلب یا ہمزہ سے	بَائِعٌ
//	تثنیہ	فَاعِلاَنِ	بَایِعَانِ	// //	بَائِعَانِ
//	جمع	فَاعِلُوْنَ	بَایِعُوْنَ	// //	بَائِعُوْنَ
مئونث	مفرد	فَاعِلَةٌ	بَایِعَةٌ	// //	بَائِعَةٌ
//	تثنیہ	فَاعِلَتَانِ	بَایِعَتَانِ	// //	بَائِعَتَانِ
//	جمع	فَاعِلاَتٌ	بَایِعَاتٌ	// //	بَائِعَاتٌ

﴿اسمِ مفعول﴾

اجوف یائی

نقلِ حرکت، حذفِ عین، قلبِ واو یا سے، قلبِ حرکتِ فا: اجوف یائی اسم مفعول میں عین کی حرکت ماقبل صحیح حرف کو منتقل کر کے عین کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیتے ہیں پھر اسمِ

مفعول کی علامت واوکو یا سے اور فا کلمہ کی حرکت کو کسرہ سے بدلتے ہیں۔ جیسے بَاعَ سے مَفْعُولٌ کے وزن پر اسم مفعول مَبْیُوْعٌ ہے۔ یا کا ضمہ با کو دیدیں پھر یا کو حذف کردیں تو مَبُوْعٌ ہو جاتا ہے۔ واوکو یا سے بدلا اور با کو ضمہ کسرہ سے تو مَبِیْعٌ ہوگیا۔

گردانِ اسمِ مفعول اجوف یائی

جنس	عدد	میزان	اصل	اعلال	صورتِ استعمال
مذکر	مفرد	مَفْعُوْلٌ	مَبْیُوْعٌ	نقلِ حرکت، حذفِ عین، قلب واو یا سے، قلبِ حرکت فا	مَبِیْعٌ
//	تثنیہ	مَفْعُوْلَانِ	مَبْیُوْعَانِ	// //	مَبِیْعَانِ
//	جمع	مَفْعُوْلُوْنَ	مَبْیُوْعُوْنَ	// //	مَبِیْعُوْنَ
مؤنث	مفرد	مَفْعُوْلَۃٌ	مَبْیُوْعَۃٌ	// //	مَبِیْعَۃٌ
//	تثنیہ	مَفْعُوْلَتَانِ	مَبْیُوْعَتَانِ	// //	مَبِیْعَتَانِ
//	جمع	مَفْعُوْلَاتٌ	مَبْیُوْعَاتٌ	// //	مَبِیْعَاتٌ

ناقصِ واوی (نَصَرَ ینصُرُ)

ماضی معلوم

قلب واو الف سے: واو متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل جاتا ہے جیسے مفرد مذکر غائب فَعَلَ کے وزن پر دَعَوَ ہے واو الف سے بدل گیا تو دَعَا ہو گیا۔

قلب نہ ہوگا: تثنیہ مذکر غائب فَعَلَا کے وزن پر دَعَوَا ہے اگرچہ یہاں پر بھی واو متحرک فتحہ کے بعد واقع ہے مگر الف سے نہ بدلا جائے گا ورنہ مفرد اور تثنیہ میں فرق نہ رہے گا۔

قلب......حذفِ واو: اعلال کی اس قسم کے فعل ماضی میں مندرجہ ذیل مواقع ہیں:

[۱] جمع مذکر غائب فَعَلُوا کے وزن پر دَعَوُوْا ہے واؤ کو الف سے بدلا تو دو ساکن ''یا'' اور ''واؤ'' جمع ہوئے ''یا'' کو گرا دیا تو دَعَوْا رہ گیا۔

[۲] مفرد مؤنث غائب فَعَلَتْ کے وزن پر دَعَوَتْ ہے واو کو الف سے بدلا تو دو ساکن واو اور تا جمع ہوئے واو کو حذف کر دیا تو دَعَتْ رہ گیا۔

[۳] تثنیہ مؤنث غائب فَعَلَتَا کے وزن پر دَعَوَتَا ہے واو متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل گیا دو ساکن جمع ہوئے الف اور تا تانیث جو اصل میں ساکن ہے الف کو حذف کو دیا تو دَعَتَا رہ گیا۔

﴿ماضی مجہول﴾

قلبِ واو یا سے: مفرد مذکر غائب فُعِلَ کے وزن پر دُعِوَ ہے لام ناقص واو، کسرہ کے بعد آخر میں واقع ہوا۔ واو کو یا سے بدل دیا تو دُعِیَ ہو گیا۔

اعلالِ عمومی: ماضی مجہول کی تمام مثالوں میں لام ناقص ''واؤ'' یا سے بدل جاتی ہے کیونکہ وہ کسرہ کے بعد آخر میں واقع ہوتی ہے۔ بعض مثالوں میں اس کے ساتھ ساتھ دیگر اعلال بھی ہوں گے۔

قلب۔ سلب و نقل حرکت:

حذفِ حرفِ علت:

جمع مذکر غائب فُعِلُوْا کے وزن پر دُعِوُوْا میں عمومی اعلال کے بعد واو کی جگہ یا آ گئی تو دُعِیُوْا ہوا = لام کلمہ (یا) متحرک ہے۔ اور اس کے ماقبل (عین) کی حرکت اس کے موافق نہیں ہے۔ لہٰذا ماقبل کی حرکت سلب کر کے لام کا ضمہ اس کو دے دیا تو دُعُیْوْا ہو دو ساکن یا اور واؤ جمع ہوئے یا کو گرا دیا تو دُعُوْا رہ گیا۔

اب فعل ماضی معلوم و مجہول کی گردانوں کا جدول ملاحظہ کریں۔ جو احوالِ فاعل کے ساتھ ساتھ معلوم و مجہول کی میزان/ اور موزون کی اصلی حالت، اعلالات اور صورتِ استعمال کو واضح کر رہا ہے۔

﴿جدول گردان فعل ماضی ناقص واوی دَعَا بروزن نَصَرَ یَنْصُرُ﴾

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل حالت	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	فَعَلَ	دَعَوَ	قلب واو الف سے	دَعَا	فُعِلَ	دُعِوَ	قلبِ واو یا سے	دُعِیَ
//	//	تثنیہ	فَعَلاَ	دَعَوَا	اعلال نہ ہوگا	دَعَوَا	فُعِلاَ	دُعِوَا	//	دُعِیَا
//	//	جمع	فَعَلُوْا	دَعَوُوْا	قلب۔حذف	دَعَوْا	فُعِلُوْا	دُعِوُوْا	قلب۔سلب ونقل حرکت حذف	دُعُوْا
//	مئونث	مفرد	فَعَلَتْ	دَعَوَتْ	// //	دَعَتْ	فُعِلَتْ	دُعِوَتْ	قلب فقط	دُعِیَتْ
//	//	تثنیہ	فَعَلَتَا	دَعَوَتَا	// //	دَعَتَا	فُعِلَتَا	دُعِوَتَا	//	دُعِیَتَا
//	//	جمع	فَعَلْنَ	دَعَوْنَ	اعلال نہیں ہوا	دَعَوْنَ	فُعِلْنَ	دُعِوْنَ	//	دُعِیْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	فَعَلْتَ	دَعَوْتَ	//	دَعَوْتَ	فُعِلْتَ	دُعِوْتَ	//	دُعِیْتَ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	دَعَوْتُمَا	//	دَعَوْتُمَا	فُعِلْتُمَا	دُعِوْتُمَا	//	دُعِیْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُمْ	دَعَوْتُمْ	//	دَعَوْتُمْ	فُعِلْتُمْ	دُعِوْتُمْ	//	دُعِیْتُمْ
//	مئونث	مفرد	فَعَلْتِ	دَعَوْتِ	//	دَعَوْتِ	فُعِلْتِ	دُعِوْتِ	//	دُعِیْتِ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	دَعَوْتُمَا	//	دَعَوْتُمَا	فُعِلْتُمَا	دُعِوْتُمَا	//	دُعِیْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُنَّ	دَعَوْتُنَّ	//	دَعَوْتُنَّ	فُعِلْتُنَّ	دُعِوْتُنَّ	//	دُعِیْتُنَّ
متکلم	مشترک	مفرد	فَعَلْتُ	دَعَوْتُ	//	دَعَوْتُ	فُعِلْتُ	دُعِوْتُ	//	دُعِیْتُ
//	//	تثنیہ وجمع	فَعَلْنَا	دَعَوْنَا	//	دَعَوْنَا	فُعِلْنَا	دُعِوْنَا	//	دُعِیْنَا

☆☆☆☆☆☆☆

مضارع معلوم

اسکان لام: مفرد مذکر غائب یَفعُلُ کے وزن پر یَدعُوُ ہے۔ لام ناقص (واو) مضموم ہے جو کلمہ کے ایک طرف ہے اس سے ماقبل کی حرکت بھی اس کے موافق ہے اس طرح کلمہ ثقیل ہوگیا تو لام کلمہ واو کو ساکن کر دیا یَدعُوْ ہوگیا۔

مواقع اسکانِ لام:

فعل مضارع میں فعل واحد کی تمام مثالوں میں اسکان لام ہوگا۔ جیسے:

مفرد مذکر غائب یَفعُلُ کے وزن پر یَدعُوُ اسکان لام کے بعد یَدعُوْ ہوا

// مئونث // تَفعُلُ // // // تَدعُوُ // // // // // تَدعُوْ //

// مذکرمخاطب// // //// // // // // // // // // // // //

// متکلم اَفعُلُ // // // اُدعُوُ// // // // // اُدعُوْ //

تثنیہ وجمع متکلم نَفعُلُ// //// نَدعُوُ// // // //// نَدعُوْ//

اسکان لام۔ حذفِ لام:

[۱] جمع مذکر غائب یَفعُلُوْنَ کے وزن پر یَدعُوُوْنَ ہے۔

لام ناقص (واو) متحرک ایک طرف میں ہے اور ماقبل کی حرکت (ضمّہ) اس کے موافق ہے لام کلمہ کو ساکن کر دیا تو دو ساکن جو کہ دونوں واو ہیں جمع ہوئے ایک واو کو گرا دیا تو یَدعُوْنَ ہوگیا۔

[۲] جمع مذکر مخاطب تَفعُلُوْنَ کے وزن پر تَدعُوُوْنَ ہے ان میں اعلال مذکور ہوا تو تَدعُوْنَ ہو گیا۔

قلب۔ سلب ونقل حرکت حذف لام:

مفرد مذکر مخاطب تَفعُلِیْنَ کے وزن پر تَدعُوِیْنَ ہے لام ناقص واو طرفِ حکمی میں ہے یا سے

بدلا۔ لام ناقص کی حرکت ضمّہ اوراس کے ماقبل کی حرکت کسرہ ناموافق ہیں لہٰذا ماقبل کی حرکت سلب کر کے لام کی حرکت اس کو منتقل کر دی تَدْعِیُیْنَ ہو دوساکن جمع ہوئے ایک حذف کیا تو تَدْعِیْنَ ہو گیا۔

ملاحظہ/ اعلال نہیں ہوا:

مضارع معلوم، کی بقیہ چھ امثلہ = تثنیہ کی چار اور جمع مؤنث غائب ومخاطب کی دونوں مثالوں میں اعلال نہیں ہوا اصل صورت میں ہی استعمال ہوتی ہیں۔

﴿مضارع مجہول﴾

قلبِ واو یا سے قلبِ یا الف سے: مفرد مذکر غائب یُفْعَلُ کے وزن پر یُدْعَوُ ہے لام ناقص واو چوتھے مقام پر ہے اور ماقبل مفتوح ہے اسے ''یا'' سے بدلا تو یُدْعَیُ ہوا پھر یا متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل گئی تو یُدْعیٰ ہوا (لکھا ''یا'' سے اور پڑھا ''الف'' سے جائے گا)۔

مواقع قلب:

مضارع مجہول میں فعل واحد کی تمام مثالوں میں یہی اعلال ہوا ہے۔ جیسے:

مفرد مذکر غائب **یُفْعَلُ** کے وزن پر **یُدْعَوُ** قلب واو یا سے پھر قلب یا الف سے ہوا تو **یُدْعیٰ** ہوا

// مؤنث // **تُفْعَلُ** // // // **تُدْعَوُ** // // // // // // // **تُدْعیٰ** //

مفرد مذکر مخاطب // // // // // // //// // // // // // // // // //

// متکلم // **اُفْعَلُ**// // // **اُدْعَوُ** // // // // // // // **اُدْعیٰ**//

تثنیہ وجمع متکلم **نُفْعَلُ** کے وزن پر **نُدْعَوُ** قلب واو یا سے پھر قلبِ یا الف سے ہوا تو **نُدْعیٰ** ہوا

قلبِ واو یا سے فقط:

[۱] تثنیہ کی چاروں امثلہ میں صرف واو یا سے بدلی گئی ہے کہ لام ناقص واوَ فتحہ کے بعد چوتھے مقام پر واقع ہے اور ''یا'' کو الف سے نہیں بدلا۔ جیسے:

تثنیہ مذکر غائب **یُفْعَلَانِ** کے وزن پر **یُدْعَوَانِ** ہے واو یا سے بدلی تو **یُدعَیَانِ** ہوا۔

// **مئونث** // **تُفْعَلَانِ**// // // **تُدْعَوَانِ**// // // // **تُدْعَیانِ**//

// **مذکر مخاطب**// // // // // // // // // // // // // // // // // //

// **مئونث** // // // // // // // // // // // // // // // // // // //

[۲] جمع مئونث مخاطب اور غائب کی دونوں مثالوں میں بھی قلب واو یا سے ہوا کہ لام ناقص واوَ فتحہ کے بعد کلمہ میں چوتھے مقام پر ہے جیسے

جمع مئونث غائب **یُدْعَوْنَ** بروزن **یُفْعَلْنَ** ہے قلب واو یا کے بعد **یُدْعَیْنَ** ہوا

// // مخاطب **تُدْعَوْنَ**// // **تُفْعَلْنَ**// // // // // // **تُدْعَیْنَ**//

قلبِ واو یا سے قلب یا الف سے۔ حذف الف:

[۱] مفرد مئونث مخاطب **تُفْعَلِیْنَ** کے وزن پر **تُدْعَوِیْنَ** ہے لام ناقص واو چوتھے مقام پر فتحہ کے بعد ہے یا سے بدلا پھر یا کو الف سے بدلا کیونکہ یا متحرک فتحہ کے بعد ہے **تُدْعَایْن** ہوا دو ساکن الف اور یا جمع ہوئے الف کو حذف کر دیا تو **تُدْعَیْنَ** ہوا۔

[۲] جمع مذکر غائب **یُفْعَلُوْنَ** کے وزن پر **یُدْعَوُوْنَ** ہے واو کو یا سے بدلا کیونکہ فتحہ کے بعد چوتھے مقام پر ہے **یُدْعَیُوْنَ** ہوا پھر یا کو الف سے بدلا کہ متحرک فتحہ کے بعد ہے تو دو ساکن الف اور واو جمع ہوئے الف کو حذف کر دیا تو **یُدْعَوْنَ** ہوا۔

[۳] جمع مذکر مخاطب **تُفْعَلُوْنَ** کے وزن پر **تُدْعَوُوْنَ** ہے اعلالِ مذکور سے **تُدْعَوْنَ** ہوا۔

اب مضارع معلوم و مجہول کی گردانوں کا جدول دیا جاتا ہے جو احوالِ فاعل کے ساتھ ساتھ ہر فعل کی میزان، موزون اور اصلی حالت، اعلال اور صورتِ استعمال کو واضح کر رہا ہے۔

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	يَفْعُلُ	يَدْعُوُ	اسکان لام	يَدْعُوْ	يُفْعَلُ	يُدْعَوُ	قلب واو یا+یا الف	يُدْعىٰ
//	//	تثنیہ	يَفْعُلاَنِ	يَدْعُوَانِ	x	يَدْعُوَانِ	يُفْعَلاَنِ	يُدْعَوَانِ	// // فقط	يُدْعَيَانِ
//	//	جمع	يَفْعُلُوْنَ	يَدْعُوُوْنَ	اسکان لام حذف لام	يَدْعُوْنَ	يُفْعَلُوْنَ	يُدْعَوُوْنَ	قلب +حذف	يُدْعَوْنَ
//	مؤنث	مفرد	تَفْعُلُ	تَدْعُوُ	اسکان لام	تَدْعُوْ	تُفْعَلُ	تُدْعَوُ	قلب واو یا+یا الف	تُدْعىٰ
//	//	تثنیہ	تَفْعُلاَنِ	تُدْعُوَانِ	x	تُدْعُوَانِ	تُفْعَلاَنِ	تُدْعَوَانِ	قلب واو فقط	تُدْعَيَانِ
//	//	جمع	يَفْعُلْنَ	يَدْعُوْنَ	x	يَدْعُوْنَ	يُفْعَلْنَ	يُدْعَوْنَ	// // //	يُدْعَيْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	تَفْعُلُ	تَدْعُوُ	اسکان لام	تَدْعُوْ	تُفْعَلُ	تُدْعَوُ	قلب واو یا+یا الف	تُدْعىٰ
//	//	تثنیہ	تَفْعُلاَنِ	تَدْعُوَانِ	x	تَدْعُوَانِ	تُفْعَلاَنِ	تُدْعَوَانِ	// //فقط	تُدْعَيَانِ
//	//	جمع	تَفْعُلُوْنَ	تُدْعُوُوْنَ	اسکان لام۔ جذف لام	تَدْعُوْنَ	تُفْعَلُوْنَ	تُدْعَوُوْنَ	// // +حذف	تُدْعَوْنَ
//	مؤنث	مفرد	تَفْعُلِيْنَ	تَدْعُوِيْنَ	سلب ونقل حرکت حذف لام	تَدْعِيْنَ	تُفْعَلِيْنَ	تُدْعَوِيْنَ	قلب+ حذف	تُدْعَيْنَ
//	//	تثنیہ	تَفْعُلاَنِ	تَدْعُوانِ	x	تَدْعُوَانِ	تُفْعَلاَنِ	تُدْعَوَانِ	قلب واو یا سے فقط	تُدْعَيَانِ
//	//	جمع	تَفْعُلْنَ	تَدْعُوْنَ	x	تَدْعُوْنَ	تُفْعَلْنَ	تُدْعَوْنَ	قلب واو یا سے فقط	تُدْعَيْنَ
متکلم	مشترک	مفرد	اَفْعُلُ	اَدْعُوُ	اسکان لام	اَدْعُوْ	اُفْعَلُ	اُدْعَوُ	قلب واو یا+یا الف سے	اُدْعىٰ
//	//	تثنیہ وجمع	نَفْعُلُ	نَدْعُوُ	//	نَدْعُوْ	نُفْعَلُ	نُدْعَوُ	// // //	نُدْعىٰ

☆☆☆☆☆☆☆

﴿اسمِ فاعل﴾

قلب واو یا سے حذفِ حرکت وحرف علّت: اسم فاعل مفرد فَاعِلٌ کے وزن پر دَاعِوٌ ہے لام ناقص واو کسرہ کے بعد ہے یا سے بدل گئی تو دَاعِیٌ ہوگیا۔ اب لام ناقص (مضموم) کلمہ کے طرف حقیقی میں ہے۔ اس کا ضمّہ حذف کر دیا تو یا اور نون تنوین دو ساکن جمع ہو گئے یا کو گرا دیا تو دَاعٍ رہ گیا (تنوین عین پر لکھ پڑھی جائے گی)۔

داعٍ کے احوال: اگر اس پر اَل داخل نہ ہو تو

حالتِ رفع اور جر میں دَاعٍ ہوتا ہے محل اعراب ''یا'' محذوف ہے۔ رفع کی حالت میں ضمہ اور جر کی حالت میں ''کسرہ'' مقدر ہی ہوں گے حالتِ نصب میں لام ناقص (یا جو واو سے مبدل ہے) موجود ہوتی ہے کیونکہ مفتوح ہونے کی وجہ سے نہ اس کی حرکت حذف ہوگی نہ وہ خود۔ لہٰذا حالتِ نصب میں داعیاً ہوگا۔ کہ علامتِ نصب فتحۂ ظاہرہ ہے۔

اگر اس پر اَل داخل ہو تو

تنوین گر جائے گی اور یا محذوفہ جو تنوین کے التقاء کی وجہ سے محذوف ہوئی تھی واپس آجائے گی تو معرف باللام اسم فاعل مفرد مذکر الدّاعِیُ ہوگا جو

حالتِ رفع میں یا پر علامتِ رفع ضمّہ ثقیل ہونے کی وجہ سے ظاہر نہیں مقدر ہے جیسے هٰذَا الدَّاعِیُ

〃 جرّ 〃 〃 〃 〃 جرِ کسرہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 سَلَّمْتُ عَلَی الدَّاعِیُ

〃 نصب 〃 〃 〃 نصب فتحہ خفیف ہونے کی وجہ سے ظاہر ہوگا 〃 〃 رَأَیْتَ الدَّاعِيَ

وضاحت: واو کے طرفِ حقیقی میں ہونے سے مراد اس کا بالکل اخیر میں ہونا اور طرف حکمی سے مراد عین کلمہ کے بعد ہونا ہے اگرچہ اسی کے بعد کوئی اور حرف زائد ہو جیسے دَاعِوُن

قلب واو یا سے: اسم فاعل تثنیہ مذکر فَاعِلاَنِ کے وزن پر دَاعِوَانِ ہے لام ناقص واو کسرہ

کے بعد یا سے بدل گئی تو دَاعِیَانِ ہوگیا۔

قلب واو یا سے سلبِ حرکت ونقل/ حذفِ لام: اسم فاعل جمع مذکر فَاعِلُوْنَ کے وزن پر دَاعِوُوْنَ ہے۔ لام ناقص واو طرفِ حکمی میں ہے یا سے بدلا دَاعِیُوْنَ ہوگیا۔ لام ناقص کی حرکتِ ضمہ اور ماقبل کی حرکت کسرہ ناموافق ہے۔ ماقبل کی حرکت سلب کر کے یا کا ضمہ اس کو منتقل کر دیا تو داعُیُوْنَ ہوا۔ یا اور واو دو ساکن جمع ہوئے یا کو حذف کر دیا تو دَاعُوْنَ ہوگیا۔

قلب واو یا سے: مفرد مؤنث فَاعِلَةٌ کے وزن پر دَاعِوَةٌ

تثنیہ // فَاعِلَتَانِ // // دَاعِوَتَانِ

جمع // فَاعِلاَتٌ // // // دَاعِوَاتٌ

ہر ایک میں لام ناقص واو طرفِ حکمی میں ہے یا سے بدلا تو دَاعِیَةٌ دَاعِیَتَانِ اور دَاعِیَاتٌ ہوا۔

جدول گردان اسم فاعل

میزان	موزون		
	اصلی صورت	اعلال	صورتِ استعمال
فَاعِلٌ	دَاعِوٌ	قلب۔ سلب ونقل حرکت حذف لام	دَاعٍ
فَاعِلاَنِ	دَاعِوَانِ	قلب فقط	دَاعِیَانِ
فَاعِلُوْنَ	دَاعِوُوْنَ	قلب۔ سلب ونقلِ حرکت۔ حذفِ لام	دَاعُوْنَ
فَاعِلَةٌ	دَاعِوَةٌ	قلب فقط	دَاعِیَةٌ
فَاعِلَتَانِ	دَاعِوَتَانِ	// //	دَاعِیَتَانِ
فَاعِلاَتٌ	دَاعِوَاتٌ	// //	دَاعِیَاتٌ

☆☆☆☆☆☆☆

اسمِ مفعول کی پہلی صورت

ادغام فقط: اسم مفعول مفرد مذکر مَفْعُوْلٌ کے وزن پر مَدْعُوْوٌ ہے۔ دو ہم جنس واو میں ادغام ہوا تو مَدْعُوٌّ ہوا اس صورت کی تمام مثالوں میں واو اسمِ مفعول اور واوٗ لام کلمہ میں ادغام ہوا ہے جیسا کہ آئندہ جدول سے واضح ہے۔

جدول گردان اسم مفعول

جنس/عدد	مفرد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَدْعُوٌّ	مَدْعُوَّانِ	مَدْعُوُّوْنَ
مئونث	مَدْعُوَّةٌ	مَدْعُوَّتَانِ	مَدْعُوَّاتٌ

اسمِ مفعول کی دوسری صورت

قلبِ لام کلمہ یا سے

// واو یا سے

ادغام قلبِ حرکت: مفرد مذکر اسم مفعول مفرد مذکر مَفْعُوْلٌ کے وزن پر مَدْعُوْوٌ میں لام کلمہ واو کو یا سے بدلا مَدْعُوْیٌ ہو۔ واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوئے پہلا ساکن جو کہ۔ واو اسمِ مفعول ہے کو بھی یا سے بدل دیا تو دو یا جمع ہو گئے مَدْعُیْیٌ یا کو یا میں ادغام کر دیا مَدْعُیٌّ ہوا۔ عین کلمہ کو ضمہ کسرہ سے بدلا تا کہ یا کے موافق ہو جائے تو اسم مفعول مَدْعِیٌّ ہوا۔

اسمِ مفعول کی دوسری صورت کی تمام امثلہ میں یہی اعلال ہوگا۔

جدول گردان اسم مفعول

جنس/عدد	مفرد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَدْعِیٌّ	مَدْعِیَّانِ	مَدْعِیُّوْنَ
مؤنث	مَدْعِیَّۃٌ	مَدْعِیَّتَانِ	مَدْعِیَّاتٌ

ناقص واوی رَضِیَ یَرْضیٰ بروزن سَمِعَ یَسْمَعُ

ماضی معلوم

قلب واو یا سے: لام ناقص ''واو'' کلمہ میں ایک طرف کسرہ کے بعد یا سے بدل جاتی ہے جیسے رَضِوَ بروزن سَمِعَ قلب کے بعد رَضِیَ ہوگیا۔

قلب/سلبِ حرکت/نقلِ حرکت/حذف حرف علت: رَضِـــی سے جمع مذکر غائب رَضِوُوْا بروزن سَمِعُوا ہے، اولاً لام ناقص واو کسرہ کے بعد ایک طرف واقع ہونے کے سبب یا سے بدلا تو رَضِیُوا ہوا۔

لام ناقص (واو) کے ماقبل کی حرکتِ کسرہ چونکہ اس کے ناموافق تھی، الہٰذا ماقبل کی حرکت سلب کر کے لام کی حرکت (ضمّہ) اس کو دیا، تو رَضُیُوْا ہوا۔ اب دوساکن یا اور واو جمع مذکر ہوئے، یا کو حذف کر دیا تو رَضُوْا رہ گیا۔

ماضی مجہول

قلب واو یا سے: رَضِیَ سے ماضی مجہول رُضِوَ بروزن سُمِعَ ہے، لام ناقص کو یا سے بدلا تو رَضِیَ ہوا۔

ملاحظہ: ماضی معلوم اور ماضی مجہول کی امثلہ کا اعلال دَعَا سے ماضی مجہول دُعِیَ کی طرح ہوا۔ مراجعہ کرلیں۔

﴿جدول گردان فعل ماضی ناقص واوی رضی یرضی سمع یسمع﴾

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	فَعِلَ	رَضِوَ	**قلب**	رَضِیَ	فُعِلَ	رُضِوَ	**قلب**	رُضِیَ
//	//	تثنیہ	فَعِلاَ	رَضِوَا	//	رَضِیَا	فُعِلاَ	رُضِوَا	//	رُضِیَا
//	//	جمع	فَعِلُوْا	رَضِوُوْا	**قلب/سلب و نقل حرکت و حذف**	رَضُوْا	فُعِلُوْا	رُضِوُوْا	**قلب/سلب ونقل حرکت وحذف**	رُضُوْا
//	مئونث	مفرد	فَعِلَتْ	رَضِوَتْ	قلب	رَضِیَتْ	فُعِلَتْ	رُضِوَتْ	قلب	رُضِیَتْ
//	//	تثنیہ	فَعِلَتَا	رَضِوَتَا	//	رَضِیَتَا	فُعِلَتَا	رُضِوَتَا	//	رُضِیَتَا
//	//	جمع	فَعِلْنَ	رَضِوْنُ	″	رَضِیْنَ	فُعِلْنَ	رُضِوْنَ	″	رُضِیْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	فَعِلْتَ	رَضِوْتَ	″	رَضِیْتَ	فُعِلْتَ	رُضِوْتَ	//	رُضِیْتَ
//	//	تثنیہ	فَعِلْتُمَا	رَضِوْتُما	//	رَضِیْتُما	فُعِلْتُمَا	رُضِوْتُما	//	رُضِیْتُمَا
//	//	جمع	فَعِلْتُمْ	رَضِوْتُمْ	//	رَضِیْتُمْ	فُعِلْتُمْ	رُضِوْتُمْ	//	رُضِیْتُمْ
//	مئونث	مفرد	فَعِلْتِ	رَضِوْتِ	//	رَضِیْتِ	فُعِلْتِ	رُضِوْتِ	//	رُضِیْتِ
//	//	تثنیہ	فَعِلْتُمَا	رَضِوْتُما	//	رَضِیْتُما	فُعِلْتُمَا	رُضِوْتُما	//	رُضِیْتُمَا
//	//	جمع	فَعِلْتُنَّ	رَضِوْتُنَّ	″	رَضِیْتُنّ	فُعِلْتُنَّ	رُضِوْتُنَّ	″	رُضِیْتُنَّ
متکلم	مشترک	مفرد	فَعِلْتُ	رَضِوْتُ	//	رَضِیْتُ	فُعِلْتُ	رُضِوْتُ	//	رُضِیْتُ
//	//	تثنیہ وجمع	فَعِلْنَا	رَضِوْنَا	//	رَضِیْنَا	فُعِلْنَا	رُضِوْنَا	//	رُضِیْنَا

☆☆☆☆☆☆☆

مضارع معلوم

قلبِ واو یا سے/قلبِ یا الف سے: واو چوتھے مقام پر فتحہ کے بعد یا سے بدل جاتی ہے جیسے رَضِوَ سے مضارع مفرد مذکر غائب یَرْضَوُ ، واو کو یا سے بدلا تو یَرْضَیُ ہوا پھر یا متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل گئی تو یَرْضیٰ ہوگیا۔ فعل واحد کی تمام امثلہ مفرد مئونث غائب مفرد متکلم اور متکلم مع الغیر میں یہی اعلال ہوگا۔

قلب لام یا سے:

لام ناقص چوتھے مقام پر فتحہ کے بعد یا سے بدلتا ہے۔

تثنیہ مذکر غائب یَرْضیٰ سے یَرْضَیَان
// مئونث // تَرضیٰ // تَرْضَیَانِ
// مذکر مخاطب // // //
// مئونث // // // //

سب مثالوں میں یہی اعلال ہوا ہے۔

قلب/حذف: جمع مذکر غائب یَسْمَعُوْنَ کے وزن پر یَرْضُوُوْنَ ہے۔ اولاً قلب واو یا سے پھر قلب یا الف سے ہوا۔ پھر الف اور واو دو ساکن جمع ہوئے الف گر گیا تو یَرْضَوْنَ ہوا۔ جمع مذکر مخاطب تَرْضَوْنَ اصل میں تَرْضُوُوْنَ تھا۔ یہی اعلال ہوا۔

﴿جدول گردان فعل مضارع ناقص واوی یَرْضیٰ و یُرْضیٰ﴾

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	یَفْعَلُ	یَرْضَوُ	**قلب**	یَرْضَیٰ	یُفْعَلُ	یُرْضَوُ	**قلب**	یُرْضَیٰ
//	//	تثنیہ	یَفْعَلَانِ	یَرْضَوَانِ	//	یَرْضَیَانِ	یُفْعَلَانِ	یُرْضَوَانِ	//	یُرْضَیَانِ
//	//	جمع	یَفْعَلُوْنَ	یَرْضَوُوْنَ	قلب/حذف	یَرْضَوْنَ	یُفْعَلُوْنَ	یُرْضَوُوْنَ	قلب/حذف	یُرْضَوْنَ
//	مئونث	مفرد	تَفْعَلُ	تَرْضَوُ	قلب	تَرْضَیٰ	تُفْعَلُ	تُرْضَوُ	قلب	تُرْضَیٰ
//	//	تثنیہ	تَفْعَلَانِ	تَرْضَوَانِ	//	تَرْضَیَانِ	تُفْعَلَانِ	یُرْضَوَانِ	//	تُرْضَیَانِ
//	//	جمع	یَفْعَلْنَ	یَرْضَوْنَ	〃	یَرْضَیْنَ	یُفْعَلْنَ	یُرْضَوْنَ	〃	یُرْضَیْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	تَفْعَلُ	تَرْضَوُ	〃	تَرْضَیٰ	تُفْعَلُ	تُرْضَوُ	//	تُرْضَیٰ
//	//	تثنیہ	تَفْعَلَانِ	تَرْضَوَانِ	//	تَرْضَیَانِ	تَفْعَلَانِ	تُرْضَوَانِ	//	تُرْضَیَانِ
//	//	جمع	تَفْعَلُوْنَ	تَرْضُوُوْنَ	قلب/حذف	تَرْضَوْنَ	تُفْعَلُوْنَ	تُرْضَوُوْنَ	قلب/حذف	تُرْضَوْنَ
//	مئونث	مفرد	تَفْعَلِیْنَ	تَرْضَوِیْنَ	//	تَرْضِیْنَ	تُفْعَلِیْنَ	تُرْضَوِیْنَ	//	تُرْضِیْنَ
//	//	تثنیہ	تَفْعَلَانِ	تَرْضَوَانِ	قلب	تَرْضَیَانِ	تُفْعَلَانِ	تُرْضَوَانِ	قلب	تُرْضَیَانِ
//	//	جمع	تَفْعَلْنَ	تَرْضَوْنَ	〃	تَرْضَیْنَ	تُفْعَلْنَ	تُرْضَوْنَ	〃	تُرْضَیْنَ
متکلم	مشترک	مفرد	اَفْعَلُ	اُرْضَوُ	//	اَرْضَیَ	اُفْعَلُ	اُرْضَوُ	//	اُرْضَیٰ
//	//	تثنیہ وجمع	نَفْعَلُ	نَرْضَوُ	//	نَرْضَیٰ	نُفْعَلُ	نُرْضَوُ	//	نُرْضی

فعل واحد میں دو مرتبہ قلب ہے۔ جبکہ تثنیہ اور جمع مئونث میں ایک مرتبہ قلب ہے، جمع مذکر اور مخاطبہ میں دو مرتبہ قلب اور حذف ہے۔

قلب واو یا سے فقط: جمع مئونث غائب یَسْمَعْنَ کے وزن پر یَرْضَوْنَ تھا۔ واو چوتھے مقام پر فتحہ کے بعد یا سے بدل گئی تو یَرْضَیْنَ ہوا۔

جمع مئونث مخاطب تَرْضَوْنَ تھا یہی اعلال ہوا تَرْضِیْنِ ہوگیا۔

قلبِ واو/ قلبِ یا الف سے/ حذفِ الف: مفرد مئونث مخاطب تَسْمَعِیْنَ کے وزن پر اصل میں تَرْضَوِیْنَ تھا۔ واو لام ناقص طرفِ حکمی میں ہے اس کو یا سے بدلا۔ پھر یا متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل گئی۔ پھر الف اور یا دو ساکن جمع ہوئے الف کو حذف کردیا تو تَرْضَیْنَ رہ گیا۔

ملاحظہ: ترضٰی مضارع معلوم اور یُرْضٰی مضارع مجہول کا اعلال یُدْعٰی کی طرح ہے۔

﴿اسمِ فاعل﴾

قلب/ حذفِ حرکت/ حذف حرف علت: رَضِیَ یُرْضٰی سے اسم فاعل رَاضٍ ہے جس کی اصل رَاضِوٌ بروزن سَامِعٌ ہے۔

﴿جدول گردان اسمِ فاعل﴾

صورت استعمال	اعلال	اصل	میزان
رَاضٍ	قلب/ سلب ونقل حرکت/ حذف لام	رَاضِوٌ	فاعل
رَاضِیَانِ	قلب	رَاضِوَانِ	فاعلان
رَاضُوْنَ	قلب/ سلب ونقل حرکت/ حذفِ لام	رَاضِوُوْنَ	فاعلون
رَاضِیَۃٌ	قلب	رَاضِوَۃٌ	فاعلۃ
رَاضِیَتَانِ	//	رَاضِوَتَانِ	فاعلتان
رَاضِیَاتٌ	//	رَاضِوَاتٌ	فاعلات

☆☆☆☆☆☆☆

﴿اسم مفعول﴾

قلب/سلب حرکت عین/قلب حرکت: اسم مفعول مَرْضِیٌّ ہے جس کی اصل مَرْضُوْوٌ بروزن مَسْمُوْعٌ ہے۔ اولاً تو لام کلمہ واو کو یا سے بدلا۔ اب واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوئے۔ پہلا ساکن ہے تو واو جو اسم مفعول کی علامت ہے کو یا سے بدلا تو دو یا جمع ہو گئے جس میں ادغام کیا تو مَرْضُیٌّ ہو گیا۔ عین کلمہ ضا کا ضمّہ حذف کر کے یا کی مناسبت کی وجہ اس کو کسرہ دے دیا تو مَرْضِیٌّ ہوا۔

﴿جدول گردان اسم مفعول﴾

میزان	اصل	اعلال	صورتِ استعمال
مَفْعُوْلٌ	مَرْضُوْوٌ	قلب/سلب حرکت/قلب حرکت	مَرضیٌّ
مَفْعُوْلاَنِ	مَرْضُوْوَان	//	مَرِضیّانِ
مَفْعُوْلُوْنَ	مَرْضُوْوُوْنَ	//	مَرضِیُّونَ
مَفْعُوْلَةٌ	مَرْضُوْوَةٌ	//	مَرْضِیّة
مَفْعُوْلَتَانِ	مَرْضُوْوَتَانِ	//	مَرْضِیّتَان
مَفْعُوْلاَتٌ	مَرْضُوْوَاتٌ	//	مَرْضِیَّاتٌ

اعلالات ناقص یائی

رَمیٰ یَرْمِیْ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ

ماضی معلوم

قلب یا الف سے: یا متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل جاتی ہے جیسے فَعَلَ کے وزن پر ماضی معلوم مفرد مذکر رَمَیَ ہے۔ یا الف سے بدل گئی تو رَمیٰ ہو گیا۔

قلب نہیں ہوا: تثنیہ مذکر غائب فَعَلاَ کے وزن پر رَمَیَا ہے۔ یا الف سے نہ بدلے گی کیونکہ تثنیہ اور مفرد میں فرق نہ رہے گا۔

قلب یا الف سے اور حذفِ الف: [۱] رَمیٰ سے ماضی جمع مذکر غائب فَعَلُوْا کے وزن پر رَمَیُوْا ہے یا الف سے بدل گئی تو دو ساکن، الف اور واو جمع ہوئے۔ الف حذف ہوا تو جمع مذکر غائب رَمَوْا رہ گیا۔

[۲] مفرد مؤنث غائب فَعَلَتْ کے وزن پر رَمَیَتْ ہے۔ یا الف سے بدل گئی۔ دو ساکن الف اور تا جمع ہوئے۔ الف حذف ہوا تو مفرد مؤنث رَمَتْ رہ گیا۔

[۳] تثنیہ مؤنث غائب رَمَتَا، فَعَلَتَا کے وزن پر رَمَیَتَا تھا۔ یا الف سے بدل گئی پھر الف گر گیا رَمَتَا رہ گیا۔

ماضی مجہول

سلب و نقل حرکت/ حذف حرفِ علّت: رُمِیَ ماضی مجہول سے جمع مذکر غائب فُعِلُوْا کے وزن پر رُمِیُوْا ہے۔ عین کلمہ ''میم'' کا کسرہ سلب کر کے لام کلمہ یا کا ضمہ اس کو منتقل کر دیا۔ دو ساکن ''یا'' اور ''واو'' جمع ہوئے۔ یا کو حذف کر دیا تو جمع مذکر غائب رُمُوْا رہ گیا۔

ملاحظہ: ماضی مجہول کی بقیہ امثلہ اپنی اصل حالت پر ہیں:

اب ماضی معلوم اور مجہول کی گردان اور اعلالات کو ملاحظہ کیجیے۔

﴾گردان فعل ماضی (ناقص یائی) باب ضرب یضرب﴿

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	فَعَلَ	رَمَیَ	قلبِ یا الف سے	رَمیٰ	فُعِلَ	رُمِیَ	اعلال نہیں ہوا	رُمِیَ
//	//	تثنیہ	فَعَلاَ	رَمَیَا	اعلال نہیں ہوا	رَمَیَا	فُعِلاَ	رُمِیَا	//	رُمِیَا
//	//	جمع	فَعَلُوّا	رَمَیُوْا	قلب۔حذف	رَمَوْا	فُعِلُوا	رُمِیُوا	سلب ونقل حرکت حذف	رُمُوا
//	مئونث	مفرد	فَعَلَتْ	رَمَیَتْ	//	رَمَتْ	فُعِلَتْ	رُمِیَتْ	اعلال نہیں ہوا	رُمِیَتْ
//	//	تثنیہ	فَعَلَتَا	رَمَیَتَا	//	رَمَتَا	فُعِلَتَا	رُمِیَتَا	//	رُمِیَتَا
//	//	جمع	فَعَلْنَ	رَمَیْنَ	اعلال نہیں ہوا	رَمَیْنَ	فُعِلْنَ	رُمِیْنَ	//	رُمِیْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	فَعَلْتَ	رَمَیْتَ	//	رَمَیْتَ	فُعِلْتَ	رُمِیْتَ	//	رُمِیْتَ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	رَمَیْتُمَا	//	رَمَیْتُمَا	فُعِلْتُمَا	رُمِیْتُمَا	//	رُمِیْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُم	رَمَیْتُم	//	رَمَیْتُم	فُعِلْتُم	رُمِیْتُم	//	رُمِیْتُم
//	مئونث	مفرد	فَعَلْتِ	رَمَیْتِ	//	رَمَیْتِ	فُعِلْتِ	رُمِیْتِ	//	رُمِیْتِ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	رَمَیْتُمَا	//	رَمَیْتُمَا	فُعِلْتُمَا	رُمِیْتُمَا	//	رُمِیْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُنَّ	رَمَیْتُنَّ	//	رَمَیْتُنَّ	فُعِلْتُنَّ	رُمِیْتُنَّ	//	رُمِیْتُنَّ
متکلم	مشترک	مفرد	فَعَلْتُ	رَمَیْتُ	//	رَمَیْتُ	فُعِلْتُ	رُمِیْتُ	//	رُمِیْتُ
//	//	تثنیہ وجمع	فَعَلْنَا	رَمَیْنَا	//	رَمَیْنَا	فُعِلْنَا	رُمِیْنَا	//	رُمِیْنَا

☆☆☆☆☆☆☆

﴿مضارع معلوم﴾

اسکانِ یا: رَمیٰ سے مضارع معلوم مفرد مذکر غائب یَفْعِلُ کے وزن پر یَرْمِیُ ہے۔ یا پر ضمہ ثقیل ہے۔ یا کو ساکن کر دیا تو یَرْمِیْ ہو گیا۔

فعل واحد کی تمام امثلہ میں یہی اعلال ہو گا جیسے

مفرد مذکر غائب یَفْعِلُ کے وزن پر یَرْمِیُ اسکان کے بعد یَرْمِیْ ہوا

〃 مئونث 〃 تَفْعِلُ 〃 〃 تَرْمِیُ 〃 〃 تَرْمِیْ 〃

〃 مذکر مخاطب 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

〃 متکلم أَفْعِلُ 〃 〃 اَرْمِیُ 〃 〃 اَرْمِیْ 〃

تثنیہ و جمع متکلم نَفْعِلُ 〃 〃 نَرْمِیُ 〃 〃 نَرْمِیْ 〃

سلب و نقل حرکت اور حذفِ حرف علّت: یہی اعلال مندرجہ ذیل تین مقامات پر ہوتا ہے۔

[ا] ۔ مضارع معلوم جمع مذکر غائب یَفْعِلُوْنَ کے وزن پر یَرْمِیُوْنَ ہے۔ میم کا کسرہ سلب کر کے یا کا ضمہ اس کو منتقل کیا تر یَرْمُیُوْنَ ہوا دو ساکن یا اور واو جمع ہوئے۔ یا حذف ہو گیا تو جمع مذکر مخاطب یَرْمُوْنَ ہوا۔

[ب] ۔ مضارع معلوم جمع مذکر مخاطب تَفْعِلُوْنَ کے وزن پر تَرْمِیُوْنَ تھا۔ اس کا اعلال بھی یَرْمِیُوْنَ کی طرح ہے۔

[ج] ۔ مفرد مئونث مخاطب تَفْعِلِیْنَ کے وزن پر تَرْمِیِیْنَ ہے۔ میم کا کسرہ سلب کر کے یا کا کسرہ اس کو منتقل کر دیا تو دو ساکن دونوں یا جمع ہوئے۔ ایک کو گرا دیا تَرْمِیْنَ رہ گیا۔

﴿مضارع مجہول﴾

اسکان یا: مضارع مجہول مفرد مذکر غائب یُفعَلُ کے وزن پر یُرمَیُ ہے۔ یا پر ضمّہ ثقیل ہے۔ یا کو ساکن کر دیا تو یُرمیٰ ہو گیا۔

فعل واحد کی تمام مثالوں میں یہی عمل جاری ہوا ہے۔

مفرد مذکر غائب یُفعَلُ کے وزن پر یُرمَیُ اسکانِ یا کے بعد یُرمیٰ ہوا۔

〃 مئونث 〃 **تُفعَلُ** 〃 〃 **تُرمَیُ** 〃 〃 〃 **تُرمیٰ** 〃

〃 مذکر مخاطب 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

مفرد متکلم **اُفعَلُ** 〃 〃 **اُرمَیُ** 〃 〃 〃 **اُرمیٰ** 〃

تثنیہ و جمع متکلم **نُفعَلُ** 〃 〃 **نُرمَیُ** 〃 〃 〃 **نُرمیٰ** 〃

قلب یا الف سے پھر حذفِ الف: یہی اعلال مندرجہ ذیل تین مقامات پر ہوتا ہے۔

[۱] مضارع مجہول جمع مذکر غائب یُفعَلُونَ کے وزن پر یُرمَیُونِ تھا۔ یا متحرک فتحہ کے بعد ہے۔ یا کو الف سے بدلا تو دو ساکن الف اور یا جمع ہوئے الف کو حذف کر دیا تو جمع مذکر غائب یُرمَونَ رہ گیا۔

[۲] جمع مذکر مخاطب تُفعَلُونَ۔ کے وزن پر تُرمَیُونَ تھا۔ پہلے یا کو الف سے بدلا پھر الف کو گرا دیا تو تُرمَونَ رہ گیا۔

[۳] مفرد مئونث مخاطب تُفعَلِینَ کے وزن پر تُرمَیِینَ ہے۔ یا متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل گئی پھر الف کو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے گرا دیا تو تُرمَینَ رہ گیا۔ اب مضارع معلوم اور مجہول کی گردانوں کا جدول لکھا جاتا ہے جو احوالِ فاعل میزان/موزون اس کی اصلی حالت اور اعلالات کو واضح کر رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

جدول گردان فعل مضارع معلوم

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	اعلال کے بعد		اصل	اعلال	اعلال کے بعد
غائب	مذکر	مفرد	يَفْعِلُ	يَرْمِيُ	اسکانِ لام	يَرْمِيْ	يُفْعَلُ	يُرْمَيُ	قلب یا الف سے	يُرْمٰى
″	″	تثنیہ	يَفْعِلَانِ	يَرْمِيَانِ	اعلال نہیں ہوا	يَرْمِيَانِ	يُفْعَلَانِ	يُرْمَيَانِ	اعلال نہیں ہوا	يُرْمَيَانِ
″	″	جمع	يَفْعِلُوْنَ	يَرْمِيُوْنَ	سلب ونقل حرکت حذف	يَرْمُوْنَ	يُفْعَلُوْنَ	يُرْمَيُوْنَ	قلب۔حذف	يُرْمَوْنَ
″	مئونث	مفرد	تَفْعِلُ	تَرْمِيُ	اسکان لام	تَرْمِيْ	تُفْعَلُ	تُرْمَيُ	قلب	تُرْمٰى
″	″	تثنیہ	تَفْعِلَانِ	تَرْمِيَانِ	اعلال نہیں ہوا	تَرْمِيَانِ	تُفْعَلَانِ	تُرْمَيَانِ	اعلال نہیں ہوا	تُرْمَيَانِ
″	″	جمع	يَفْعِلْنَ	يَرْمِيْنَ	″	يَرْمِيْنَ	يُفْعَلْنَ	يُرْمَيْنَ	″	يُرْمَيْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	تَفْعِلُ	تَرْمِيُ	اسکان لام	تَرْمِيْ	تُفْعَلُ	تُرْمَيُ	قلب	تُرْمٰى
″	″	تثنیہ	تَفْعِلَانِ	تَرْمِيَانِ	اعلال نہیں ہوا	تَرْمِيَانِ	تُفْعَلَانِ	تُرْمَيَانِ	اعلال نہیں ہوا	تُرْمَيَانِ
″	″	جمع	تَفْعِلُوْنَ	تَرْمِيُوْنَ	سلب ونقل حرکت وحذف	تَرْمُوْنَ	تُفْعَلُوْنَ	تُرْمَيُوْنَ	قلب۔حذف	تُرْمَوْنَ
″	مئونث	مفرد	تَفْعِلِيْنَ	تَرْمِيِيْنَ	سلب حرکت ۔حذف	تَرْمِيْنَ	تُفْعَلِيْنَ	تُرْمَيِيْنَ	″ ″	تُرْمَيْنَ
″	″	تثنیہ	تَفْعِلَانِ	تَرْمِيَانِ	اعلال نہیں ہوا	تَرْمِيَانِ	تُفْعَلَانِ	تُرْمَيَانِ	اعلال نہیں ہوا	تُرْمَيَانِ
″	″	جمع	تَفْعِلْنَ	تَرْمِيْنَ	″	تَرْمِيْنَ	تُفْعَلْنَ	تُرْمَيْنَ	″	تُرْمَيْنَ
متکلم	مشترک	مفرد	اَفْعِلُ	اَرْمِيُ	اسکان لام	اَرْمِيْ	اُفْعَلُ	اُرْمَيُ	قلب	اُرْمٰى
″	″	تثنیہ وجمع	نَفْعِلُ	نَرْمِيُ	″	نَرْمِيْ	نُفْعَلُ	نُرْمَيُ	″	نُرْمٰى

☆☆☆☆☆☆☆

﴿اسمِ فاعل﴾

حذفِ حرکت/ حذفِ حرفِ علت: رَمَـیَ سے اسم فاعل مفرد مذکر فَـاعِـلٌ کے وزن پر رَامِیٌ ہے۔ لام ناقص ''یا'' کلمہ میں ایک طرف واقع ہے اس کے ضمہ کو حذف کر دیا تو دو ساکن یا اور نون تنوین جمع ہوئے۔ یا کو حذف کر دیا تو رَامٍ رہ گیا۔

(تنوین اب ماقبل پر لکھی پڑھی جائے گی)۔

سلب ونقلِ حرکت، حذفِ حرفِ علّت: جمع مذکر غائب فَاعِلُوْنَ کے وزن پر رَامِیُوْنَ ہے۔ لام ناقص ''یا'' اور عین ناقص ''میم'' مخالف حرکتوں سے متحرک ہیں۔ عین کی حرکت (کسرہ) سلب کر کے یا کا ضمہ اس کو منتقل کر دیا تو رَامُیُوْنَ ہوا۔ دو ساکن یا اور واو جمع ہوئے یا کو گرا دیا رامُوْنَ ہو گیا۔ اب اسم فاعل کی گردان کا جدول ملاحظہ کریں۔

جدول تصریف اسم فاعل از رَمیٰ یَرْمِیْ

جنس	عدد	میزان	اصل	اعلال	صورت استعمال
مذکر	مفرد	فَاعِلٌ	رَامِیٌ	سلب حرکت حذف حرف علت	رَامٍ
//	تثنیہ	فَاعِلَانِ	رَامِیَانِ	اصل پر ہے	رَامِیَانِ
//	جمع	فَاعِلُوْنَ	رَامِیُوْنَ	سلب ونقل حرکت حذف حرف علت	رَامُوْنَ
مئونث	مفرد	فَاعِلَةٌ	رَامِیَةٌ	اصل پر ہے	رَامِیَةٌ
//	تثنیہ	فَاعِلَتَانِ	رَامِیَتَانِ	//	رَامِیَتَانِ
//	جمع	فَاعِلَاتٌ	رَامِیَاتٌ	//	رَامِیَاتٌ

☆☆☆☆☆☆☆

﴿اسمِ مفعول﴾

قلب واو یا سے ادغام متجانسین ، سلب وقلب حرکت عین:

رَمیٰ یَرْمِیُ سے اسم مفعول مفرد مذکر غائب مَفْعُولٌ کے وزن پر مَرْمُوْيٌ ہے۔ واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوئے پہلا حرف ساکن ہے واو کو بھی یا سے بدل دیا۔ پھر یا کو یا میں ادغام کر دیا تو مَرْمُيٌّ ہوا۔
پھر عین کلمہ میم کا ضمہ کسرہ سے بدل دیا کیونکہ کسرہ ہی یا کے موافق ہے تو مَرْمِیٌّ ہوا۔

مواقع: اسمِ مفعول کی تمام امثلہ میں یہی اعلال ہوا جیسا کہ آئندہ جدول سے واضح ہوگا۔

﴿جدول تصریف اسمِ مفعول از رَمیٰ یَرْمِیُ﴾

جنس	عدد	میزان	اصل	اعلال	صورتِ استعمال
مذکر	مفرد	مَفْعُوْلَانِ	مَرْمُوْیٌ	قلب......ادغام سلب وقلبِ حرکت	مَرْمِیٌّ
//	تثنیہ	مَفْعُوْلُوْنَ	مَرْمُوْیَانِ	//	مَرْمِیَّانِ
//	جمع	مَفْعُوْلُوْنَ	مَرْمُوْیُوْنَ	//	مَرْمِیُّوْنَ
مؤنث	مفرد	مَفْعُوْلَةٌ	مَرْمُوْیَةٌ	//	مَرْمِیَّةٌ
//	تثنیہ	مَفْعُوْلَتَانِ	مَرْمُوْیَتَانِ	//	مَرْمِیَّتَانِ
//	جمع	مَفْعُوْلَاتٌ	مَرْمُوْیَاتٌ	//	مَرْمِیَّاتٌ

☆☆☆☆☆☆☆

﴾لفیف مفروق﴿

(ماضی معلوم)

قلب یا الف سے: واو متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل جاتی ہے جیسے ماضی لفیف مفروق مفرد مذکر غائب ......فَعَلَ کے وزن پر وَقَیَ ہے یا الف سے بدل گئی تو وَقیٰ ہوگیا۔

ملاحظہ: تثنیہ مذکر غائب فَعَلاَ کے وزن پر وَقَیَا ہے اعلال نہیں ہوا۔ تا کہ مفرد اور تثنیہ میں فرق رہے۔

قلب یا الف سے حذف الف: مندرجہ ذیل تین مواقع پر یہی اعلال ہوتا ہے۔

[۱] مفرد مئونث غائب فَعَلَتْ کے وزن پر وَقَیَتْ ہے یا الف سے بدل گئی تو دو ساکن الف اور یا جمع ہوئے۔ الف گر گیا تو وَقَتْ رہ گیا۔

[۲] تثنیہ مئونث غائب فَعَلَتَا کے وزن پر وَقَیَتَا ہے یا کو الف سے بدلا کہ فتحہ کے بعد متحرک ہے۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا کہ الف ساکن ہے اور تا علامتِ تانیث بھی اصل میں ساکن ہی تھی......لہٰذا تثنیہ مئونث غائب وَقَتَا ہوگا۔

[۳] جمع مذکر غائب فَعَلُوْا کے وزن پر وَقَیُوْا ہے یا متحرک کو فتحہ کے بعد الف سے بدلا تو دو ساکن الف اور یا جمع ہوئے۔ الف گر گیا تو وَقَوْا رہ گیا۔

﴾ماضی مجہول﴿

سلب و نقل حرکت، حذفِ حرفِ علّت: جمع مذکر غائب فُعِلُوْا کے وزن پر وُقِیُوْا ہے عین کلمہ قاف کا کسرہ سلب کر کے لام کلمہ یا کا ضمہ اس کو منتقل کر دیا تو وُقُیُوْا ہوگیا دو ساکن ''یا'' اور ''واو'' جمع ہوئے۔ ''یا'' کو حذف کیا تو وُقُوْا رہ گیا۔

ملاحظہ: ماضی کی بقیہ تمام امثلہ بغیر اعلال کے اپنی اصلی حالت میں استعمال ہوتی ہیں۔

اب لفیف مفروق ماضی کی گردانوں کا جدول پیش کیا جاتا ہے۔

جو احوال فاعل، میزان، موزون، اصل، اعلال اور صورتِ استعمال کو واضح کرتا ہے۔

﴿جدول گردان فعل ماضی معلوم وَقَی مع مجہول وُقِیَ لفیف مفروق﴾

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	فَعَلَ	وَقَیَ	قلب یاالف سے	وَقیٰ	فُعِلَ	وُقِیَ	اعلال نہیں ہوا	وُقِیَ
//	//	تثنیہ	فَعَلاَ	وَقَیَا	اعلال نہیں ہے	وَقَیَا	فُعِلاَ	وُقِیَا	//	وُقِیَا
//	//	جمع	فَعَلُوْا	وَقَیُوْا	قلب/حذف	وَقَوْا	فُعِلُوْا	وُقِیُوْا	سلب ونقل حرکت حذف حرف علت	وُقُوْا
//	مؤنث	مفرد	فَعَلَتْ	وَقَیَتْ	// //	وَقَتْ	فُعِلَتْ	وُقِیَتْ	اعلال نہیں ہے	وُقِیَتْ
//	//	تثنیہ	فَعَلَتَا	وَقَیَتْ	// //	وَقَتَا	فُعِلَتَا	وُقِیَتَا	//	وُقِیَتَا
//	//	جمع	فَعَلْنَ	وَقَیْنَ	اعلال نہیں ہوا	وَقَیْنَ	فُعِلْنَ	وُقِیْنَ	//	وُقِیْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	فَعَلْتَ	وَقَیْتَ	//	وَقَیْتَ	فُعِلْتَ	وُقِیْتَ	//	وُقِیْتَ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	وَقَیْتُمَا	//	وَقَیْتُمَا	فُعِلْتُمَا	وُقِیْتُمَا	//	وُقِیْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُمْ	وَقَیْتُمْ	//	وَقَیْتُمْ	فُعِلْتُمْ	وُقِیْتُمْ	//	وُقِیْتُمْ
//	مؤنث	مفرد	فَعَلْتِ	وَقَیْتِ	//	وَقَیْتِ	فُعِلْتِ	وُقِیْتِ	//	وُقِیْتِ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	وَقَیْتُمَا	//	وَقَیْتُمَا	فُعِلْتُمَا	وُقِیْتُمَا	//	وُقِیْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُنَّ	وَقَیْتُنَّ	//	وَقَیْتُنَّ	فُعِلْتُنَّ	وُقِیْتُنَّ	//	وُقِیْتُنَّ
متکلم	مشترک	مفرد	فَعَلْتُ	وَقَیْتُ	//	وَقَیْتُ	فُعِلْتُ	وُقِیْتُ	//	وُقِیْتُ
//	//	تثنیہ وجمع	فَعَلْنَا	وَقَیْنَا	//	وَقَیْنَا	فُعِلْنَا	وُقِیْنَا	//	وُقِیْنَا

﴿مضارع معلوم﴾

حذف (فاکلمہ) واو، اِسکان لام کلمہ یاء: وَقیٰ سے مضارع معلوم یَفعِلُ کے وزن پر یَوْقِیُ ہے۔ فاکلمہ واو ساکن فتحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوئی تو حذف ہوگئی۔ یَقِیُ ہوا۔ لام کلمہ یا پر ضمہ ثقیل ہے ساکن کر دیا تو مضارع معلوم یَقِیْ ہوا۔

مواقع حذف مع اسکان: فعل واحد کی تمام امثلہ میں یہی اعلال ہوگا جیسے:

مفرد مذکر غائب یَفعِلُ کے وزن پر یَوْقِیُ حذف فا اور اسکان لام کے بعد یَقِیْ ہوا
〃 مئونث 〃 تَفعِلُ 〃 〃 〃 تَوْقِیُ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 تَقِیْ〃
〃 مذکر مخاطب 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
〃 متکلم اَفعِلُ 〃 〃 〃 اَوْقِیُ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 اَقِیْ 〃
تثنیہ و جمع متکلم نَفعِلُ 〃 〃 〃 〃 نَوْقِیُ〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 نَقِیْ 〃

حذف فا۔ سلب و نقل حرکت و حذفِ لام: مندرجہ ذیل دو مواقع پر یہ اعلال ہوتا ہے۔

[۱] جمع مذکر غائب یَفعِلُوْنَ کے وزن پر یَوْقِیُوْنَ ہے۔ حذفِ واو کے بعد یَقِیُوْنَ ہوا۔ پھر عین کلمہ قاف کا کسرہ سلب کر کے لام کلمہ یا کا ضمہ اس کو منتقل کر دیا تو یَقُیْوْنَ میں یا اور واو دو ساکن جمع ہوئے۔ یا کو حذف کر دیا تو جمع مذکر غائب یَقُوْنَ ہوا۔

[۲] جمع مذکر مخاطب تَفعِلُوْنَ کے وزن پر تَوْقِیُوْنَ ہے۔ جو مذکورہ اعلالات کے بعد تَقُوْنَ ہو جاتا ہے۔

[۳] مفرد مئونث مخاطب تَفعَلِنَ کے وزن پر تَوْقِیِنَ ہے جو اعلال مذکور سے تَقِیْنَ ہوا۔

﴿مواقع حذف فاکلمہ واو﴾

لفیف مفروق سے مندرجہ ذیل مواقع پر فاکلمہ واو حذف ہو جاتا ہے۔

[۱] لفیف مفروق مضارع معلوم میں فاکلمہ واو تمام مثالوں میں حذف ہوتا ہے کیونکہ مثالِ واوی

یَوْعِدُ کی طرح یَوْقِیُ میں واو ساکن فتحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوتا ہے۔

[۲] مضارع کی اتباع میں امر سے بھی واو حذف ہوگا اور تَـقِـیُ مضارع مخاطب سے امر مخاطب قِ ہوگا۔

[۳] مضارع کی اتباع میں فعل نہی سے بھی واو حذف ہوگا اور فعل نہی مخاطب تَـقِـیُ مضارع مخاطب سے لاَ تَقِ ہوگا۔

مضارع مجہول

اعادہ واو محذوفہ: یَقِیُ مضارع معلوم سے مضارع مجہول یُفْعَلُ کے وزن پر یُـوْقَیُ ہے۔ مضارع مجہول کی تمام مثالوں میں فا کلمہ واو واپس آجائے گا۔ کیونکہ اس کے حذف کا جواز نہیں ہے۔ اب مضارع مجہول کی امثلہ میں اعلال کا بیان کیا جاتا ہے۔

قلب یا الف سے: مضارع مفرد مذکر غائب یُـوْقَـیُ میں لام کلمہ یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے اس کو الف سے بدل دیا تو یُوْقیٰ ہوگیا۔

مواقع قلبِ یا الف سے: فعل واحد کی تمام امثلہ میں قلب یا الف سے ہوگا۔ جیسے:

[۱] مفرد مذکر غائب یُفْعَلُ کے وزن پر یُوْقَیُ قلب یا الف کے بعد یُوْقیٰ ہوا
[۲] // مئونث // تُفْعَلُ // // // تُوْقَیُ // // // // // تُوْقیٰ //
[۳] // مذکر مخاطب // // // // // // // // // // // // // // //
[٤] // متکلم اُفْعَلُ // اُوْقَیُ // اُوْقیٰ //
[۵] تثنیہ وجمع متکلم نُفْعَلُ // نُوْقَیُ // نُوْقیٰ //

قلبِ یا الف سے حذفِ الف: مندرجہ ذیل دو مواقع پر یہی اعلال ہوتا ہے:

[۱] جمع مذکر غائب یُفْعَلُوْنَ کے وزن پر یُوْقَیُوْنَ ہے یا متحرک کو فتحہ کے بعد الف سے بدلا تو دو ساکن الف اور واو جمع ہوئے۔ یا کو گرا دیا تو یُوْقَوْنَ ہوگیا۔

[۲] جمع مذکر مخاطب تُـفْعَلُوْنَ کے وزن پر تُوْقَیُوْنَ ہے۔ یا کو الف سے بدلا پھر دو ساکن الف

اور واو جمع ہوئے الف کو حذف کر دیا تو جمع مذکر مخاطب تُوْقَوْنَ رہ گیا۔

[۳] مفرد مؤنث مخاطب تُفْعَلِينَ کے وزن پر تُوْقَيِيْنَ ہے اعلال مذکور سے تُوْقِيْن ہوا۔

اب لفیف مفروق مضارع معلوم يَقِي اور مجہول يُوْقىٰ سے گردان کا جدول پیش کیا جاتا ہے جو احوال فاعل/ میزان موزون/ اصول اور اعلالات کو واضح کر رہا ہے۔

﴿جدول گردان مضارع لفیف مفروق﴾

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	يَفْعِلُ	يَوْقِيُ	حذف فا۔ اسکان لام	يَقِيْ	يُفْعَلُ	يُوْقَيُ	قلب یا الف	يُوْقىٰ
″	″	تثنیہ	يَفْعِلَانِ	يَوْقِيَانِ	حذف فا فقط	يَقِيَانِ	يُفْعَلَانِ	يُوْقَيَانِ	x	يُوْقَيَانِ
″	″	جمع	يَفْعِلُوْنَ	يُوْقِيُوْنَ	حذف فا۔ سلب ونقل حرکت۔ حذف	يَقُوْنَ	يُفْعَلُوْنَ	يُوْقَيُوْنَ	قلب۔ حذف	يُوْقَوْنَ
″	مؤنث	مفرد	تَفْعِلُ	تَوْقِيُ	حذف فا۔ اسکانِ لام	تَقِيُ	تُفْعَلُ	تُوْقَيُ	قلب یا الف	تُوْقىٰ
″	″	تثنیہ	تَفْعِلَانِ	تَوْقِيَانِ	حذف فا	تَقِيَانِ	تُفْعَلَانِ	تُوْقَيَانِ	x	تُوْقَيَانِ
″	″	جمع	يَفْعِلْنَ	يَوْقِيْنَ	″ ″	يَقِيْنَ	يُفْعَلْنَ	يُوْقَيْنَ	x	يُوْقَيْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	تَفْعِلُ	تَوْقِيُ	″ واسکان لام	تَقِيُ	تُفْعَلُ	تُوْقَيُ	قلب یا الف	تُوْقىٰ
″	″	تثنیہ	تَفْعِلَانِ	تَوْقِيَانِ	حذف فا	تَقِيَانِ	تُفْعَلَانِ	تُوْقَيَانِ	x	تُوْقَيَانِ
″	″	جمع	تَفْعِلُوْنَ	تَوْقِيُوْنَ	حذف فا۔ سلب ونقل حرکت۔ حذف	تَقُوْنَ	تُفْعَلُوَ	تُوْقَيُوْنَ	قلب۔ حذف	تُوْقَوْنَ
″	مؤنث	مفرد	تُفْعِلِيْنَ	تَوْقِيِيْنَ	″ ″ ″	تَقِيْنَ	تُفْعَلِيْنَ	تُوْقَيِيْنَ	″ ″ ″	تُوْقَيْنَ
″	″	تثنیہ	تَفْعِلَانِ	تَوْقِيَانِ	حذف فا	تَقِيَانِ	تُفْعَلَانِ	تُوْقَيَانِ	x	تُوْقَيَانِ
″	″	جمع	تُفْعِلْنَ	تُوْقِيْنَ	″	تُقِيْنَ	تُفْعَلْنَ	تُوْقَيْنَ	x	تُوْقَيْنَ
متکلم	مشترک	مفرد	اَفْعِلُ	اَوْقِيُ	حذف فا۔ اسکان لام	اَقِيُ	اُفْعَلُ	اُوْقَيُ	قلب یا الف	اُوْقىٰ
″	″	تثنیہ وجمع	نَفْعِلُ	نَوْقِيُ	″	نَقِيُ	نُفْعَلُ	نُوْقَيُ	″	نُوْقىٰ

﴿اسمِ فاعل﴾

سلب ونقلِ حرکت، حذفِ حرفِ علّت: [۱] وَقیٰ سے اسمِ فاعل مفرد مذکر فَاعِلٌ کے وزن پر وَاقِیٌ ہے "یا" مضموم کلمہ میں ایک طرف ہے اس کو ساکن کر دیا اور دو ساکن یا اور نون تنوین جمع ہوئے یا کو حذف کر دیا تو اسم فاعل وَاقٍ ہوا۔

(اب تنوین ماقبل پر لکھی اور پڑھی جائے گی)۔

[۲] اسمِ فاعل جمع مذکر فَاعِلُوْنَ کے وزن پر وَاقِیُوْنَ ہے۔ عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں کی حرکتیں مخالف ہیں۔ لہٰذا عین کلمہ (قاف) کی حرکت سلب کر کے لام کلمہ یا کی حرکت اس کو منتقل کر دی تو دو ساکن یا اور واو جمع ہونے پر یا کو حذف کر دیا وَاقُوْنَ رہ گیا۔

﴿جدول تصریف اسمِ فاعل﴾

جنس	عدد	میزان	اصل	اعلال	صورتِ استعمال
مذکر	مفرد	فَاعِلٌ	وَاقِیٌ	اسکان وحذف	واقٍ
//	تثنیہ	فَاعِلاَنِ	وَاقِیَانِ	x	وَاقِیَانِ
//	جمع	فَاعِلُوْنَ	وَاقِیُونَ	سلب ونقل وحذف	وَاقُوْنَ
مئونث	مفرد	فَاعِلَةٌ	وَاقِیَةٌ	x	وَاقِیَةٌ
//	تثنیہ	فَاعِلَتَانِ	وَاقِیَتَانِ	x	وَاقِیَتَانِ
//	جمع	فَاعِلاَتٌ	وَاقِیَاتٌ	x	وَاقِیَاتٌ

☆☆☆☆☆☆☆

﴿اسمِ مفعول﴾

قلبِ واو یا سے/ ادغام متجانسین/ قلبِ حرکتِ عین:

اسمِ مفعول/ مفرد مذکر مَـفْـعُوْلٌ کے وزن پر مَـوْقُوْیٌ ہے۔ واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوئے پہلا ساکن ہے واو کو یا سے بدل دیا۔ پھر دو ہم جنس (یا) کو ادغام کر دیا تو مَوْقُيٌّ ہوگیا۔ عین کلمہ قاف کی حرکت ضمّہ کو ''یا'' کی موافقت کے لئے کسرہ سے بدل دیا تو اسم مفعول مَوْقِيٌّ ہوگیا۔

﴿جدول تصریف اسمِ مفعول﴾

جنس	عدد	میزان	اصل	اعلال	صورتِ استعمال
مذکر	مفرد	مَفْعُوْلٌ	مَوْقُوْیٌ	قلب/ ادغام قلبِ حرکت	مَوْقِيٌّ
//	تثنیہ	مَفْعُوْلاَنِ	مَوْقُوْیَانِ	//	مَوْقِيَّانِ
//	جمع	مَفْعُوْلُوْنَ	مَوْقُوْیُوْنَ	//	مَوْقِيُّوْنَ
مئونث	مفرد	مَفْعُوْلَةٌ	مَوْقُوْیَةٌ	//	مَوْقِيَةٌ
//	تثنیہ	مَفْعُوْلَتَانِ	مَوْقُوْیَتَانِ	//	مَوْقِيَّتَانِ
//	جمع	مَفْعُوْلاَتٌ	مَوْقُوْیَاتٌ	//	مَوْقِيَّاتٌ

﴿ لفیف مقرون ﴾

(ماضی معلوم)

قلب یاالف سے: ماضی معلوم مفرد مذکر فَعَلَ کے وزن پر شَوَیَ ہے یا متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل گئی تو شَوىٰ ہوگیا۔

قلب نہیں ہوا: ثنی مذکر غائب فَعَلاَ کے وزن پر شَوَیَا ہے قلب نہیں ہوا۔ تا کہ مفرد اور تثنیہ میں فرق رہے۔

قلب یا الف سے، حذفِ الف: ماضی معلوم میں اس اعلال کے مندرجہ ذیل تین مواقع ہیں۔

[۱] جمع مذکر غائب فَعَلُوا کے وزن پر شَوَیُوْا ہے۔ یا متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل گئی۔ دو ساکن الف اور یا جمع ہوئے الف حذف ہوا تو شَوُوْا رہ گیا۔

[۲] مفرد مؤنث غائب فَعَلَتْ کے وزن پر شَوَیَتْ ہے یا کو الف سے بدلا پھر الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا تو شَوَتْ رہ گیا۔

[۳] تثنیہ مؤنث غائب فَعَلَتَا کے وزن پر شَوَیَتَا ہے۔ یا الف سے بدل گئی پھر الف حذف ہو گیا کیونکہ اس کے ساتھ دوسرا ساکن (تا علامت تانیث) جمع ہو رہا ہے۔ یہ تا اصل میں ساکن ہے اگرچہ اب آخر میں الف تثنیہ کے لگنے کی وجہ سے اس تا کو فتحہ دیا گیا ہے۔

ضروری وضاحت: ان مذکورہ مثالوں میں واو بھی متحرک اور فتحہ کے بعد واقع ہو رہی ہے مگر اس کو الف سے نہیں بدلا۔ قلب صرف ''یا'' میں ہوا کیونکہ

اولاً: ''یا'' کلمہ میں آخری حرف ہے عموماً تغیّر و تبدل حرف آخر میں ہی ہوتا ہے۔

ثانیاً: ''یا'' کو الف سے بدلے کے ساتھ ساتھ اگر واو کو بھی بدل لیں تو ایک ہی کلمہ میں بغیر فاصلے کے دو اعلال جمع ہو جاتے جس سے کلمہ کا تلفظ مشکل ہو جاتا۔

﴿ماضی مجہول﴾

سلبِ حرکتِ عین ونقلِ حرکتِ لام، حذفِ لام: شُوِیَ بروزن فُعِلَ ماضی مجہول سے جمع مذکر غائب فُعِلُوْا کے وزن پر شُوِیُوْا ہے۔ عین اور لام کلمہ کی حرکات ناموافق ہیں۔ عین کلمہ کی حرکت سلب کر کے لام کی حرکت اس کو منتقل کر دی تو شُوُیْوْا ہوا۔ دو ساکن ''یا'' اور ''واؤ'' جمع ہو گئے۔ ''یا'' کو گرا دیا تو شُوُوْا ہو گیا۔

ماضی مجہول کی بقیہ تمام امثلہ اپنی اصلی حالت میں استعمال ہوتی ہے۔

اب لفیف مقرون ماضی معلوم و مجہول کی گردانوں کا جدول پیش کیا جاتا ہے جو احوالِ فاعل، میزان و موزون، اصلی حالت، اعلال اور صورتِ استعمال کو واضح کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

﴿جدول گردان فعل ماضی لفیف مقرون﴾

احوالِ فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	فَعَلَ	شَوَی	قلب یا الف سے	شَوَیَ	فُعِلَ	شُوِیَ	نہیں ہوا	شُوِیَ
//	//	تثنیہ	فَعَلاَ	شَوَیَا	اعلال نہیں ہوا	شَوَیَا	فُعِلاَ	شُوِیَا	-	شُوِیَا
//	//	جمع	فَعَلُوْا	شَوَیُوْا	قلب وحذفِ لام	شَوَوْا	فُعِلُوْا	شُوِیُوْا	سلب حرکت عین/نقلِ حرکت لام/حذف لام	شُوُوْا
//	مئونث	مفرد	فَعَلَتْ	شَوَیَتْ	// //	شَوَتْ	فُعِلَتْ	شُوِیَتْ	اعلال نہیں ہوا	شُوِیَتْ
//	//	تثنیہ	فَعَلَتَا	شَوَیَتَا	// //	شَوَتَا	فُعِلَتَا	شُوِیَتَا	//	شُوِیَتَا
//	//	جمع	فَعَلْنَ	شَوَیْنَ	اعلال نہیں ہوا	شَوَیْنَ	فُعِلْنَ	شُوِیْنَ	//	شُوِیْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	فَعَلْتَ	شَوَیْتَ	//	شَوَیْتَ	فُعِلْتَ	شُوِیْتَ	//	شُوِیْتَ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	شَوَیْتُما	//	شَوَیْتُمَا	فعلتما	شُوِیْتُمَا	//	شُوِیْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُمْ	شَوَیْتُم	//	شَوِیْتُم	فُعِلْتُمْ	شُوِیْتُمْ	//	شُوِیْتُمْ
//	مئونث	مفرد	فَعَلْتِ	شَوَیْتِ	//	شَوَیْتِ	فُعِلْتِ	شُوِیْتِ	//	شُوِیْتِ
//	//	تثنیہ	فَعَلْتُمَا	شَوَیْتُما	//	شَوَیْتُما	فُعِلْتُمَا	شُوِیْتُمَا	//	شُوِیْتُمَا
//	//	جمع	فَعَلْتُنَّ	شَوَیْتُنَّ	//	شَوَیْتُنَّ	فُعِلْتُنَّ	شُوِیْتُنَّ	//	شُوِیْتُنَّ
متکلم	مشترک	مفرد	فَعَلْتُ	شَوَیْتُ	//	شَوَیْتُ	فُعِلْتُ	شُوِیْتُ	//	شُوِیْتُ
//	//	تثنیہ وجمع	فَعَلْنَا	شَوَیْنَا	//	شَوَیْنَا	فُعِلْنَا	شُوِیْنَا	//	شُوِیْنَا

☆☆☆☆☆☆☆

مضارع معلوم

اسکان لام: مفرد مذکر غائب یَفْعِلُ کے وزن پر یَشْوِیُ ہے۔ آخر میں یا پر ضمہ ثقیل ہے اس کو ساکن کر دیا تو یَشْوِیْ ہو گیا۔

مواقع اسکان لام: فعل واحد کی تمام امثلہ میں اسکان لام ہوتا ہے جیسے:

مفرد مذکر غائب یَفْعِلُ کے وزن پر یَشْوِیُ ہے اسکانِ لام کے بعد یَشْوِیْ ہے
// مؤنث // تَفْعِلُ // // تَشْوِیُ// // // // // تَشْوِیْ //
// مذکر مخاطب // // // // // // // // //// // // // // // // //
// متکلم اَفْعِلُ // // اَشْوِیُ // // // // // // // اَشْوِیْ //
تثنیہ وجمع متکلم نَفْعِلُ// // نَشْوِیُ // // // // // // // نَشْوِیْ//

سلب حرکتِ عین ونقل حرکت لام، حذفِ لام: یہ اعلال فعل مضارع معلوم میں مندرجہ ذیل دو مواقع پر ہوتا ہے۔

[۱] جمع مذکر غائب یَفْعِلُوْنَ کے وزن پر یَشْوِیُوْنَ ہے۔ عین اور لام کی حرکتیں ناموافق ہیں۔ عین کلمہ کی حرکت (کسرہ) سلب کر کے لام کلمہ کی حرکت (ضمّہ) اس کو منتقل کر دیا تو یَشْوُیْوْنَ ہو گیا۔ دو ساکن یا اور واو جمع ہوئے۔ یا کو حذف کر دیا تو یَشْوُوْنَ ہو گیا۔

[۲] جمع مذکر مخاطب تَفْعِلُوْنَ کے وزن پر تَشْوِیُوْنَ ہے۔ اس کا اعلال بھی یَشْوُوْنَ کی طرح ہے۔

سلبِ حرکت/حذف حرف علت: مفرد مؤنث مخاطب تَفْعِلِیْنَ کے وزن پر تَشْوِیِیْنَ ہے۔ لام کلمہ یا اور ماقبل کی حرکتیں موافق ہیں۔ دونوں پر کسرہ ہے۔ یا کی حرکتِ کسرہ حذف کر دیں تو دو ساکن دونوں ’’یا‘‘ جمع ہو گئے۔ ایک کو حذف کر دیں تو تَشْوِیْنَ رہ گیا۔

ملاحظہ: یاد رہے کہ لام کلمہ اگر یا ہو اور اس کے ماقبل اور اس کی حرکتیں باہم مخالف ہوں تو ماقبل کی حرکت سلب کر کے لام کلمہ کی حرکت اس کو منتقل کرتے ہیں اور اگر دونوں کی حرکتیں موافق ہوں تو لام کی حرکت سلب کر کے اس کو التقاء ساکنین کی وجہ سے گرا دیتے ہیں۔

مضارع مجہول

قلب یا الف سے: مفرد مذکر غائب یُفعَلُ کے وزن پر یُشْوَی ہو گیا۔

مواقع اعلالِ مذکور: فعل واحد کی تمام امثلہ میں قلبِ یا الف سے ہوتا ہے جیسے:

مفرد مذکر غائب یُفعَلُ کے وزن پر یُشوَیُ ہے قلب یا الف سے ہوا تو یُشوٰی ہوا۔
〃 مئونث 〃 تُفعَلُ 〃 〃 تُشوَیُ 〃 〃 〃 〃 تُشوٰی 〃
〃 مذکر مخاطب 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
〃 متکلم اُفعَلُ 〃 〃 〃 اُشوَیُ 〃 〃 〃 〃 اُشوٰی 〃
تثنیہ و جمع متکلم نُفعَلُ 〃 〃 نُشوَیُ 〃 〃 〃 〃 نُشوٰی 〃

قلب یا الف سے/ حذفِ الف: یہ اعلال مندرجہ ذیل تین جگہوں پر ہوتا ہے۔

[۱] جمع مذکر غائب یُفعَلُوْنَ کے وزن پر یُشوَیُوْنَ ہے۔ یا متحرک فتحہ کے بعد الف سے بدل گئی تو دو ساکن الف اور واو جمع ہو گئے الف کو حذف کر دیا تو یَشوَوْنَ رہ گیا۔

[۲] جمع مذکر مخاطب تُفعَلُوْنَ کے وزن پر تُشوَیُوْنَ ہے۔ یا کو الف سے بدلا پھر الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا تو تشوَوْنَ ہوا۔

[۳] مفرد مئونث مخاطب تُفعَلِیْنَ کے وزن پر تُشوَیِیْنَ ہے۔ یا کو الف سے بدلا تو تُشوَایْنَ ہوا دو ساکن الف اور یا جمع ہوئے الف کو حذف دیا تو تُشوَیْنَ رہ گیا۔

ملاحظہ: مفرد مئونث مخاطب تُشوَیْنَ
جمع 〃 〃 〃 〃 تُشوَیْنَ

بظاہر دونوں کی ایک صورت ہے اصل الگ الگ ہیں اول کی اصل تُشْوَيِيْنَ بروزن تُفْعَلِيْنَ ہے جو اعلال سے تُشْوَيْنَ بنا۔ دوم تُشْوَيْنَ بروزن تُفْعَلْنَ اصل حالت پر ہے۔

جدول گردان فعل مضارع لفیف مقرون

احوال فاعل			معلوم				مجہول			
			میزان	موزون			میزان	موزون		
نوع	جنس	عدد		اصل	اعلال	صورت استعمال		اصل	اعلال	صورت استعمال
غائب	مذکر	مفرد	يَفْعِلُ	يَشْوِیُ	اسکان لام	يَشْوِیُ	يُفْعِلُ	يُشْوَیُ	قلب یا الف سے	يُشْوِیٰ
//	//	تثنیہ	يَفْعِلَانِ	يَشْوِيَانِ	اعلال نہ ہو	يَشْوِيَانِ	يُفْعَلَانِ	يُشْوَيَانِ	اعلال نہ ہو	يُشْوَيَانِ
//	//	جمع	يَفْعِلُوْنَ	يَشْوِيُوْنَ	سلب ونقل حرکت حذف لام	يَشْوُوْنَ	يُفْعَلُوْنَ	يُشْوَيُوْنَ	قلب/حذف	يُشْوَوْنَ
//	مئونث	مفرد	تَفْعِلُ	تَشْوِیُ	اسکان لام	تَشْوِیُ	تُفْعَلُ	تُشْوَیُ	قلب	تُشْوٰی
//	//	تثنیہ	تَفْعِلَانِ	تَشْوِيَانِ	اعلال نہ ہوا	تَشْوِيَانِ	تُفْعَلَانِ	تُشْوَيَانِ	اعلال نہ ہو	تُشْوَيَانِ
//	//	جمع	يَفْعِلْنَ	يَشْوِيْنَ	//	يَشْوِيْنَ	يُفْعَلْنَ	يُشْوَيْنَ	//	يُشْوَيْنَ
مخاطب	مذکر	مفرد	تَفْعِلُ	تَشْوِیُ	اسکان لام	تَشْوِیُ	تُفْعَلُ	تُشْوَیُ	قلب	تُشْوٰی
//	//	تثنیہ	تَفْعِلَانِ	تَشْوِيَانِ	اعلال نہ ہو	تَشْوِيَانِ	تُفْعَلَانِ	تُشْوَيَانِ	اعلال نہ ہو	تُشْوَيَانِ
//	//	جمع	تَفْعِلُوْنَ	تَشْوِيُوْنَ	سلب ونقل حرکت حذف حرف علت	تَشْوُوْنَ	تُفْعَلُوْنَ	تُشْوَيُوْنَ	قلب/حذف	تُشْوَوْنَ
//	مئونث	مفرد	تَفْعِلِيْنَ	تَشْوِيِيْنَ	سلب حرکت وحذف حرف علت	تَشْوِيْنَ	تُفْعَلِيْنَ	تُشْوَيِيْنَ	// //	تُشْوَيْنَ
//	//	تثنیہ	تَفْعِلَانِ	تَشْوِيَانِ	اعلال نہ ہو	تَشْوِيَانِ	تُفْعَلَانِ	تُشْوَيَانِ	اعلال نہ ہو	تُشْوَيَانِ
//	//	جمع	تَفْعِلْنَ	تَشْوِيْنَ	//	تَشْوِيْنَ	تُفْعَلْنَ	تُشْوَيْنَ	//	تُشْوَيْنَ
متکلم	مشترک	مفرد	اَفْعِلُ	اَشْوِیُ	اسکان لام	اَشْوِیُ	اُفْعَلُ	اُشْوَیُ	قلب	اُشْوٰی
//	//	تثنیہ وجمع	نَفْعِلُ	نَشْوِیُ	//	نَشْوِیُ	نُفْعَلُ	نُشْوَیُ	//	نُشْوٰی

☆☆☆☆☆☆☆

اسمِ فاعل

اسکان لام/حذف لام: مفرد مذکر فَاعِلٌ کے وزن پر شَاوِیٌ ہے لام کلمہ یا پر آخر میں ضمہ ثقیل ہے۔ اس کو ساکن کر دیا تو دو ساکن (یا اور نون تنوین) جمع ہوئے۔ یا کو حذف کر دیا تو شَاوٍ ہوا۔

(تنوین واو پر لکھا پڑھا جائے گا۔)

سلب و نقل حرکت عین ولام/حذف لام: جمع مذکر غائب فَاعِلُوْنَ کے وزن پر شَاوِیُوْنَ ہے۔ عین کلمہ ''واؤ'' اور لام کلمہ ''یا'' کی حرکتیں مخالف ہیں۔ واو کا کسرہ سلب کر کے یا کا ضمہ اس کو منتقل کر دیا شَاوُیُوْنَ ہوا۔

دو ساکن یا اور واو جمع ہوئے۔ یا کو حذف کر دیا تو شَاوُوْنَ ہو گیا۔ بقیہ تمام امثلہ اصلی حالت میں استعمال ہوتی ہیں۔ اسمِ فاعل کی تصریف کا جدول پیش کیا جاتا ہے۔

جنس	عدد	میزان	اصل	اعلال	صورت استعمال
مذکر	مفرد	فَاعِلٌ	شَاوِیٌ	اسکانِ لام حذفِ لام	شَاوٍ
//	تثنیہ	فَاعِلَانِ	شَاوِیَانِ	اعلال نہ ہوا	شَاوِیَانِ
//	جمع	فَاعِلُونَ	شَاوِیُوْنَ	سلب و نقلِ حرکت/حذف حرف علت	شَاوُوْنَ
مئونث	مفرد	فاعلة	شَاوِیَةٌ	اعلال نہ ہوا	شَاوِیَةٌ
//	تثنیہ	فَاعِلَتَانِ	شَاوِیَتَانِ	//	شَاوِیَتَانِ
//	جمع	فَاعِلَاتٌ	شَاوِیَاتٌ	//	شَاوِیَاتٌ

﴿اسمِ مفعول﴾

قلبِ واو یا سے/ ادغام/ قلبِ حرکتِ عین: مفرد مذکر مَفْعُولٌ کے وزن پر مَشْوُوْیٌ ہے۔ واو اور یا جمع ہوئے۔ پہلی ساکن ہے واو کو یا سے بدل دیا۔ دو "یا" ہم جنس میں ادغام کر دیا تو مَشُوِّیٌ ہوا۔ یا کی مناسبت سے واو کا ضمہ کسرہ سے بدل دیا تو مَشْوِیٌّ ہو گیا۔

مواقع اعلال:

اسم مفعول کی تمام امثلہ میں یہی اعلال ہوتا ہے۔

جنس	عدد	میزان	اصل	اعلال	صورت استعمال
مذکر	مفرد	مَفْعُولٌ	مَشْوُوْیٌ	قلب واو/ ادغام/ قلبِ حرکت	مَشْوِیٌّ
//	تثنیہ	مَفْعُولاَنِ	مَشْوُوْیَانِ	//	مَشْوِیَّانِ
//	جمع	مَفعُولُوْنَ	مَشوُوْیُوْنَ	//	مَشْوِیُّوْنَ
مئونث	مفرد	مَفْعُوْلَةٌ	مَشْوُوْیَةٌ	//	مَشوِیَّةٌ
//	تثنیہ	مَفعُوْلَتَانِ	مَشوُوْیَتَانِ	//	مَشْوِیَتَانِ
//	جمع	مَفْعُوْلاَتٌ	مَشوُوْیَاتٌ	//	مَشْوِیَّاتٌ

☆☆☆☆☆☆☆

اغراء

تعارف: مخاطب کوکسی اچھے عمل کی ترغیب اور شوق دلانا تا کہ وہ اس کواختیار کرے اغراء کہلاتا ہے......جس کے مقابلے میں ''تحذیر'' آتا ہے۔

مغری بہ: وہ اَمر جس کا مخاطب کوشوق دلایا جائے مغری بہ کہلاتا ہے۔ اغراء میں اِلْزَمْ ، اُطْلُبْ یا ان جیسا کوئی فعل محذوف ہوتا ہے جومغری بہ کونصب دیتا ہے۔ جیسے سچائی کی ترغیب دلانے کے لئے کسی کو کہا جائے ''الصّدقَ'' سچائی کولازم پکڑیں یہ اصل میں اِلْزَمْ الصِّدْقَ ہے۔ اِلْزَمْ فعل محذوف ہے جس نے ''الصّدقَ'' مغری بہ کونصب دیا ہے۔

مغری بہ کے احوال واحکام

مغری بہ کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔ [۱] مفرد [۲] مکرر [۳] معطوف علیہ

[۱] **مغری بہ مفرد:** یہ ہے کہ متکلم مخاطب کوجس چیز کی ترغیب دینا چاہتا ہے اس کو ایک بار کہے۔ جیسے سچائی کی ترغیب کے لئے کہے ''الصدق''، تم سچائی کو لازم پکڑو۔

تحلیل کلام

اصل عبارت	اِلْزَم محذوف	الصّدقَ
ترکیبِ نحوی	فعل وفاعل	مفعول بہ منصوب (مغری بہ)

احکام:

......مغری بہ مفرد کونصب دینا واجب ہے۔

......فعل کوحذف کرنا یا ذکر کرنا دونوں امر درست ہیں۔

لہٰذا کہیں ''الصدق یا ولدی'' اے بیٹا سچائی کو لازم پکڑیں۔

یا کہا جائے ”الزم الصدق یا ولدی“ // // // // // // //

[۲] **مغری بہ مکرّر:** یہ ہے کہ متکلم تاکید کے لئے مغری بہ کو دوبار ذکر کرے جیسے کہیں ”الفضیلة الفضیلة“ فضیلت کو فضیلت کو طلب کریں۔

نصب کی مثال: الفَضِیْلَةَ الفَضِیْلَةَ

تحلیلِ کلام

اصل عبارت	اُطْلُبْ محذوف	الفضیلةَ	الفضیلةَ
ترکیب نحوی	فعل وفاعل	مفعول بہ (مغری بہ)	تاکید (برائے مغری بہ منصوب)

احکام:

......مُغری بہ مکرر ہوتو فعل کو حذف کرنا ضروری ہے۔

......مغری بہ مکرر کو نصب دینا جائز ہے کہ وہ محذوف فعل کا مفعول بہ ہے۔

......مغری بہ مکرر کو مرفوع پڑھنا بھی درست ہے کہ وہ محذوف مبتدا کی خبر یا محذوف خبر کی مبتدا ہے۔

رفع کی پہلی صورت: مغری بہ محذوف مبتدا کی خبر ہوتو اصل عبارت هذهِ الفضیلةُ الفضیلةُ ہوگی۔

تحلیلِ کلام

اصل عبارت	هذهِ محذوف	الفضیلةُ	الفضیلةُ
ترکیبِ نحوی	مبتدا	خبر مرفوع	تاکید

رفع کی دوسری صورت: مغری بہ محذوف خبر کی مبتدا ہوتو اصل عبارت ! فی الطریق الفضیلةُ الفضیلةُ۔

تحلیل کلام

اصل عبارت	فی الطریق محذوف	الفضیلةُ	الفضیلةُ
ترکیبِ نحوی	جارمجرور۔ خبر	مغری بہ/مبتدا مرفوع	تاکید

[۳] **مغری بہ معطوف علیہ:** یہ ہے کہ مغری بہ کے بعد کوئی اسم پر معطوف بن کر آئے اور مغری بہ معطوف علیہ ہو۔ جیسے متکلم کسی کو کہے:

"العلمَ و التواضعَ" تم علم اور تواضع کو لازم پکڑو۔

احکام: مغری بہ معطوف علیہ کی صورت میں فعل کو حذف کرنا ضروری ہے۔

مُغری بہ معطوف علیہ کا نصب واجب ہے۔

تحلیل کلام

اصل عبارت	اِلْزَمْ (محذوف)	العلمَ	و	الصبرَ
ترکیبِ نحوی	فعل وفاعل	مفعول بہ منصوب مغری بہ معطوف علیہ	حرف عطف	معطوف

جدول اغراء

اقسام مغری بہ	فعل عامل نصب	اعراب	سبب	امثلہ
۱۔ مغری بہ مفرد	جوازِ حذف	نصب واجب	مفعول بہ	"العلمَ" یا "اُطلبِ العلمَ"
۲۔ مغری بہ مکرر	وجوبِ حذف	جوازِ نصب	مفعول بہ	"الوقارَ الوقارَ"
//	//	جوازِ رفع	خبر مبتدا محذوف	هٰذا الوقارُ الوقارُ
//	//	//	مبتدا خبر محذوف	فی طریقکَ الوقارُ الوقارُ
۳۔ مغری بہ معطوف علیہ	وجوب حذف	نصب واجب		العلمَ والحلمَ

﴿تمرینات﴾

س: مندرجہ ذیل جملوں میں مغری بہ بتائیں۔ مفرد، مکرر، معطوف علیہ ہر نوع کو واضح کریں۔

[۱] اخاکَ اخاکَ

[۲] الصدقَ الصدقَ فانّہ' نجاۃٌ

[۳] الاجتہادَ فی طلب العلمِ

[٤] الأمانۃَ ایُّھَاالمسلمُ

[۵] طاعۃَ اللہِ حتی تفوزَ

[٦] العملَ حتی تنجُوَ

[۷] العلمَ والحلَم یا اَخِي

س: خالی جگہ مناسب مغری بہ سے پُر کریں۔

[۱] ....حتی تفوزَ

[۲] ....والرفقَ مع الوالدینِ

[۳] ....والمحبۃَ فی تربیۃِ الوالَدَیْنِ

[٤] ....فانّہ' سیُنْجِیُ

[۵] ....فی العملِ

تحذیر

تعارف: مخاطب کو کسی ناپسندیدہ امر سے بچانا تحذیر کہلاتا ہے۔

محذر منہ: جس امر سے مخاطب کو بچانا مقصود ہے وہ محذر منہ، کہلاتا ہے جیسے: **ایّاکَ الکَذِبَ** ”تم جھوٹ سے بچو“ میں **الکذب** محذر منہ ہے۔

اقسامِ تحذیر

تحذیر کی دو قسمیں ہیں:

[۱] محذر منہ سے پہلے **ایّاک** ضمیر منصوب برائے مخاطب یا اس کی فروع کا استعمال ہو۔ ضمیر منصوب برائے غائب تحذیر میں استعمال نہیں ہوتی۔

[۲] محذر منہ سے پہلے **ایّاک** ضمیر منصوب برائے مخاطب یا اس کی فروع کا استعمال نہ ہو۔

قسم اوّل ...... صورتیں احکام وامثلہ

لفظ **ایّاک** کے ساتھ تحذیر کی تین صورتیں ہیں:

[۱] **ایّاک** ایک بار ہو۔

[۲] **ایّاک** مکرر ہو۔

[۳] **ایّاک** مکرر نہ ہو اور محذر منہ حرف جر کے بعد آئے۔

[۱] لفظ ایاک ایک بار اور محذر منہ سے پہلے حرف جر نہ ہو:

......محذر منہ کا نصب واجب ہو۔

......ناصب فعل کو ذکر کرنا یا حذف کرنا دونوں امر درست ہیں۔

......**ایّاک** اور محذر منہ کے درمیان حرف عطف کا ذکر کرنا یا نہ کرنا دونوں امر درست ہیں۔

ایّاک کے بعد واو ترک کرنا یا ذکر کرنا (واو برائے عطف یا بمعنی مع ہوگی) اور اس کے بعد محذر منہ معطوف منصوب یا مفعول معہ منصوب ہوتا ہے۔

مثال ا: ایّاک اور محذر منہ کے درمیان ترکِ واو جیسے:

ایّاک الکَذِبَ

تحلیلِ کلام

اصل عبارت	اُحَذِّرَ (محذوف)	ایّاک	الکذب
ترکیبِ نحوی	فعل وفاعل	مفعول بہ	محذر منہ منصوب

مثال ب: ایّاک اور محذر منہ کے درمیان واو جیسے:

''ایّاکَ وَالکَذِب''

واو کو حرف عطف یا بمعنی مع اور واو کے بعد والے کو معطوف یا مفعول معہ بنانا دونوں طرح درست ہے۔

تحلیلِ کلام

اصل عبارت	اُحَذِّر محذوف	اِیَّاکَ	و	الکَذِبَ
ترکیبِ نحوی	فعل وفاعل	مفعول بہ معطوف علیہ	حرف عطف	معطوف
			بمعنی مع	مفعول معہ

اس پہلی صورت میں فعل کو ذکر کرنا بھی درست ہے تو ذکرِ فعل کی مثال یوں ہوگی۔

اُحَذِّرکُ الکذبَ

[۲] **ایّاک مکرّر رہو:** مفعول بہ کی تاکید کے لئے ضمیر منصوب ایأک مکرّر آئے۔ تمام احکام پہلی صورت والے ہی ہیں۔ مثال: اِیَّاکَ اِیَّاکَ وَالأَسَدَ

﴿تحلیلِ کلام﴾

اصل عبارت	احذر مخذوف	ایّاکَ	ایّاکَ	و	الاسدَ
ترکیب نحوی	فعل وفاعل	ضمیر نصب مفعول بہ	ضمیر نصب تاکید	حرف عطف یا بمعنی مع	معطوف علیہ یا مفعول معہ منصوب (محذر منہ)

[۳] ایّاکَ ایک بار اور محذر منہ حرف جر کے بعد ہو: اس صورت کے احکام بھی پہلی صورت والے ہی ہیں البتہ محذر منہ مجرور ہوتا ہے۔

مثال: اِیَّاکَ مِنَ الْاَسَدِ

﴿تحلیلِ کلام﴾

اصل عبارت	اُحَذِّر مخذوف	ایّاکَ	من	الاسدِ
ترکیب نحوی	فعل وفاعل	مفعول بہ	حرفِ جر	مجرور (محذر منہ)

قسم دوم : ﴿محذر منہ ضمیرِ نصب ایّاک کے بغیر﴾

ایّاک کے بغیر تحذیر کی تین صورتیں ہیں: [۱] محذر منہ مفرد ہو [۲] مکرّر ہو [۳] محذر منہ معطوف علیہ ہو۔

[۱] محذر منہ مفرد: بغیر ضمیر ایّاک کے محذر منہ ایک بار ذکر ہو۔ جیسے: الأسد

حکام: ......محذر منہ کا نصب واجب ہوتا ہے۔

......ناصب فعل کا ذکر کرنا اور حذف کرنا دونوں امر درست ہیں۔

اصل عبارت یوں ہے	احذر محذوف	الاسدَ
ترکیب یوں ہوگی	فعل وفاعل	مفعول بہ منصوب (محذر منہ)

فعل کوذکر کرکے یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اِحُذر الأسَدَ

[۲] **محذرمنہ مکرّر:** بغیر ایّاک کے محذرمنہ کوتاکید کے لئے مکرّر لایاجائے جیسے: **الأسدَ الأسدَ**

احکام:

......فعل ناصب کوحذف کرنا ضروری ہے۔ تاکہ نصب اور رفع دونوں کا جواز ہوسکے۔

......محذرمنہ کا نصب جائز ہے اور ناصب فعلِ محذوف ہی ہوگا۔

......محذرمنہ کومرفوع پڑھنا بھی جائز ہے۔ رفع کی حالت میں محذرمنہ کی دوصورتیں ہیں۔

محذرمنہ محذوف مبتدا کی خبر یا

// // // خبر کے لئے مبتدا

نصب کی مثال: الأسدَ الأسدَ

نصب کی صورت میں ترکیب نحوی یوں ہوگی۔

اُحَذِّرُ محذوف	الأسدَ	الأسدَ
فعل وفاعل	مفعول بہ منصوب محذرمنہ	تاکید (تابع منصوب)

رفع کی مثال: "الأسدُ الأسدُ

رفع کی حالت میں اعراب کی دوصورتیں ہیں: [۱] محذرمنہ مخذوف مبتدا کی خبر ہو۔ [۲] محذوف خبر کے لئے مبتدا ہوتو۔

پہلی صورت: اصل عبارت یوں ہوگی۔

"هٰذا الأسدُ الأسدُ"

اصل عبارت	هٰذا محذوف	الأسدُ	الأسدُ
ترکیب نحوی	مبتدا	خبر مرفوع	تاکید تابع مرفوع

دوسری صورت: اصل عبارت یوں ہوگی۔

"فی طریقک الأسدُ الأسدُ"

اصل عبارت	(فی طریقک) محذوف	الأسدُ	الأسدُ
ترکیب نحوی	جار مجرور خبر مقدم	مبتدا مرفوع محذر منہ	تاکید

[۲] **محذر منہ معطوف علیہ ہے:** بغیر ایّاک کے محذر منہ ایک ہی بار آیا ہے مگر وہ کلام میں معطوف علیہ واقع ہو رہا ہے۔ تو:

احکام:

......فعل ناصب کے حذف کرنا ضروری ہے۔

......محذر منہ کو محذوف فعل سے نصب بھی جائز ہے۔

......محذر منہ کو رفع دینا بھی جائز ہے کہ وہ محذوف مبتدا کی خبر ہے یا محذوف خبر کے لئے مبتدا ہے۔

نصب کی مثال: نَفْسَکَ والأسَدَ

ترکیب یوں ہوگی

احذر فعل محذوف	نَفْسَکَ	و	یہاں پر احذر فعل محذوف ہے	الأسَدَ
فعل وفاعل	مفعول بہ منصوب (معطوف علیہ)	حرفِ عطف	فعل وفاعل	محذر منہ معطوف
			یہ جملہ محذر منہ منصوب پر معطوف ہے۔	

رفع کی مثال: نَفسُک والأسَدُ

رفع کی حالت میں اعراب کی دو صورتیں ہیں:

[۱] محذر منہ محذوف مبتدا کی خبر۔

[۲] محذر منہ محذوف خبر کی مبتدا۔

پہلی صورت میں اصل عبارت یوں ہوگی

"هٰذا نَفْسُکَ وهٰذا الأسَدُ"

اصلی عبارت	یہاں هٰذا محذوف	نَفْسُکَ	و	یہاں پر هذا محذوف ہے	الأسَدُ
ترکیبِ نحوی	مبتدا	خبر مرفوع محذر منہ معطوف علیہ	حرفِ عطف	مبتدا محذوف	خبر مرفوع
				پر معطوف ہے	

دوسری صورت میں اصل عبارت یوں ہوگی۔

فی طریقک نَفْسُک وفی طریقک الأسَدُ

اصلی عبارت	فی طریقک محذوف	نَفْسُک	و	فی طریقک محذوف	الأسَدُ
ترکیبِ نحوی	جار مجرور خبر مقدم	مبتدا مؤخر محذر منہ معطوف علیہ	حرف عطف	جار مجرور خبر مقدم	مبتدا مؤخر
				نفسُک محذر منہ پر عطف ہے	

خلاصہ: ایّاک کے ساتھ تحذیر کی تین صورتیں

[۱] ایّاک ایک بار ہو　　محذر منہ منصوب ہوتا ہے۔

[۲] ایّاک مکرّر ہو　　// // // // // // //

[۳] ایّاک ایک بار　　// // حرفِ جر کے بعد مجرور ہوتا ہے

بغیر ایّاک کے تحذیر کی تین صورتیں:

[۱] محذر منہ مفرد ہو محذر منہ منصوب ہوتا ہے۔

[۲] // // مکرّر // // // اور مرفوع ہوتا ہے

[۳] // // معطوف علیہ ہو // // // // // // //

تحذیر	انواع	عامل نصب	اعراب محذر منہ	امثلہ
ایّاک کے ساتھ	ایّاک ایک بار	اظہار واضمار جائز	منصوب وجوباً	ایّاک و الکَذِبَ
//	// مکرر	//	// //	ایّاک ایّاک والکذب
//	// ایک بار منہ حرفِ جر کے بعد	//	مجرور //	ایّاک من الأسدِ
بغیر ایّاک کے	محذر منہ مفرد	اظہار واضمار جائز	منصوب وجوباً	الکِبرَ
//	// مکرر	اضمار واجب	منصوب جوازاً	الحسدَ الحسدَ
//	//	//	مرفوع //	الحسدُ الحسدُ
//	// معطوف علیہ	//	منصوب جوازاً	راسَک والسَیفَ
//	//	//	مرفوع //	راسُک والسیفُ

☆☆☆☆☆☆☆

﴿تحذیر کی تمرینات﴾

س ۱ : مندرجہ ذیل جملوں میں سے محذر منہ بتائیں؟
مفرد اور مکرر الگ الگ کریں۔

[۱] اِیَّاکُمْ وَالْکَسَلَ

[۲] اِیّاکُمْ وَالْکَذِبَ

[۳] العَدُوَّ العَدُوَّ

[٤] ثَوبَکَ وَالنَّار

[۵] رَأسَکَ وَالسَّیفَ

[٦] ایَّاکَ وَالفَحْشَاءَ

[۷] الخِیَانَۃَ الخِیَانَۃَ

س ۲ : مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں اور اردو ترجمہ بھی کیجیے؟

س ۳ : خالی جگہ مناسب محذر منہ سے پر کریں۔

[۱] اِیَّاکُمْ ....الصَّلَوَاتِ.

[۲] اِحْذَرُوا ....یٰاَیُّھّاَالاء خُوَۃ.

[۳] اِیَّاکُم وَ ....فَاِنَّ کَثُرَۃَ المزَاحِ سبَبُ الجدال.

[٤] اِیَّاکَ وَ ....لِعُیوبِ الناسِ.

[۵] ثَوبَکَ ....والثوب.

[٦] ....فَفِی العجلۃِ النَدامَۃُ.

[۷] ....فاِنَّ البِدُعَۃَ ضَلاَلَۃٌ.

اِختِصاص

تعارف: متکلم یا مخاطب کی ضمیر کی طرف منسوب حکم کو اس معرفہ اسمِ ظاہر کے ساتھ خاص کرنا جو ضمیر کے بعد مذکور ہو۔ کہ وہی اسمِ ظاہر ضمیر سے مراد ہوتا ہے۔ یہ طریقۂ کلام اختصاص کہلاتا ہے۔

اسمِ مخصوص: وہ اسمِ ظاہر جو ضمیر کے بعد اختصاص کی بنا پر منصوب ہو اور ضمیر سے مراد کو بیان کرے وہ مخصوص کہلاتا ہے جو ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔

ضمیرِ متکلم: جیسے نَحنُ العَرَبَ نُکرِمُ الضَّیفَ ہم عرب مہمان کا اکرام کرتے ہیں۔ اس میں العَرَبَ اسم مخصوص ہے جو نَحنُ ضمیر متکلم کے بعد مذکور ہے اور نَحنُ سے مراد بھی "العَرَبَ" ہی ہے کوئی دوسرا مخاطب شخص نہیں۔

ضمیرِ مخاطب کے بعد: جیسے عَلَیکُمُ الشَّبَابَ مَسئُولِیَّۃٌ کَبِیرَۃٌ میں "الشبابَ" اسمِ مخصوص ہے جو کُمْ ضمیر کے بعد مذکور ہے اور کُمْ ضمیر مخاطب سے مراد بھی "الشَبَابَ" ہی ہے۔

ضمیرِ غائب: کے بعد اختصاص درست نہیں لہٰذا

"ھُمْ مَعشرَ العَرَبِ یُکرِمُونَ الضَّیفَ" میں ھُمْ ضمیر غائب کے بعد "مَعْشَرَ الْعَرَبِ" کو اختصاص کی بنا پر منصوب پڑھنا صحیح نہیں۔

ہیئتِ اختصاص: جملۂ اختصاص کی ہیئت کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں۔ [۱] ہیئتِ خبر [۲] ہیئتِ ندا۔

اقسام: ہیئتِ خبر ہو تو اسمِ مخصوص منصوب ہوتا ہے جس کی مندرجہ ذیل چار صورتیں ہیں۔ پہلی دو کثیر الاستعمال اور تیسری، چوتھی قلیل الاستعمال ہے۔

کثیر الاستعمال: [۱] اسمِ مخصوص بأل ہو۔ جیسے نَحنُ الطُّلَّابَ نُحِبُّ العِلْمَ = مخصوص

معرف باَل ہے۔

[۲] اسمِ مخصوص معرف باَل کی طرف مضاف ہو جیسے نَحْنُ طُلَّابَ الْعِلْمِ نُحِبُّ الْعِلْمَ = میں طلاب مخصوص معرف باَل کی طرف مضاف ہے۔

قلیل الاستعمال: [۳] مخصوص علم ہو جیسے بِنَا تَمِیماً یُکْشَفُ الظَّلامُ

[٤] مخصوص علم کی طرف مضاف ہو جیسے نَحْنُ بَنِی حَیَّۃَ اَصحابُ الجملِ.

ہیئت ندا میں اسمِ مخصوص کی دو صورتیں ہیں۔

ہیئتِ ندا: [۵] اسمِ مخصوص کلمہ ندا اَیُّھَا ہو۔

[٦] // // // // اَیَّتُھَا //۔

احکام واعراب: اختصاص جب ہیئتِ ندا میں ہو تو دو صورتیں ہیں

ا ۔ ضمیر کے بعد اَیُّھَا یا اَیَّتُھَا میں سے کوئی لفظ ہوگا جو مبنی بر ضمہ ہوتا ہے اور محلاً منصوب ہے کیونکہ یہی اَیُّھَا یا اَیَّتُھَا تو فعلِ محذوف اخُصُّ کا مفعول بہ ہے۔

ب ۔ اسمِ مخصوص اَیُّھَا اور اَیَّتُھَا کے بعد (منادی) ایک معرف باَل اسم ہوتا ہے یہی ضمیر سے مقصود ہے اور اَیُّھَا /اَیَّتُھَا کی اتباع لفظی کی بنا پر مرفوع ہوتا ہے۔

مخصوص ایّھا کی مثال: جیسے اِنِّی الْعَبْدُ فقِیْرُ اِلَی اللّٰہِ ''میں بندہ اللہ کا محتاج ہوں''۔ اس میں اِنّیُ ضمیر متکلم مبتدا اَیُّھَا مخصوص اسم مبنی برضمہ ہے۔ جو اَخُصُّ فعلِ محذوف کا مفعول بہ ہونے کے سبب محلِ نصب میں ہے اِنّیُ ضمیر متکلم سے مراد ''اَلْعَبْدُ'' ہی ہے۔ یہ معرف باَل اسم اَیُّھَا کی اتباع میں مرفوع ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

تحلیلِ کلام

اصل عبارت	اِنِیْ	اُخُصُّ محذوف	اَیُّھَا	العَبْدُ	فَقِیْر	اِلیَ	اللّٰہِ
ترکیب نحوی	مبتدا	فعل وفاعل	حروفِ ندا المخصوص مبنی برضمہ مفعول بہ محلاً منصوب	(منادی) تابع مرفوع ہے اَیُّھَا سے مراد یہی اَلعَبْدُ ہے	خبر مرفوع	حرفِ جر	اسمِ مجرور

ایتّھا کی مثال: اَنْـتِ اَیَّتُھا الطَّالِبَۃُ مُجْتَھِدَۃٌ اس میں اَنْتِ ضمیر مبتدا ہے (پھر اخص فعل محذوف ہے) اَیَّتُھَا اسم مخصوص مبنی برضمہ ہے جو فعل محذوف کا مفعول بہ ہونے کے سبب محل نصب میں ہے۔ اَلَّطالِبَۃُ اسم معرف بأل اَیَّتُھَا کی اتباع میں مرفوع ہے۔

تحلیلِ کلام

اصل عبارت	اَنْتِ	اَخُصُّ محذوف	اَیَّتُھا	الطَّالِبَۃُ	مُجْتَھِدَۃٌ
ترکیبِ نحوی	مبتدا	فعل وفاعل	کلمہ ندا المخصوص برضمہ مفعول بہ محلاً منصوب	منادی تابع مرفوع	خبر مرفوع

اختصاص کے فوائد: اختصاص کا اسلوب۔ فخر۔ تواضع یا بیان معقود کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔

اختصاص برائے فخر کی مثال: نَحْنُ الْجُنُودَ نُحطِّمُ الْعَدُوَّ ”ہم لشکر کو برباد کرتے ہیں“ اس جملے میں متکلم فخریہ اپنی بہادری کو بیان کررہا ہے۔

تحلیلِ کلام

اصل عبارت	نَحْنُ	نخُصُّ محذوف	الجُنُودَ	نحطِمُ	اَلْعَدُوَّ
ترکیبِ نحوی	مبتدا	فعل وفاعل	مفعول بہ منصوب (مخصوص)	فعل فاعل	مفعول بہ
				جملہ فعلیہ خبر برائے مبتدا	

اختصاص برائے تواضع کی مثال: اِنِّیْ اَیُّھَا الْعَبْدُ فَقِیْرٌ اِلَی اللہِ ۔ اس جملے میں متکلم تواضع کے طور پر اپنے آپ کو عبدِ فقیر کہہ رہا ہے۔

تحلیلِ کلام

اصل عبارت	اِنِّیْ	اَخُصُ محذوف	اَیُّھا	العَبْدُ	فَقِیْرٌ	اِلَی	اللہِ
ترکیب نحوی	مبتدا	فعل وفاعل	حرفِ ندا مخصوص مبنی بر ضمّہ	تابع مرفوع	خبر	حرفِ جر	اسمِ مجرور

یہ کلام محلِ نصب میں ہے
کیونکہ اخص کا مفعول یہ ہے

اختصاص برائے بیانِ مقصود کی مثال: نَحْنُ الْعَرَبَ نُکْرِمُ الضَّیْفَ ۔ ''ہم عرب مہمان کا اکرام کرتے ہیں'' اس جملے میں نَحْنُ ضمیر متکلم کی وضاحت ''اَلْعَرَبَ'' سے کی گئی ہے فخر یا تواضع مراد نہیں ہے۔

تحلیلِ کلام

اصل عبارت	نَحْنُ	نَخُصُّ محذوف	الْعَرَبَ	نُکْرِمُ	الضَّیْفَ
ترکیبِ نحوی	مبتدا	فعل وفاعل	مفعول بہ منصوب (مخصوص)	فعل وفاعل	مفعول بہ منصوب

جملہ فعلیہ خبر برائے مبتدا

﴿ترخیم﴾

تعارف: لغت میں ترخیم کے معنی تسہیل کے ہیں۔ اہل قواعد کے ہاں منادی کی تخفیف کی خاطر اس کے آخر کو جوازاً حذف کر دینا ترخیم کہلاتا ہے۔

مرخّم: وہ منادی جس میں ترخیم ہو مرخّم کہلاتا ہے۔

تقسیم منادی برائے ترخیم:

منادی کی ترخیم کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں:

[۱] وہ منادی جس کا آخری حرف تاء تانیث ہو اس میں کسی شرط کے بغیر ترخیم درست ہے خواہ عَلَم ہو جیسے **طلحة** ترخیم کے بعد **یَاطَلْحُ** یا علم نہ ہو جیسے **ثقة** ترخیم کے بعد **یَاثِقُ**۔

[۲] وہ منادی جس کا آخری حرف تاء تانیث نہ ہو اس میں ترخیم کے لئے مندرجہ ذیل امور ضروری ہیں۔

شروطِ قسمِ ثانی:

منادی کا آخری حرف تاء تانیث نہ ہو تو اس میں ترخیم کے لئے چار چیزیں شرط ہیں۔

[۱] منادی علم ہو۔

[۲] تین حروف سے زائد پر مشتمل ہو۔

[۳] علم مرکب اضافی یا اسنادی نہ ہو۔

[٤] مضاف یا شبیہ مضاف نہ ہو۔

حرکاتِ منادی مرخّم:

منادی مرخّم میں آخر کو حذف کرنے کے بعد دو صورتیں جائز ہیں:

[۱] مرخم کو ترخیم کے بعد اس کی اصلی حالت پر رہنے دیں جیسے **عَبْلَةُ** میں ترخیم کے بعد لام پر فتحہ ہی

رہے اور کہیں **یَاعَبْلَ** ۔

[۲] عام منادی کی طرح معاملہ کیا جائے جیسے **عَبْلَۃُ** میں ترخیم کے بعد اس کو مبنی علی الضم سمجھ کر لام کو ضمّہ دیں اور کہا جائے **یا عبلُ** ۔

محذوف حروف کے اعتبار سے مرخم کی اقسام:

ترخیم کی وجہ سے محذوف کی تین اقسام ہیں:

[۱] محذوف ایک ہی حرف ہو جیسا کہ عام مرخم اسماء میں ہوتا ہے۔

[۲] محذوف دو حرف ہوں۔ اس کے لئے مرخم میں چار امور کا ہونا ضروری ہے۔

[۱] آخری حرف سے پہلا حرف زائد ہو۔

[۲] // // // // // // // علت ہو۔

[۳] // // // // // // // ساکن ہو۔

[٤] اس ساکن سے پہلے تین یا تین سے زائد حروف ہوں۔

جیسے **سلمان، منصور** اور **مسکین** میں ترخیم کے بعد **یَاسَلْمُ** ، **یَامَنْصُ** اور **یَامِسْکُ** کہا جائے۔

[۳] محذوف ایک کلمہ ہو۔ اگر مرخم اسم مرکبِ مزجی ہو تو آخری کلمہ حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے **معدی یکرب** کو ترخیم کے بعد **یا معدی** کہا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

تصغیر

تعارف: لُغت میں تصغیر کے معنی چھوٹا کرنا، اور اہلِ قواعد کے ہاں بعض اغراض کے لئے معرب اسماء کو مقررہ اوزان پر لے جانا تصغیر کہلاتا ہے۔ جس اسم کی تصغیر کی جائے اسم تصغیر یا مصغّر کہلاتا ہے۔

اوزانِ تصغیر: تصغیر کے تین اوزان ہیں:

[۱] فُعَيْلٌ [۲] فُعَيْعِلٌ [۳] فُعَيْعِيْلٌ

اغراضِ تصغیر مع امثلہ: معرب اسماء کو مندرجہ ذیل اغراض کی خاطر مصغّر بنایا جاتا ہے۔

[۱] **برائے تصغیر:** کسی چیز کی بڑائی کے وہم کو دور کرنا۔ جیسے جَبَلٌ یا نَهَرٌ بولنے سے کوئی یہ سمجھے کہ بہت بڑا پہاڑ یا نہر ہوگی تو اس وہم کو دور کرنے اور ان کی چھوٹائی کو بیان کرنے کی خاطر جَبَلٌ اور نَهَرٌ سے فُعَيْلٌ کے وزن پر تصغیر جُبَيْلٌ اور نُهَيْرٌ لائی جائے۔

[۲] **برائے تحقیر:** کسی چیز کی عظمت (بڑائی) کے وہم کو دور کرنا جیسے عَالِمٌ کہنے سے کسی شخص کے بہت بڑا عالم ہونے کا وہم ہوسکتا تھا تو عَالِم سے فُعَيْعِلٌ کے وزن پر تصغیر عُوَيْلِمٌ لایا جائے تا کہ اس کے بہت بڑا عالم ہونے کے وہم کو دور کیا جا سکے۔ اور اس کے علم کی تحقیر ہو۔

[۳] **برائے تقلیل:** کسی چیز کی کثرت کے وہم کو دور کرنا۔ جیسے دِرْهَمٌ سے اسمِ تصغیر دُرَيْهِمٌ لایا جائے تا کہ کثرتِ دَرَاهِم کا وہم دور ہو جائے۔

[٤] **برائے تقریب:** بُعد کے وہم کو دور کرنا۔ چاہے بُعد زمانی، مکانی یا منزلت کے اعتبار سے ہو

بُعدِ زمانی جیسے قَبْل سے قُبَيْل
〃 مکانی 〃 دُون 〃 دُوَيْن
〃 منزلت 〃 فَوْق 〃 فُوَيْق

[۵] **برائے محبت پیار:** جیسے یا ابن کو تصغیر کے بعد یا بُنَیّ کہنا۔

[۱] **فُعَیْلٌ:** ہر ثلاثی اسم کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر ہوتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ.

[۲] **فُعَیْعِلٌ:** ہر رباعی اسم کی تصغیر فُعَیْعِلٌ کے وزن پر ہوتی ہے جیسے دِرْھَم سے دُرَیْھِمٌ

[۳] **فُعَیْعِیل:** ہر خماسی اسم کی تصغیر فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر ہوتی ہے جیسے عُصْفُور سے عُصَیْفِیر

طریقۂ تصغیر: کسی اسم کی تصغیر کے لئے

اولاً............ پہلے حرف کو ضمّہ دیں۔

ثانیاً............ دوسرے کو فتحہ دیں۔

ثالثاً............ تیسرے نمبر پر ''یا'' ساکن کا اضافہ کریں۔ یہی یاءِ تصغر کہلاتی ہے۔

رابعاً............ اگر اسم تین حروف سے زیادہ ہے تو یاءِ تصغیر کے مابعد کو کسرہ دیں گے۔

شروطِ تصغیر: کسی بھی اسم کی تصغیر کے لئے مندرجہ ذیل امور کا ہونا ضروری ہے۔

[۱] تصغیر کیا جانے والا لفظ اسم ہو۔ چونکہ تصغیر ایک معنوی وصف ہے یعنی لفظ کا معنی اس وصف سے موصوف ہوتا ہے۔ افعال یا حروف میں تصغیر نہیں ہوگی کیونکہ ان کے معنی میں یہ وصف متصود نہیں ہوتا۔

[۲] تصغیر کیا جانے والا لفظ اسم معرب ہو، مبنی اسماء جیسے، ضمیر، اسمِ موصول وغیرہ میں تصغیر نہیں ہوگی۔

[۳] لفظ کا معنی تحقیر یا تصغیر کی صلاحیت رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ کے اسماء، انبیائے کرام، ملائکہ اور آسمانی کتب کے اسماء میں تصغیر نہیں ہوتی۔

تصغیر کے فوائد: تصغیر کے دو فائدے ہیں، ایک معنوی دوسرا لفظی۔

[۱] معنوی فائدہ سے مراد تو ان مذکورہ اغراض کا حصول ہے۔

[۲] لفظی فائدہ سے مراد لفظ میں اختصار ہے جیسے رُجَیلٌ کا لفظ، جو اسم تصغیر ہے، رَجلٌ صَغِیر سے مختصر ہے۔

ملاحظہ: تصغیر میں ہر کلمہ اپنی اصل کی طرف عود کرے گا جیسے

دَارٌ کی تصغیر دُوَیْرَۃٌ میں الف اپنی اصل واو کی طرف لوٹ گیا۔

راس// // رُؤَیس// // // // // همزه// // // // //

ناب// // نُییب // // // // // // یا // // // // //

ملاحظہ: بَسا اوقات کسی کلمہ میں سے زائد حرف حذف کر کے اس کی تصغیر لاتے ہیں۔ جیسے اَحمد سے حذف الف کے بعد حمد رہ گیا تو تصغیر حُمَیْدُ۔ اس کو تصغیرِ ترخیم کہا جاتا ہے۔

استغاثہ

تعارف: لُغت میں استغاثہ کا معنی مدد طلب کرنا ہے۔

مستغیث: مدد طلب کرنے والا...... مدد کے لئے پکارنے والا یہ تو متکلم ہے۔

مستغاث: جس سے مدد طلب کی جائے۔

مستغاث لہ: جس کے لئے مدد مطلوب ہے۔

اہل قواعد کے ہاں استغاثہ ندا کا ہی ایک مخصوص اسلوب ہے جس میں مستغاث پر حرفِ ندا ''یا'' اور شروع میں لام مفتوح اور مستغاث لہ پر لام مکسور لگا کر مستغاث کو پکارا جاتا ہے کہ وہ مستغاث لہ کی اعانت کرے اور اس کو مشقت سے خلاصی دلائے۔

مثال: جیسے یَا لَخَالِدٍ لِبَکرٍ اس کا معنی ہے

اَدْعُو خالداً لِاءِ عَانَۃِ بَکْرٍ میں خالد کو بکر کی مدد کے لئے پکارتا ہوں۔

عواملِ استغاثہ: اسلوبِ استغاثہ کے تین عوامل ہیں:

[۱] مستغیث

[۲] مستغاث یا مستغاث بہ

[۳] مستغاث لہ

مثالِ مذکور کی تحلیل یوں کرتے ہیں۔

یَا	حرفِ ندا برائے استغاثہ یہ اُدْعُوْ فعل وفاعل کے قائم مقام ہے
لَخَالدٍ	لام مفتوح حرفِ جر خالدٍ مجرور لفظاً مستغاث بہ ہے جو ''اُدْعُوْ'' فعل محذوف کا مفعول بہ محلاً منصوب ہے
لِبَکْرٍ	لام حرفِ جر بَکْرٍ اسم مجرور مستغاث لہ

احکام مستغاث بہ: [۱] مستغاث بہ یا مستغاث اسمِ معرب ہوتا ہے۔

[۲] // // پر ''أل'' داخل ہوسکتا ہے جب کہ عام منادی پر دخولِ ''أل'' درست نہیں۔

احوال مستغاث بہ: اس کی تین صورتیں ہیں:

[۱] اسم اپنی عام حالت پر رہے فقط شروع میں لام مفتوح ہو جیسے یَا لَخَالِدٍ

[۲] شروع میں لام کی بجائے آخر میں الف جیسے یَا یُوْسُفَا

[۳] عام منادی کی طرح ہو نہ شروع میں لام مفتوح نہ آخر میں الف جیسے یَا مُحَمَّدُ لِخَالِدٍ اس صورت میں مستغاث بہ اگرچہ عام منادی کی طرح ہے مگر چونکہ برائے استغاثہ ہے لہٰذا ترخیم درست نہ ہوگی۔

مستغاث منعوت: اگر مستغاث موصوف ہے تو اس کی صفت کی دو صورتیں ہوں گی۔

[۱] صفت مجرور ہو کیونکہ مستغاث بھی مجرور ہے جیسے یا لَخَالِدٍ الشجاعِ لِسَلِیْمٍ۔

[۲] صفت منصوب ہو کیونکہ مستغاث محل کے اعتبار سے مفعول بہ منصوب ہے جیسے یا لَخَالِدٍ الشجاعَ لِسلیمٍ۔

احوال مستغاث لہٗ: مستغاث لہٗ کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں:

[۱] مستغاث لہٗ اسمِ ظاہر ہے تو لام مکسور برائے جر کی وجہ سے لفظاً مجرور ہو جیسے **یَا لَطَارِقٍ لِحَامِدٍ**۔

[۲] مستغاث لہٗ ضمیر ہے (یائے متکلم کے علاوہ) تو لام مفتوح برائے جرّ سے محلاً مجرور ہو جیسے **یَا لَمُحَمَّدٍ لَکَ**۔

[۳] مستغاث لہٗ ضمیر یائے متکلم ہے تو لام مکسور برائے جرّ سے محلاً مجرور ہو جیسے **یَالَخَالِدٍ لِی**۔

مستغاث علیہ: وہ ذات جس کے خلاف مدد مطلوب ہے۔ کبھی کبھی مستغاث لہٗ کی جگہ مستغاث علیہ مذکور ہوتا ہے۔ اگر مستغاث لہٗ کی جگہ مستغاث علیہ آ جائے تو وہ مِن سے مجرور ہوتا ہے جیسے **یَالَهُمْ مِن قومٍ طُغاةٍ**۔

نُدبہ

تعارف: لُغت میں میّت کے محاسن کو بیان کرنا نُدبہ کہلاتا ہے۔ اہلِ قواعد کے ہاں اظہارِ تاسف کے لئے ایک اسلوب ہے جس میں کسی مصیبت زدہ ذات، یا باعثِ الم امر کو مخصوص حرفِ ندا کے ذریعے پکارا جاتا ہے۔

ادواتِ نُدبہ: نُدبہ کے لئے دو حروف استعمال ہوتے ہیں۔ [۱]۔ وَا [۲]۔ یَا

وَا: نُدبہ کے لئے ہی خاص ہے اور بغیر کسی شرط کے اسی مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

یَا: نُدبہ کے لئے اس شرط سے استعمال ہوگا کہ عام منادی سے التباس نہ ہو۔

نادب: اسلوب ندبہ کو اختیار کرنے والا نادب کہلاتا ہے۔

مندوب: اوواتِ نُدبہ کے ذریعہ جس کو پکارا جائے وہ مندوب ہے جیسے **وَا مُحَمَّدَا** ہائے محمد...... وَا حرفِ نُدبہ **مُحَمَّدَا** اسم مندوب ہے۔

انواع وشروط مندوب: مندوب کی دو نوع ہوں گی۔

[۱] متوجع علیہ [۲] متوجع منہ

متوجع علیہ: مصیبت زدہ شخص جو حقیقتاً مفقود ہے یا مفقود کے قائم سمجھ کر حرف نُدبہ کے ذریعہ اس کو پکارا جائے۔

متوجع علیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ معرفۂ متعین ہو جس کی تین صورتیں ہیں۔

[۱] علم ہو جیسے: وَا یُوْسُفُ۔

[۲] من موصولہ ہو جس کا صلہ معروف ہے جیسے

وَامَنْ ذَهَبَ ضَحِیَّةَ الْحَرْبِ۔

[۳] ایسے معرفہ کی طرف مضاف ہو جو اسی کی تشریح کر رہا ہے جیسے وَا مَجْدَ الْاُمَّةِ۔

متوجع علیہ نکرہ نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا وا رجلُ کہنا درست نہیں۔

متوجع منہ: باعثِ الم اَمر جس کو حرفِ نُدبہ کے ذریعہ پکارا جائے۔

متوجع منہ کے لئے معرفہ متعین ہونا ضروری نہیں ہے:

جیسے وَامُصِیْبَتَا۔

احوال مندوب: مندرب کی بناوٹ کے لحاظ سے تین صورتیں ہیں۔

[۱] عام منادی کی طرح ہو جیسے وَایُوسُفُ

[۲] مندوب کے آخر میں الفِ نُدبہ ہو جیسے وَایُوسُفَا

[۳] // // // // // الف کے بعد ہاء سکت ہو جیسے وَا مُحَمَّدَاہ

☆ اَل سے شروع ہونے والا اسم موصول مندوب نہ ہوگا لہٰذا یہ درست نہ ہوگا والذی ذهب فریسة الغیرة

احکامِ مندوب: مندوب اعراب میں عام منادی کی طرح ہوتا ہے۔

[۱] مفرد ہو تو مبنی بر رفع جیسے واعَلِیُّ ، وَامُحَمَّدُ ، وَامُحَمَّدَانِ ، وَا مُحَمَّدُونَ

[۲] مضاف یا شبیہ مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے۔

مضاف جیسے واساعیَ الخیرِ

شبیہ مضاف واباغیاً خیراً

[۳] مندوب کے آخر میں الف زائدہ برائے نُدبہ ہے تو اس کے بِنا...... یا اعراب کی عام حرکات مقدر رہی ہوں گے کیونکہ محلِ اعراب الف کی وجہ سے مناسب حرکت سے مشغول ہے جیسے

واکیدَا ، وایوسفا

[٤] مندوب اگر مضاف ہو یا علم مرکب تو آخری جز پر الف اور ہا لگاتے ہیں۔ مندوب مضاف جیسے وَاحرّ قَلْبَاہ

// مرکب // وَاعَبْدَ الْمَلِکَاہ

[۵] مندوب کلام میں فعل محذوف ''اندُب'' کا مفعول واقع ہوتا ہے لہٰذا محلِ نصب میں ہی ہوگا چاہے لفظاً منصوب نہ ہو، تو گویا مندوب کے نصب کی دو صورتیں ہوئیں،

[۱] صرف محلاً منصوب ہو (لفظاً نہیں) جیسے (وَامُحَمَّدُ)

[۲] لفظاً بھی منصوب ہو جیسے (وَامَجْدَالأُمَّۃِ)

تحلیل مثال اول ''وَامُحَمَّدُ''

وَا	حرف ندبہ قائم مقام ''اَنْدُبُ''، فعل وفاعل
محمدُ	مندوب علم مفرد مبنی برضمہ ہے۔ مگر مفعولیت کی بنا پر محل نصب میں ہے

تحلیل مثال دوم ''وَامَجْدَ الأمَّۃِ''

وَا	حرف ندبہ قائم مقام ''اَنْدُبُ''، فعل وفاعل
مَجْدَ	مندوب، مضاف ہے لفظاً بھی منصوب ہے
الأمَّۃِ	مضاف الیہ

اسمِ عدد اور احکام

تعارف: وہ لفظ جو چیزوں کی تعداد یا ترتیب بتائے اسمِ عدد کہلاتا ہے جس کی دو قسمیں ہیں۔

[۱] اصلی [۲] ترتیبی

اصلی عدد: جو عدد گنی جانے والی اشیاء کی تعداد بتائے وہ اصلی ہے۔ جو مذکر بھی ہوتا ہے جیسے وَاحِد اِثْنَانِ ثَلاَث اور مؤنث بھی جیسے وَاحِدَة اِثْنَتَانِ ثَلاَثَة عدد اصلی کی چار انواع ہیں۔

[۱] مفرد [۲] مرکب [۳] عقود [٤] معطوف

[ا] مفرد عدد اور احکام

تعارف: مفرد سے مراد واحد سے عشرہ تک کے اعداد ہیں۔

اور مِائَة اور اَلْف بھی عددِ مفرد کے تابع ہیں۔

احکام: مفرد عدد کے دو پہلو ہیں۔

[۱] بحیثیت تذکیر و تانیث [۲] بحیثیت اعراب

بحیثیت تذکیر و تانیث:

ا۔ عدد مفرد میں سے وَاحِد اور اِثْنَان جنس میں معدود کے مطابق ہوتے ہیں جیسے: رَجلٌ وَاحِدٌ، اِمْرَاَة وَاحِدَةٌ۔

ب۔ ثَلاثَة سے تِسْعَة تک جنس میں معدود کے خلاف ہوتے ہیں۔

جیسے: ثَلاثَةُ رِجَالٍ واَرْبَعُ نِسْوَةٍ

ج۔ مِائَة اور اَلْف کے اعداد، مذکر اور مؤنث معدود کے ساتھ ایک ہی حالت میں رہتے ہیں جیسے: مِائَةُ رجلٍ اور اَلفُ امْرَأَةٍ۔

احکام عددِ مفرد بحیثیت اعراب:

ا۔ وَاحِد اور اِثْنَان بطور صفت یا تاکید استعمال ہوتے ہیں اور رفع و نصب و جر میں اپنے ماقبل کے تابع ہوتے ہیں۔

ب۔ ثَلَاثَة سے عَشَرَة تک اور مِائَة اور اَلْف کا اعراب حرکات سے ہوتا ہے جو جملہ میں محلِ وقوع کے اعتبار سے ہوگا۔

[۲] مرکب عدد اور احکام

تعارف: مرکب عدد سے مراد اَحَدَ عَشَرَ سے لے کر تِسْعَةَ عَشَرَ تک کے اعداد ہیں ۔ احکام کے لحاظ سے مرکب عدد کے دو پہلو ہیں:

[۱] بحیثیت تذکیر و تانیث [۲] بحیثیت اعراب و بناء

احکام بحیثیت تذکیر و تانیث:

ا ۔ عددِ مرکب میں سے اَحَدَ عَشَرَ اور اِثنی عَشَرَ جنس میں معدود کے مطابق ہوتے ہیں جیسے

ب۔ ثَلاثَةَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔ پہلا جزء معدود کے مخالف اور دوسرا موافق ہوگا ۔ جیسے

ثَلَاثَةَ عَشَرَ رُجُلاً اور اَرْبَعَ عَشْرَةَ نِسْوَةً

بحیثیت اعراب و بناء:

ا۔ اثنی عشر میں پہلا جزء مضاف تثنیہ اسم کی طرح معرب ہوگا،

جیسے جَاءَ اثْنَا عَشَرَ رُجُلاً ، وسَلَّمْتُ عَلَی اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلاً

ب۔ بقیہ تمام اعداد کے دونوں جزء مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں۔

[۳] عقود اور احکام

تعارف: عقود سے مراد عِشرونَ ، ثَلاثُونَ سے لے کر تِسعُونَ تک کی دہائیاں ہیں۔ معدود کی تذکیر و تانیث کے امتیاز کے بغیر ایک ہی حالت میں استعمال ہوتے ہیں۔

اعراب کے لحاظ سے جمع مذکر سالم کی طرح ہوں گے جیسے

جَاءَ عِشرُون رَجُلاً ورَأَتُ عِشرِینَ امُرَأَةً

[۴] معطوف اور احکام

تعارف: عقود کے درمیان واحد سے تسع تک کے اعداد معطوف عدد کہلاتے ہیں۔

تذکر، تانیث اور اعراب میں مفرد اعداد کی طرح ہیں۔ جیسے:

حَضرَ وَاحِدٌ وَعِشُرونَ طَالباً

حَضَرتُ اِحدٰی وَعِشرُونَ طَالِبةً

ورَأَیتُ ثَلاثَةً وعشرِینَ مُدرِّساً

و // ثلاثاً وعِشرِینَ مدرِّسةً

ترتیبی عدد

تعارف: ترتیبی عدد اشیاء کی ترتیب و مرتبہ بتاتا ہے جو مذکر بھی ہوتا ہے جیسے الأَوَّل . الثَانِي ۔ الثَالِث وغیرہ

اور مئونث بھی // الاوُلیٰ ۔ الثَّانِية ۔ الثالِثَة //

تعدادترتیبی اعداد: ترتیبی اعداد میں استعمال ہونے والے کل بارہ کلمات ہیں: الاوَّلُ الثَاني الثَالِث الرَابِع الخَامِس السَادِس السَابِع الثَامِن التَاسِع العَاشِر اور مِئَة اور اَلُف۔

انواع ترتیبی اعداد: ترتیبی اعداد کی بھی کل چار انواع ہیں۔

[۱] مفرد [۲] مرکب [۳] عقود [٤] معطوف

احکام:

ا۔ مفرد ترتیبی عدد تذکیر و تانیث میں اپنے معدود کے مطابق ہوتا ہے،

ب۔ عقود ترتیبی عدد ایک ہی حالت میں رہتا ہے۔

ج۔ مرکب // // بھی // // // // // // // //

﴿عدد کی تذکیر و تانیث کے ضوابط﴾

اسمِ عدد کی تذکیر و تانیث کے لئے مختلف احوال میں مندرجہ ذیل صورتیں ہوں گی۔

ا۔ اگر اسمِ عدد سے معین معدود مراد ہے جو مذکور ہو یا مقدر تو اسم عدد کی تذکیر و تانیث میں معدود کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا اور انواع عدد میں بیان شدہ احکام کے مطابق اسم عدد کو لایا جائے گا۔

ب۔ اگر معین معدود مراد نہ ہو محض عددِ مطلق ہے تو اسم عدد کے ساتھ تاء تانیث لانا ہوگا جیسے الثلاثة نِصف السِتّةِ تین چھ کا آدھا ہے اس میں تین یا چھ سے معین معدود مراد نہیں عددِ مطلق مراد ہے۔

ج۔ معدود اگر اسم عدد سے مقدم ہے اور عدد اس کی صفت ہے تو عدد معدود کے مطابق یا مخالف ہر دو طرح آ سکتا ہے جیسے

رِجَالٌ سِتَةٌ یا سِتٌّ
نِسوَة خَمُسَةٌ یا خَمُسٌ

﴿اسم عدد کی تعریف و تنکیر﴾

انواع عدد میں سے مفرد عدد تو حالتِ نکرہ میں استعمال ہوتا ہے بقیہ مرکب، معطوف اور عقود عدد کو معرّب بأل استعمال کرتے ہیں۔

مرکب عدد کی تعریف: مرکب عدد کی تعریف کے لئے اس کے پہلے جزء پر اَل لگاتے ہیں

جیسے:

قَرَأْتُ الْخَمْسَةَ عَشَرَ كِتَابًا.

معطوف عدد کی تعریف: معطوف کے دونوں جز پر اَل لگا کر اس کی تعریف کی جاتی ہے جیسے:

دَرَسْتُ الاَرْبَعَةَ وَالْعِشْرِينَ دَرْساً

عقود کی تعریف: عقود کی تعریف کے لئے عدد کو معّرف بأل اور معدود کو نکرہ استعمال کرتے ہیں

جیسے: قَرَأْتُ العِشْرِينَ كِتَاباً۔

﴿معدود اور احکام معدود﴾

تعارف: اسمِ عدد جس شئی کی تمیز کرے اسے معدود یا ممَیّز العدد کہتے ہیں۔

احکامِ معدود: معدود کے احکام سے مراد اس کے اعراب و بناء/ اور افراد و جمع ہر دو نوع کے

احوال کو جاننا ہے...... جو مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ ثَلاثَة سے عَشَرَة تک کے اور مِائَة اور اَلُف سمیت تمام اور اعداد کے ساتھ معدود کا لفظ جمع

اور

اس کی طرف عدد کی اضافت کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے جیسے

ثَلاثَة كتبٍ ......ومِائَة اَطْفَالٍ ...... والُفُ اَقْلامٍ

ب۔ مذکور اعداد کے علاوہ تمام اعداد کے ساتھ معدود مفرد اور تمیز کی بنا پر منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

اَحَدَ عَشَرَ كِتاباً

وخَمْسَ عَشَرَةَ صَفْحَةً

وتِسْعَةَ عَشَرَ مَلَكاً

﴿اشتغال﴾

تعارف: لغت میں اشتغال کا معنی مشغول ہو جانا ہے۔ اہلِ قواعد کے نزدیک ایک اسلوبِ کلام ہے۔ جس میں ایک اسم متقدم اور فعل متأخر واقع ہوتا ہے۔

اور متأخر فعل، متقدم اسم کی ضمیر، یا ضمیر کی طرف مضاف اسم میں اس طرح عمل کرتا ہے کہ فعل کو اپنے معمول سے فارغ کریں تو متقدم اسم کو بطور مفعولیت نصب دے گویا یہی ضمیر فعل متأخر کے اشتغال کا سبب ہے۔

ارکان اشتغال: اشتغال کے تین ارکان ہیں۔

[۱] مغول عنہ سے مراد متقدم اسم ہے۔
[۲] مشغول // // // متأخر فعل ہے۔
[۳] مشغول بہ // // ضمیر مشغول عنہ/ یا اس کی طرف مضاف ہے۔

مثال اوّل: جس میں فعل کا معمول ضمیر مشغول عنہ ہے جیسے:

سمیرٌ اکرمتُہ، یا سمیراً اکرمتُہ، اس میں

سمیراً	مشغول عنہ (اسم متقدم)
اکرمتُ	فعل مشغول (فعل متأخر)
"ہ"	مشغول بہ (ضمیر برائے مشغول عنہ)

ملاحظہ: مثال مذکور میں

اگر سمیرٌ کو مرفوع پڑھیں تو یہ مبتدا اور اکرمتہ جملہ فعلیہ اس کی خبر ہے (یہی افضل بھی ہے)
// سمیراً // منصوب // // // فعل محذوف (اکرمتُ) کا مفعول بہ ہوگا
اور // کے بعد "اکرمتُ" فعل اس محذوف کی تفسیر ہے۔

اگر مثال مذکور میں اس ضمیر کو جو اشتغال کا باعث ہے حذف کر دیں تو کہی گے ”سمیرًا اکرمتُ“ تو اب سمیرًا مفعول بہ مقدم اور ”اَکرمتُ“ فعل وفاعل مئوخر جملہ فعلیہ ہوگا۔

مثال ثانی: جس میں فعل کا معمول ضمیر مشغول کی طرف مضاف اسم ہے جیسے عَلِیٌّ عَظَّمْتُ اَخَاهُ یا عَلِیّاً عَظَّمْتُ اَخَاهُ اس میں

عَلِیًّا	مشغول عنه
عَظَّمتُ	مشغول
اَخَا	مضاف مشغول بہ
ہ	ضمیر مضاف الیہ

﴿احوال مشغول عنه﴾

اعراب کے لحاظ سے مشغول کی پانچ حالتیں ہیں:

[۱] وجوبِ نصب [۲] وجوبِ رفع [۳] جواز نصب و رفع مع ترجیح نصب [٤] جوازِ رفع و نصب مع ترجیح رفع [۵] جواز نصب و رفع بلا ترجیح۔

﴿مواقع اور امثلہ﴾

[۱] **وجوبِ نصب:** اسم مشغول عنہ جب اُن حروف کے بعد واقع ہو جو فعل کے ساتھ مختص ہوں تو اس کو نصب دینا واجب ہے۔

مندرجہ ذیل چار قسم کے حروف فعل کے ساتھ مختص ہوتے ہیں۔

[۱] حروفِ شرط جیسے اِنْ مُحَمَّداً زُرْتَه، فَعَظِّمْهُ

[۲] حروفِ تحفیض جیسے هَلَّا خَالِداً اَکْرَمْتَه،

[۳] حروفِ عرض جیسے اَلاَ حَمِیْداً نَصَرْتَه،

[٤] حروفِ استفہام (سوا ہمزہ) جیسے هَلْ عَلِیّاً قَابَلْتَه،

ملاحظہ: مذکورہ امثلہ میں حروفِ شرط "اِن"، حرفِ تخصیص ھلا حرف عرض اَلاَ اور حرفِ استفہام هَلُ کے بعد والا اسم مشغول عنہ ہے اور اس کو نصب دینا واجب ہے۔

[۲] **وجوبِ رفع:** مندرجہ ذیل دو مواقع پر مشغول عنہ کو رفع دینا واجب ہے۔

ا۔ اِذَا فجائية کے بعد جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا زَيْدٌ يَضْرِبُه‘ عَمْرٌو۔

ب۔ ان اشیاء سے پہلے جن کا مابعد، اپنے ماقبل میں عمل نہیں کرتا۔

مندرجہ ذیل دس اشیاء کا مابعد اپنے ماقبل میں نہیں کرتا۔

[۱] تمام حروف جیسے مُحَمَّدٌ اِن رَأَيتَه‘ فَاَكرِمه‘

[۲] ادوات استفہام جیسے عَلِيٌّ هَلُ عَظَّمتَه‘

[۳] تمام ادواتِ عرض کا مابعد جیسے حَمِيدٌ اَلاَ تُكرِمُه‘

[٤] لام ادواتِ تخصیص جیسے زَيْدٌ هَلاَّ اَكْرَمْتَه‘

[۵] لام ابتدا جیسے زَيْدٌ لأنا قَدْ ضَرَبْتُه‘

[٦] کم خبریہ جیسے اِبْرَاهِيمُ كَم نَصَحتُ لَه‘

[۷] حروف مشبّہ بالفعل جیسے خَالِدٌ اِنِيّ اَكرمتُه‘

[۸] اسماء موصولہ جیسے مُحَمَّدٌ الّذِى عَظَّمتُه‘

[۹] ما نافیہ جیسے حَامِدٌ مَا اَهَنتُه‘

[۱۰] ایسے اسماء سے پہلے جن کا موصوف خود اسمِ مشغول ہو جیسے خَالِدٌ رَجُلٌ ضَرَبْتُه‘۔

ملاحظہ: مشغول عنہ اگر ان ادوات کے بعد آئے جو اسم کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں تو مبتدا مرفوع ہوگا۔

مشغول عنہ اگر ان ادوات کے بعد آئے جو فعل کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں تو فاعل مرفوع یا نائبِ فاعل مرفوع ہوگا۔

[۳] جوازِ رفع ونصب مع ترجیح نصب: مندرجہ ذیل تین مواقع پر اسم مشغول میں رفع و نصب دونوں صورتیں جائز ہیں مگر نصب راجح ہوتا ہے۔

[۱] اسمِ مشغول کے بعد فعلِ طلب ہو۔

		اسم مشغول عنه	فعلِ مشغول
فعلِ طلب کی صورتیں	حالتِ نصب	حالتِ رفع	عَظِّمْه‘
ا: فعلِ امر ہو جیسے	خَالِداً	خَالِدٌ	عَظِّمْه‘
ب: فعلِ نہی ہو جیسے	مُحَمَّداً	مُحَمدٌ	لاَ تُهِنْه‘
ج: امر برائے دعا ہو جیسے	مُحَمَّداً	مُحَمَّدٌ	ارْحَمْه‘

[۲] اسم مشغول ایسے حروف کے بعد ہو جو غالب طور پر فعل سے پہلے آتے ہیں جیسے أَ زَيداً يا زَيدٌ ضَرَبتَه‘

[۳] اسمِ مشغول ایسے حرفِ عطف کے بعد آئے جس سے پہلے جملہ فعلہ ہے اور حرفِ عطف اور اسم کے درمیان کوئی فاصل نہ ہو۔

قَامَ زَيدٌ وَ عَمْراً اَكْرَمْتُه‘

يا قَامَ زَيدٌ وَعَمروٌ أَكْرَمْتُه‘

[٤] جوازِ رفع ونصب مع ترجیح رفع: ہر وہ مقام جو تین مذکورہ احتمالات سے خالی ہے کہ اسم مشغول عنہ ایسی صورت میں ہے کہ وہ نصب واجب/ نہ رفع واجب/ نہ نصب راجح/ تو اب اسم مشغول عنہ میں رفع ونصب دونوں جائز اور رفع راجح ہو گا جیسے

مُحَمَّدٌ ضَرَبْتُه‘ يا مُحَمَّداً ضَرَبْتُه‘

[۵] جواز رفع ونصب بغیر ترجیح: جب اسم مشغول عنہ حرفِ عطف کے بعد ہو اور اس سے پہلے جملۂ ذو جہتین آیا ہے تو اس میں برابر طور پر بلا ترجیح رفع ونصب دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔

جملہ ذو جہتین: سے مراد ایسا جملہ ہے جس کا پہلا حصہ اسم اور دوسرا فعل ہو۔

مثال:

جیسے مُحَمَّدٌ قَامَ و خَالِدٌ اَکْرَمْتُہ،
یا کہیں مُحَمَّدٌ قَامَ وَخَالِداً اَکْرَمْتُہ،

ایضاح وبیان: مثال مذکور میں اولین ذو جہتین جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم اور دوسرا فعل ہے پھر حرف عطف واو ہے۔ پھر اسم مشغول عنہ خَالِد ہے۔

مشغول عنہ کی حالتِ رفع اور جز اوّل سے مناسبت: مثالِ مذکور کی

پہلی صورت میں مُحَمَّدٌ مبتدا مرفوع

قَامَ فعل وفاعل جملہ فعلیہ/مبتدا کی خبر ہے ”و“ حرفِ عطف ہے

خَالِدٌ مبتدا مرفوع اَکْرَمْتُ فعل وفاعل ہ، ضمیر مفعول بہ فعل وفاعل و فاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ مبتدا کی خبر یہ بھی جملہ اسمیہ ہے۔

اس طرح خَالِدٌ اسم مرفوع

ذُوجہتین جملے کے جز اول مُحَمَّدٌ سے مناسبت رکھتا ہے۔

مشغول عنہ کی حالتِ نصب اور جز ثانی سے مناسبت: مثال مذکور کی دوسری صورت میں مُحَمَّدٌ مبتدا مرفوع

قَامَ فعل وفاعل جملہ فعلیہ مبتدا کی خبر ہے ”و“ حرفِ عطف (یہاں پر اکرمتُ محذوف) فعل و فاعل ہے

خَالِداً مفعول بہ منصوب۔ فعل وفاعل مع مفعول بہ جملہ فعلیہ۔

اس طرح خَالِداً اسم منصوب اَکْرَمْتُ محذوف فعل کا مفعول بہ ہوا۔

فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

تو گویا ذُوجہتین جملے کے جز ثانی قَـــامَ جو جملہ فعلیہ صغیرہ ہے کی مناسبت سے پھر ایک جملہ فعلیہ آ گیا۔

اس طرح اسم مشغول عنہ خَـــالِـداً حالتِ نصب میں ذوجہتین جملے کے جز ثانی سے مناسبت رکھتا ہے۔

﴿تنازع﴾

تعارف: لُغت میں تنازع کے معنی باہم جھگڑنا ہے۔ اہلِ قواعد کے ہاں ایک اسلوب کلام ہے جس میں دو پہلے آنے والے عوامل میں سے ہر ایک بعد میں آنے والے اسم میں عمل چاہتا ہے۔

مثال: جیسے ''جَـاءَ واَكْـرَمْـتُ سَلِيم'' میں ''جَاءَ'' فعل ماضی اور۔ ''اَكرمتُ'' فعل ماضی دو متنازع عامل ہیں اور ''سَلِيم'' متنازع فیہ اسم ہے۔

جَاءَ متنازع اوّل سلیم کو اپنا فاعل اور اكرمتُ متنازع ثانی // // مفعول بنانا چاہتا ہے۔

جہات عمل: متنازع عوامل کبھی جہتِ عمل کے لحاظ سے متحد ہوتے کہ متنازع فیہ میں ایک ہی نوعیت کا عمل چاہتے ہیں۔

اور کبھی مختلف ہوتے ہیں کہ ہر متنازع کی نوعیتِ عمل دوسرے سے مختلف ہے۔

متحدہ جہات: کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں کہ

[۱] ہر دو عامل متنازع فیہ کو بطورِ فاعلیّت چاہتے ہیں۔
جہت عمل رفع ہے جیسے **قَامَ و ذِهَبَ خالدٌ**

[۲] ہر دو فاعل متنازع فیہ کو بطورِ مفعول یت چاہتے ہیں جہتِ عمل نصب ہے جیسے **بِعتُ واشُتريتُ الكتابَ**

[۳] ہر دو عامل متنازع فیہ کو اپنا متعلق بنانا چاہتے ہیں جہتِ عمل جرّ ہے جیسے **آمَنتُ وَاستَعَنتُ باللهِ۔**

مختلف جہات: کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں کہ

[۱] متنازع اوّل متنازع فیہ کو بطور فاعلیت اور ثانی بطور مفعولیت چاہتا ہے۔ پہلے کا عمل رفع اور دوسرے کا عمل نصب ہے جیسے حَادَثَنِی و حَادَثْتُ العَالِم۔

[۲] متنازع اول متنازع فیہ کو بطور مفعولیت اور ثانی بطور فاعلیت چاہتا ہے عملِ اول رفع اور عمل ثانی نصب ہے جیسے اکرمتُ وَاَفَادَنِیُ المعلّم۔

ارکانِ تنازع: تنازع میں تین امور کا وجود ضروری ہے۔

[۱] متنازع اوّل [۲] متنازع ثانی [۳] متنازع فیہ اسم

احکام متنازع: متنازع میں ایک سے زائد عامل بیک وقت متنازع فیہ میں عمل نہیں کر سکتے لہٰذا ......عمل کے لئے ایک متنازع کو اختیار کرنا ہوگا دوسرا متنازع اسم میں عمل سے تو مھمل ٹھرے گا۔

البتہ اس کی ضمیر میں عمل کرے گا جو بعض مواقع پر مذکور اور بعض پر واجب الحذف ہوگی۔

﴿کیفیتِ عمل اوّل﴾

متنازع اوّل کو (متنازع فیہ میں) عمل دیا جائے تو علمائے کوفہ کے نزدیک یہ افضل ہے کہ سابق لاحق سے احق ہوتا ہے اس صورت میں متنازع ثانی عمل کے لئے ضمیر کا محتاج ہے جو متنازع فیہ کی طرف عائد ہو

متنازع ثانی مرفوع......منصوب یا مجرور جس ضمیر کا محتاج ہو اس کو ذکر کریں گے۔

﴿کیفیتِ عملِ ثانی﴾

متنازع ثانی کو متنازع فیہ میں عمل دیا جائے تو علمائے بصرہ کے نزدیک افضل ہے کہ ثانی اوّل سے متنازع فیہ سے اقرب ہے اور اقرب ابعد پر مقدم ہوتا ہے۔

اس صورت میں متنازع اوّل عمل کے لئے ضمیر مرفوع کا محتاج ہو تو اس کو ذکر کریں گے۔ مگر جب ضمیر منصوب یا مجرور کا محتاج ہو تو اس کو حذف کرنا ضروری ہے۔

﴿امثلہ مع تحلیل برائے اعمالِ اوّل﴾

مثال اوّل

عملِ اوّل در متنازع اور عمل ثانی در ضمیر مرفوع: اگر ”قَـامَ“ اور ” قَـعَـدَ“ دو فعل لفظ ”اَخوَاکَ“ میں اس طرح متنازع ہیں کہ ہر ایک اس کو فاعل بنانا چاہے اب ہم پہلے کو متنازع فیہ میں عمل دیں اور دوسرے کا معمول متنازع فیہ کی ضمیر مرفوع کو مانیں تو اس طرح کہا جائے گا۔

قَامَ وَقَعَدَا اَخوَاکَ جس کی تحلیل یوں ہوگی۔

قام	فعل ماضی، متنازع اوّل عامل در متنازع فیہ
و	حرفِ عطف
قعدَا	قَعَدَ فعل ماضی متنازع ثانی مہمل الف ضمیرِ تثنیہ فاعل مرفوع معمول برائے متنازع ثانی الف ضمیر تثنیہ اَخوَاکَ کی طرف عائد ہے جو لفظوں میں اس سے متاخر ہے مگر نیت اور مرتبے میں مقدم ہے کیونکہ تقدیر عبارت یوں ہے قَامَ اخواکَ و قعدَا
اخَواکَ	اسمِ متنازع فیہ فاعل ”قَامَ“ معمول متنازع اوّل

مثال ثانی

عملِ اوّل در اسم ظاہر و ثانی در ضمیر منصوب: اگر ”قَامَ “ اور ضَـربُـتُ لفظِ اخواکَ میں اس طرح متنازع ہوں کہ پہلا اس کو فاعل اور دوسرا مفعول بہ بنانا چاہتا ہے۔ اب ہم پہلے کو متنازع فیہ میں عمل دیتے ہیں اور دوسرے کیلئے معمول ضمیر مانتے ہیں تو یوں کہیں گے۔

قَامَ و ضربتُهُمَا اخواکَ جس کی تحلیل یوں ہوگی۔

قَامَ	فعل ماضی متنازع اوّل جو عامل در متنازع فیہ ہے
و	حرفِ عطف
ضَربتُ	ضَرَبَ فعل ماضی متنازع ثانی مھمل ہے تُ ضمیر فاعل مرفوع اب متنازع ثاني ضمیر منصوب کامحتاج ہے جو اس کا مفعول بہ ہے۔
هُمَا	ضمیر تثنیہ مفعول بہ منصوب مذکور ہے اور معمول برائے متنازع ثانی ہے۔ یہ ضمیر ''اخواک'' کی طرف عائد ہے جو لفظوں میں تو متاخر ہے مگر نیت میں مقدم ہے کیونکہ تقدیر عبارت یوں ہے قَامَ اخوَاکَ وضَرَبتُهَما
اَخوَاکَ	متنازع فیہ فاعل ''قام'' مفعول برائے متنازع اوّل ہے

مثال ثالث

عمل اوّل در اسم ظاہر و عمل ثانی در ضمیر مجرور: اگر ''قَامَ'' اور مَـرَرتُ بہٖ لفظ اَخوَاکَ میں اس طرح متنازع ہوں کہ پہلا اس کو فاعل اور دوسرا اس کو متعلق بنانا چاہے اب ہم پہلے کو متنازع فیہ میں عمل دیتے ہیں تو یوں کہیں گے۔ قَامَ وَمَرَرتُ بِهِمَا اَخوَاکَ۔

تحلیل یوں کی جائے گی۔

قَامَ	فعل ماضی متنازع اول یہی عامل در متنازع فیہ ہے
و	حرف عطف
مَررتُ	مــرّ فعل ماضی متنازع ''تُ''، ضمیر متکلم فاعل مرفوع اب یہ متنازع ثانی ضمیر مجرور کامحتاج ہے جو اس کا متعلق بن سکے۔
بِهما	با حرفِ جر هما ضمیر تثنیہ مجرور، جار و مجرور متعلق برائے ''مرّ'' ''هُمَا''، ضمیر مجرور متنازع ثانی کا معمول ہے یہ ضمیر تثنیہ اخواک کی طرف عائد ہے جو لفظوں میں اس سے متاخر ہے مگر نیت اور مرتبے میں اس پر مقدم ہے کیونکہ تقدیر عبارت یوں ہے: قَامَ اَخوَاکَ ومررتُ بِهمَا
اخوَاک	متنازع فیہ اسم فاعل قامَ معمول برائے متنازع اوّل

﴿امثلہ مع تحلیل برائے اعمالِ ثانی﴾

عملِ ثانی در متنازع فیہ اور اوّل در ضمیر مرفوع: جیسے ”قَامَ“ فعل ماضی اور قَعَدَ فعل ماضی دو فعل لفظِ الطَّالِبَانِ میں تنازع کریں کہ ہر ایک اس کو بطور فاعل اپنا معمول بنانا چاہتا ہے۔

اب ہم ثانی کو متنازع فیہ میں عمل دیں اور اوّل کا معمول متنازع فیہ کی ضمیر کو مانیں تو یوں کہیں گے:

قَامَا و قَعَدَ الطَّالِبَانِ

تحلیل اس طرح ہوگی۔

قَامَا	قام فعل ماضی متنازع اول مھمل الف ضمیر تثنیہ فاعل مرفوع (معمول برائے متنازع اوّل) الف ضمیر متنازع فیہ اسم الطَّالبانِ کی طرف عائد ہے جو اس سے لفظاً اور مرتبے میں متاخر ہے۔
و	حرف عطف
قَعدَ	فعل ماضی متنازع ثانی عامل در متنازع فیہ
الطَّالبانِ	اسم متنازع فیہ/ کا فاعلِ مرفوع/معمول برائے متنازع ثانی

ضمیر: جو اسم ظاہر کے قائم مقام ہوتی ہے۔ اپنے مرجع سے متاخر ہوا کرتی ہے۔ مندرجہ ذیل دو صورتوں میں:

[۱] جب ضمیر کا مرجع (یعنی اسمِ ظاہر) لفظوں میں تو متاخر ہے، مگر نیت اور رُتبے میں مقدم ہو جیسے تنازع کے باب میں متنازع فیہ ترتیب میں متاخر ہوتا ہے اس کی طرف عائد ضمیر کو جو متنازع ثانی کا معمول بن رہا ہے اپنے مرجع سے پہلے ذکر کرتے ہیں چاہے وہ مرفوع منصوب یا مجرور ہو۔

[۲] ضمیر کا مرجع لفظ اور رُتبے ہر دو میں متاخر ہو مگر ضمیر عائد مرفوع ہو تو پہلے ذکر کر سکتے ہیں کیونکہ ضمیر مرفوع اپنے عامل سے الگ نہیں ہوسکتی جیسے بابِ تنازع میں متنازع اوّل کی معمول ضمیر مرفوع جو متنازع

فیہ متأخر کی طرف عائد ہوتی ہے اپنے عامل کے ساتھ ہی اپنے مرجع سے پہلے ذکر ہوتی ہے کیونکہ معمول ضمیر رفع اپنے عامل فعل سے الگ نہیں ہوسکتی البتہ تنازع اوّل کی معمول ضمیرِ نصب یا جرّ وجوباً حذف ہوتی ہے تا کہ متأخر کی طرف عودِ ضمیر نہ ہو۔

مثالِ ثانی

عملِ ثانی دراسمِ ظاہر وعملِ اوّل درضمیرِ نصب: اگر ضَرَبْتُ اور ضَرَبَنِی دونوں فعل ماضی الــرَّجُلاَنِ میں اس طرح متنازع ہیں کہ فعل اوّل اس کو مفعول بہ اور ثانی اپنا فاعل بنانا چاہتا ہے اور ہم دوسرے کو اس میں عمل دیں اور پہلے کا معمول اس کی ضمیرِ نصب کو مانیں تو حذفِ ضمیر کے ساتھ یوں کہیں گے۔

ضَرَبْتُ ...... وَضَرَبَنِی الرَّجُلاَنِ۔

نقطہ کی جگہ پر متنازع اوّل کا معمول ضمیر منصوب هُمَا محذوف ہے۔

تحلیل یوں ہوگی۔

ضَرَبْتُ	ضربَ فعل ماضی، متنازع اوّل مھمل تُ ضمیر متکلم فاعل متنازع اول کو مفعول بہ کی احتیاج ہے جو ضمیر منصوب ہوگی
......	اس جگہ هــما ضمیر تثنیہ محذوف ہے جو متنازع اوّل کا مفعول بہ ہے، یہ ضمیر واجبِ الحذف ہے کیونکہ الرَّجُلاَنِ کی طرف عائد ہے جو لفظ اور رُتبے دونوں میں متأخر ہے۔
و	حرفِ عطف
ضَرَبَنِی	ضَرَبَ فعل ماضی متنازع ثانی عامل در متنازع فیہ نون وقایہ یا ضمیر متکلم مفعول بہ منصوب ہے۔
الرَّجُلاَنِ	اسم متنازع فیہ فاعلِ ضَرَبَ معمول برائے متنازع ثانی

مثالِ ثالث

عملِ ثانی دراسمِ ظاہر وعمل اوّل درضمیرِ خفض: مَرَرْتُ فعل ماضی اور مَرَّ فعل ماضی لفظِ الصَّدِیقَانِ میں اس طرح متنازع ہوں کہ ہر ایک اس کو اپنا متعلق بنانا چاہے۔ اب ہم اس متنازع فیہ میں متنازع ثانی کو عمل دیتے ہیں اور اول کو اس کی ضمیرِ محذوف میں تو یوں کہیں گے۔

مَرَرْتُ و مَرَّبِی الصَّدِیقَانِ

تحلیل یوں کریں گے۔

مَرَرْتُ	مَرَّ فعل ماضی متنازع اوّل مھمل تُ ضمیر متکلم فاعل متنازع اوّل اب ضمیرِ خفض کا محتاج ہے جو متنازع فیہ کی طرف عائد ہو
......	یہاں پر بِھِمَا ضمیر مخفوض وجوباً محذوف ہے کیونکہ ضمیر لفظ ورتبہ میں متاخر کی طرف عود کرے گی جو درست نہیں۔
و	حرفِ عطف
مرّ بی	فعل ماضی متنازع ثانی عامل در متنازع فیہ با حرفِ جر یا ضمیر متکلم مفعول بہ منصوب
الصَّدِیقانِ	اسمِ متنازع فیہ فاعل مرفوع معمول برائے متنازع ثانی

تعداد متنازع عوامل: متنازع عوامل دو سے زائد بھی ہوتے ہیں۔ اس صورت میں احکام یہی ہوں گے۔ اسم ظاہر میں عمل کے لئے عامل اوّل یا عامل آخر کو اختیار کرنا ہوگا بقیہ مہمل رہیں گے۔

تعداد متنازع فیہ: متنازع فیہ اسم بھی ایک سے زائد ہو سکتے ہیں۔ مگر ان کی کثرت سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا جائے گا کیونکہ معمول بیک وقت ایک سے زائد ہو سکتے ہیں۔

مثال: جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تُسَبِّحُونَ وتحمدون وتُکَبِّرُوْنَ دُبُرَ

كلِ صَلاةٍ ثَلاثةً و ثلاثِين یہاں پہلے تینوں افعال متنازع عوامل ہیں اور

دبرَ ظرفِ زمان ثـلاثةً و ثلاثِين مفعول مطلق دونوں متنازع فیہ اسم ہیں۔ بیک وقت ایک عامل جو عمل کے لئے اختیار کیا جائے دونوں میں نصب کا عمل کرے گا۔

انواع متنازع عوامل: متنازع عوامل کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

ا: متصرف افعال ہوں جیسے کہ مذکورہ امثلہ۔

ب: ایسے افعال ہوں جو تصرف میں افعال سے مشابہ ہوں۔ جیسے

اسمائے فاعل......اسمائے مفعول......مصادر......

متنازع نہیں ہوں گے: جامد افعال کے مابین، یا جامد اور متصرف افعال، یا ایسے اسماء جو (عمل میں) افعال سے مشابہ نہ ہوں، یا حروف میں باہم، یا اسم وحرف، یا فعل وحرف میں باہم تنازع نہیں ہوتا۔

﴿افعال تعجب﴾

تعارف: کسی ایسے فعل کی بڑائی کا اظہار واعتراف، کہ جس کی زیادتی یا بڑائی تو واضح ہے مگر سبب مخفی ہے ''تعجب'' کہلاتا ہے۔

متعجب منہ: جس ذات یا شئے میں باعثِ تعجب موجود ہے ''متعجب منہ'' کہلاتی ہے۔

الفاظِ تعجب: لغت میں اظہارِ تعجب کے بہت سے اسالیب اور مختلف کلمات ہیں۔ اہل قواعد کے ہاں تعجب کے دو مخصوص صیغے ہیں جو افعالِ تعجب کہلاتے ہیں۔

[۱] پہلا صیغہ مَا اَفُعَلَه' ہے جیسے حَسُنَ سے تعجب مَا اَحُسَنَه' ہے

[۲] دوسرا صیغہ اَفُعِلُ بِہٖ ہے جیسے // // // // اَحُسِنُ بِہٖ//

مثال اول: مَا اَحُسَنَ الرَّبِيعَ " اس کا معنی ہے شئیٌ جَعَلَ الرَبِيعَ حَسَناً کیا ہے وہ چیز، جس نے ربیع کو خوبصورت بنا دیا۔

مثال ثانی: اَحۡسِنۡ بِزَیۡدٍ اس کا معنی ہے حَسُن زَیۡدٌ زید کیا ہی خوبصورت ہے۔

تحلیل مثال اوّل:

مَا	مَا تعجبیہ بمعنی ''شَیئٌ'' مبتدا
اَحُسَنَ	فعل ماضی برائے تعجب ''ھُو''ضمیر مستتر فاعل
الرَّبیعَ	متعجب منہ مفعول بہ برائے فعل تعجب اَحُسَنَ

تحلیلِ مثالِ ثانی:

اَحُسِنُ	فعل برائے تعجب بمعنی فعل ماضی حَسُنَ
بِزیدٍ	با حرفِ جرزائد زَیدٍ متعجب منہ لفظاً مجرور فاعل برائے حَسُنَ محلاً مرفوع ہے۔

شروطِ تعجب: عربی فعل سے صیغۂ ہائے تعجب ''مَـا اَفُعَلَه' اور اَفُعِلُ بِہٖ'' بنانے کے لئے فعل میں مندرجہ ذیل سات شروط کا پایا جانا ضروری ہے۔

[١] فعل ثلاثی ہو۔ (ماضی سہ حرفی ہو)

[٢] رنگ وعیب وحلیہ کا معنی نہ بتائے۔

[٣] فعل معلوم ہو (مجہول نہ ہو)

[٤] فعل مثبت ہو (منفی نہ ہو)

[٥] متصرف ہو (جامد نہ ہو)

[٦] تام ہو (ناقص نہ ہو)

[٧] فعل کے معنی میں تفاوت اور مفاضلت ہو کمی اور زیادتی کو قبول کرے جیسے فَـنِـیَ اور مَـاتَ میں تفاوت نہیں فعل تعجب نہ آئے گا۔

شروط متعجب منہ: متعجب منہ کے لئے ضروری ہے کہ

[۱] معرفہ ہو جیسے مَا اَعْدَلَ القَاضِيَ میں متعجب منہ القَاضِی معّرف بال ہے جو معرفہ ہوتا ہے یا

[۲] نکرہ مخصوصہ ہو جیسے مَا اَعدَلَ قَاضِیاً یخاف اللہ میں متعجب منہ قاضیاً اسمِ نکرہ ہے مگر بعد میں آنے والے جملہ "یخاف اللہ" نے اس کی تخصیص کر دی ہے۔

ملاحظہ: نکرہ مبہم متعجب نہیں بن سکتا۔ مَا اَحْسَنَ رَجُلاً کہنا درست نہیں ہے کیونکہ رَجُلاً نکرہ اسم ہے......جس کی تخصیص نہیں ہوئی لہٰذا وہ مبہم ہے۔ سامع کو متعجب منہ کی معرفت نہ ہوگی تو اسلوب تعجب سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

طریقۂ اظہارِ تعجب بصورتِ فقدانِ شروطِ فعل

صیغۂ تعجب مَا اَفْعَلَہٗ اور اَفْعِلْ بِہٖ تو صرف ان افعال سے بنائے جاتے ہیں جن میں مذکورہ سات شروط پائی جائیں کسی شرط کے فقدان کی صورت میں فعل تعجب کے لئے مندرجہ ذیل اسالیب کو اختیار کرنا ہوتا ہے۔

[۱] فعل اگر غیر ثلاثی یا رنگ وعیب وحلیہ بتائے، تو تعجب کے لئے فعل کے مصدر صریح سے پہلے دو نوع کے مساعد صیغے استعمال کر سکتے ہیں۔

نوعِ اوّل مساعد صیغہ (بصورت اسم تفصیل): مَا اَشَدَّ، ما اَکْثَرَ یا جو بھی فعل کے معنی سے مناسبت رکھتا ہے اس کے بعد مصدر منصوب لایا جاتا ہے۔

مثال غیر ثلاثی:

اِجْتَھَدَ فعل غیر ثلاثی سے صیغۂ تعجب:

مَا اَشَدَّ اجْتِھَادَ سَلِیمٍ

مثالِ رنگ:

اِحْمَرَّ فعل غیر ثلاثی سے صیغۂ تعجب:

مَا اَشَدَّ احْمِرَارَ وَجهِ سَلِيمٍ

نوع ثانی مساعد صیغہ بصورت فعل امر: اَشْدِدْ، اَكْثِرْ یا جو بھی فعل کے معنی کے مناسب ہے البتہ اس کے بعد مصدر مجرور لایا جائے گا۔

مثالِ غیر ثلاثی: اِجْتَهَدَ سے تعجب:

اَشْدِدْ بِاجْتِهَادِ سَلِيمٍ

مثالِ رنگ: اِحْمَرَّ سے تعجب:

اَشْدِدْ بِاحْمِرَارِ وَجهِ سَلِيمٍ

[۲] فعل منفی سے تعجب کے لئے مَا اَشَدَّ یا اَشْدِدْ بِهٖ وغیرہ کے بعد مصدر مئوول لاتے ہیں جیسے مَا اَشَدَّ اَن لاَ يَقْرُبَ خَالِدٌ ۔ اور اَشْدِدْ بِأن لاَ يَقْرُبَ خَالِدٌ۔

[۳] فعل مجہول سے تعجب کے لئے بھی مَا اشَدَّ یا اَشْدِدْ وغیرہ کے بعد مصدر مئوول لاتے ہیں جیسے مَا اَشَدَّ اَن يُضْرَبَ زَيْدٌ یا اَشْدِدْ بِأنْ يُضْرَبَ زيدٌ۔

بقیہ نواقص جیسے/فعل جامد فعل ناقص/ یا وہ جس میں فعل میں تفاوت نہیں/فعل تعجب علی الاطلاق نہیں آئے گا۔

مصدر مئوول: سے مراد یہ ہے کہ حرفِ مصدر أنْ کے بعد فعل مضارع بمعنی مصدر مذکور ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

﴿اسمائے افعال﴾

تعارف: جو لفظ کسی فعل کے معنی میں ہو اور فعل کی طرح عمل بھی کرتا ہو مگر فعل کی علامات اس میں نہ پائی جائیں اسمِ فعل کہلاتا ہے۔

مثال: جیسے هَیْهَاتَ العِقَابُ اس میں هَیْهَاتَ اسم فعل ہے جو بَعُدَ فعل ماضی کے معنی میں ہے۔

فائدہ: اسم فعل میں معنی کے لحاظ سے تو فعل سے زیادتی اور تاکید ہوتی ہے مگر لفظوں میں عموماً فعل سے اختصار ہوتا ہے۔

اقسام: دلالت کے لحاظ سے اسمِ فعل کی تین اقسام ہیں؛

[۱] اسم فعل بمعنی ماضی

[۲] // // // // مضارع

[۳] // // // // امر

☆☆☆☆☆☆☆

اسمائے افعال برائے ماضی

زمانہ ماضی پر دلالت کرنے والے اسمائے افعال اور ہر فعل کا معنی اور استعمال آئندہ جدول میں پیش کیا جاتا ہے۔

اسمائے افعال	معانی	استعمال
هَيُهَاتَ	بَعُدَ	هَيُهَاتَ العقَابُ
سَرُعَانَ	اَسُرَعَ	....
وَشُكَانَ	//	....
بَطْآنَ	اَبُطَأَ	....
شَتَّانَ	اِفُتَرَقَ	....

اسمائے افعال برائے مضارع

فعل مضارع کے معنی پر دلالت کرنے والے اسمائے افعال، ان کے معانی اور استعمال کا جدول پیش کیا جاتا ہے۔

اسمائے افعال	معانی	استعمال
اَوَّہ ، آہٍ	اَتَوَجَّعُ	آہٍ اَصَابَنِی
اُفٍّ	اَتَضَجَّرُ	....
وَا		....
وَاهَا	اَتَعَجَّبُ	....
وَیُ		....
بَخٍ	اَسُتَحُسِنُ	....

☆☆☆☆☆☆☆

اسمائے افعال برائے فعل امر

فعل امر کے معنی پر دلالت کرنے والے اسمائے افعال، ان کے معانی اور استعمال کا جدول پیش کیا جاتا ہے۔

اسمائے افعال	معانی	استعمال
صَہُ	اُسکُتْ	صَہُ یا زَیْدُ
مَہُ	اُکْفُفُ/اِنکَفِفُ	....
رُوَیْدَ	اَمْھِلُ	....
ھَا. ھَاءَ		....
ھَاکَ	خُذُ	....
عِنُدَکَ لَدَیْکِ		....
ھَیَّا	اَسُرِعُ	....
حَیَّ	تَعَال	....
مَکَانَکَ	اُثْبُتْ	....
ھَلُمَّ	تَعَال	....
وَرَاءَ کَ	تَاَخَّرُ	....
آمِیُن	اِسُتَجِبُ	....
اَمَامَکَ	تَقَدَّمُ	....

احکام

اسمائے افعال کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

ا: اسم فعل ہمیشہ اپنے معمول سے مقدم ہوتا ہے اس کو معمول سے مئوخر کرنا درست نہیں (بخلاف فعل کے کہ وہ معمول سے مئوخر ہو سکتا ہے)۔

ب: اسمِ فعل جب طلب کے معنی میں ہوتو اس کے جواب میں مضارع مجزوم ہوتا ہے جیسے حَـــیَّ نُحَدِّثُکَ

ج: اسم فعل کے جواب میں آنے والی فا کے بعد فعل منصوب نہیں ہوتا (بخلاف فعل امر کے کہ وہاں منصوب ہوتا ہے)۔

د: اسم فعل استعمال میں مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر و مئونث سب کے لئے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے ۔اس لئے واحد تثنیہ یا جمع / مذکر ہو یا مئونث کہیں گے:

صَہْ: بمعنی اُسْکُتْ

ہاں اگر اس کے ساتھ کاف خطاب ہو تو عدد اور جنس کا اعتبار ہوگا۔

لہٰذا مفرد مذکر کے لئے کہیں گے عَلَیْکِ نفسکَ
// مئونث// // // // // عَلَیْکِ نفسکِ
تثنیہ مذکر اور مئونث کے لئے کہیں گے عَلَیْکُمَا نفسکُمَا
جمع مذکر// // // // // // // // عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ
// مئونث// // //// // // // عَلَیْکُنَّ اَنْفُسَکُنَّ

ملاحظہ: اسم فعل اگر فعل لازم کے معنی میں ہے تو اسی کی طرح صرف فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے شَتَّانَ الزَّیْدَانِ

اسم فعل اگر فعل متعدی کے معنی میں ہے تو اسی کی طرح فاعل کے علاوہ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے جیسے

رُوَیْدَ مُحَمَّداً = بمعنی اَمْہِلْ محمداً

☆☆☆☆☆☆☆

افعال مدح وذم

(مَدح)

تعارف: لُغت میں کسی کی تعریف یا ثناء کو مدح کہتے ہیں۔ فعل قواعد کے ہاں مدح ایک اسلوبِ کلام کا نام ہے جس کے لئے دو مخصوص فعل [۱] نعم [۲] حبّذا استعمال ہوتے ہیں۔

طریقۂ استعمال: فعل مدح کے ذریعے کسی جنس کی بطور مبالغہ مدح کی جاتی ہے۔ یہ جنس فعل مدح کا فاعلِ ظاہر ہوتا ہے مگر مراد ومقصود وہ مخصوص ذات ہوتی ہے جو بطور تعین جنس کے بعد مذکور ہے۔ جسے مخصوص بالمدح کہتے ہیں۔ جیسے: **نعم الرجلُ ، خالدٌ۔**

میں **نعم** تو فعل مدح ہے، **الرجل** جنسِ مدح ہے اور **خالد** مخصوص بالمدح ہے۔

ترتیب وترکیب: عموماً کلام میں پہلے فعل مدح پھر جنس ممدوح اور پھر مخصوص بالمدح آتا ہے۔

عناصرِ مدح: اس اعتبار سے اسلوب مدح کے تین عناصر ہیں۔

[۱] فعل مدح جو جامد ہے اور ماضی کی صورت میں آتا ہے۔

[۲] جنسِ ممدوح جو فعل کے لئے فاعل ظاہر ہوتا ہے۔

[۳] مخصوص بالمدح جس کے اعراب کی کئی صورتیں ہیں جو آئندہ مذکور ہیں۔

تحلیل یوں کرتے ہیں۔

مثال (۱) جیسے نِعْمَ الرجلُ خالدٌ		مثال (۲) جیسے حبذا محمدٌ	
نعم	فعل ماضی جامد برائے مدح	حبّ	فعل ماضی جامد برائے مدح
الرجل	جنس ممدوح فاعل	ذا	اسم اشارہ جنس مخصوص فاعل
خالد	مخصوص بالمدح	محمد	مخصوص بالمدح

فعل جامد کے علاوہ طریقہ مدح: نعم اور حبّذا کے علاوہ ہر ثلاثی مجرد فعل جس میں تعجب کی صلاحیت ہو "فعل" کے وزن پر لا کر اسے بھی برائے مدح استعمال کے سکتے ہیں جیسے **کَرُمَ الفتی عَلِیٌّ** اس کی ترکیب نحوی بھی سابقہ مثالوں کی طرح ہوگی۔

ملحوظہ: اسلب مدح میں مخصوص بالمدح کی دو بار ثناء کی جاتی ہے۔ پہلی بار تو جنسِ ممدوح کے ضمن میں کہ وہ اس جنس کا ایک فرد ہے دوسری بار جب اس فرد معین کا بطور خاص ذکر ہوتا ہے۔

﴿ذم﴾

تعارف: لغت میں ذمّ سے مراد کسی کی برائی بیان کرنا ہے۔ اہلِ قواعد کے ہاں ذم ایک اسلوبِ کلام ہے جس کے لئے دو جامد فعل [۱] بِئسَ [۲] سَاءَ استعمال ہوتے ہیں۔

طریقۂ ذم: اس اسلوب میں کسی جنس کی بطور مبالغہ مذمت بیان کرتے ہیں۔ یہ جنس فعل ذم کا فاعل ظاہر ہوتی ہے۔ مگر مقصود وہ مخصوص ذات ہے جو اسم جنس کے بعد مذکور ہو جسے مخصوص بالذم کہا جاتا ہے جیسے **بئسَ الرجلُ الخائنُ**

میں **بئسَ** فعل ذم ہے، **الرجل** جنس مذموم ہے اور **الخائن** مخصوص بالذم ہے۔

ترتیب وترکیب: عموماً کلام میں سب سے پہلے فعل ذم ہوتا ہے پھر جنس مذموم جو مخصوص بالذم ہے۔

عناصر ذم: ذم کے تین عناصر ہیں۔

[۱] **فعلِ ذم:** جو جامد ہے اور ماضی کی صورت میں آتا ہے۔

[۲] **جنسِ مذموم:** جو فعل ذم کا فاعل ظاہر ہوتا ہے۔

[۳] **مخصوص بالذم:** جو عموماً مبتدا محذوف کی خبر ہوتا ہے۔

مثال	وتحلیل	مثال	۲ وتحلیل
جیسے	بئسَ الرجل الخائن	جیسے	ساء المرءُ الکذّابُ
بئس	فعل ماضی جامد برائے ذم	سَاءَ	فعل ماضی جامد برائے ذم
الرجل	جنسِ مذموم فاعلِ ظاہر	المرُ	جنس مذموم فاعلِ ظاہر
الخائن	مخصوص بالذم	الکذاب	مخصوص بالذم

عام فعل سے اسلوب ذم: کسی بھی ثلاثی مجرد فعل کو جس میں تعجب کی صلاحیّت ہو فَعُلَ کے وزن پر لے جا کر برائے ذم استعمال کر سکتے ہیں۔ جیسے خَبُثَ الغلامُ زَیدٌ

اس کی تحلیل بھی سابقہ مثالوں کی طرح ہوگی۔

﴿احکام افعال مدح وذم﴾

[۱] افعال مدح وذم جامد افعال ہیں جو زمانے کے اعتبار سے صرف ماضی کی صورت میں ہی آتے ہیں۔

[۲] افعال مدح و ذم کے لئے فاعل کے علاوہ ایک اور اسم مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم بھی ضروری ہوتا ہے۔

[۳] افعال مدح وذم فاعل کی تذکیر و تانیث کے مواقع پر عام افعال کی طرح ہوتے ہیں اور تاء تانیث ان کے ساتھ استعمال ہوگی جیسے نِعْمَتُ اور بِئْسَتُ صرف حَبَّذا اس حالت میں رہے گا۔

اصلِ حبّذا: حَبَّذا کی ترکیب یوں ہے۔ حبّ فعل ماضی اور ذا اسمِ اشارہ فاعل ہے۔

انواعِ فاعل برائے افعال مدح وذم: افعال مدح وذم کے فاعل کی تین اقسام ہیں۔

[۱] اسم ظاہر [۲] ضمیر [۳] اسم موصول

مواقع اسمِ ظاہر: مندرجہ ذیل مواقع پر فاعل اسمِ ظاہر ہوگا۔

[۱] فاعل اسم جنس معرّف بأل ہو جیسے **نعم الکتابُ القرأن۔**

[۲] فاعل معرّف بأل کی طرف مضاف ہو جیسے **بئسَ رجلُ السوُءِ خالدٌ۔**

[۳] فاعل ایسے اسم کی طرف مضاف ہو جو معرّف بأل کی طرف مضاف ہو جیسے **نعم کتاب الفقهِ الهدایة**

مواقع ضمیر: مندرجہ ذیل دو مواقع پر افعالِ مدح وذم کا فاعل ضمیر ہوگی۔

[۱] جب ضمیر ممیّز ہو اور اس کی تفسیر وتمیز ایسا اسمِ نکرہ کر رہا ہو جو اس کے بعد بطور تمیز منصوب ہو۔ جیسے **نِعُمَ بلداً مکة**

نعم	فعل مدح هو ضمیر مستتر فاعل ممیّز
بلداً	اسم نکرہ تمیز منصوب تفسیر برائے ممیّز فاعل
مکة	مخصوص بالمدح

[۲] ضمیر ممیّز ہو اور اس کی تفسیر وتمیز "ما" نکرہ کرے جیسے

بئسَ ما خالدٌ اس کی تحلیل یوں کریں گے۔

بئسَ	فعل جامد برائے ذم ھو ضمیر ممیز اس کا فاعل
ما	نکرہ بمعنی "شیئا" تمیز محلاً منصوب تفسیر
خالد	برائے ضمیر فاعل مخصوص بالمدح

فاعل اسم موصول: اگر مقصود ومراد جنس ہے معھود نہیں تو افعالِ مدح وذم کا فاعل اسم موصول ہوگا جیسے

نعم الذِی یخدمُ وطنَه سعیدٌ

تحلیل یوں ہوگی۔

نعم	فعل مدح	
الذی	اسم موصول فاعل	
یخدم	فعل مضارع ھو ضمیر مستتر فاعل	جملہ فعلیہ صلہ
وطنہ	مفعول بہ	برائے موصول
سعید	مخصوص بالمدح	

مخصوص کی ترتیب کی صورتیں

[۱] اسمِ مخصوص ہمیشہ فاعل سے متأخر آتا ہے۔

[۲] فاعل پر اس کی تقدیم درست نہ ہوگی۔

[۳] تمیز پر بھی اس کو مقدم کرنا جائز نہیں۔

[٤] اسمِ مخصوص فعل مدح وذم اور فاعل سے مقدم ہوسکتا ہے۔

[۵] کلام میں اگر اسمِ مخصوص پر دلالت موجود ہو تو محذوف کرنا بھی درست ہے جیسے قرآن میں ہے نعم العبد ۔ای ایوب

اسم مخصوص کے اعراب کی صورتیں

اسم مخصوص کے اعراب میں مندرجہ ذیل صورتیں درست ہیں

[۱] اسم مخصوص مبتداء مئوخر ہو اور ماقبل جملہ اس کی خبر جیسے

نِعْمَ الرجلُ زیدٌ تحلیل یوں کریں گے۔

نِعْمَ	الرجلُ	زیدٌ
فعل	فاعل جملہ خبر مقدم	مبتداء مئوخر

[۲] اسم مخصوص مبتدا (واجب الحذف) کی خبر ہو۔

تحلیل یوں ہوگی۔

نِعمَ	الرجُلُ	....	زَیْدٌ
فعل	فاعل	”الممدوح“ مبتدامحذوف	خبر

[۳] اسم مخصوص مبتدا ہو جس کی خبر محذوف ہے جیسے نِعمَ الرّجُل زَیْدٌ ۔

تحلیل یوں کریں گے۔

نعم	الرجل	زید	....
فعل	فاعل	مبتدا	خبرمحذوف ”الممدوح“

[٤] اسم مخصوص فاعل سے بدل ہو جیسے نعمَ الرجلُ ۔

تحلیل یوں ہوگی۔

نعمَ	الرَّجُلُ	زیدٌ
فعل	فاعل	فاعل سے بدل

* * *

﴿الجزء العربی من الکتاب﴾

اب آپ گذشتہ اسباق میں بتفصیل اردو میں بیان شدہ قواعد کا مختصراً عربی زبان میں بصورتِ سوال و جواب مطالعہ کریں گے۔

انشاء اللہ قواعد کے ضبط اور زبان کی روانی ہر دو لحاظ سے خوب مستفید ہوں گے۔

المعربات من الاسماء

س: كم عدد المرفوعات من الاسماء؟

ج: مرفوعات الاسماء تسعة وهي:

[**١**] الفاعل . [**٢**] نائب الفاعل .

[**٣**] المبتدأ. [**٤**] الخبر.

[**٥**] اسم كان وأخواتها. [**٦**] خبر ان وأخواتها.

[**٧**] اسم الأحرف المشبهة بليس[**٨**] خبر (لا) لنفي الجنس.

[**٩**] التابع للمزفوع.

س: كم عدد منصوبات الاسماء؟

ج: منصوبات الاسماء عشرة وهي:

[**١**] المفعول بأنواعه.

[**٢**] خبر كان وأخواتها.

[**٣**] اسم الأحرف المشبهة بالفعل

[**٤**] الحال.

[**٥**] التميز .

[**٦**] المستثنى فى بعض الأحوال.

[**٧**] المنادى.

[**٨**] اسم (لا النافية للجنس.

[**٩**] خبر الأحرف المشبهة بليس.

[**١٠**] التابع للمنصوب.

☆☆☆☆☆☆☆

المعربات بالحروف والحركات

س: كم عدد المعربات؟

ج: المعربات ثمانية.

أربعة منها تعرب بالحركات وهي:

[١] الاسم المفرد: يرفع بالضمة، وينصب بالفتحة ،ويجر بالكسرة.

[٢] جمع التكسير: يرفع بالضمة،وينصب بالفتحة، ويجر بالكسرة.

[٣] جمع المؤنث السالم: يرفع بالضمة، وينصب بالفتحة،ويجر بالكسرة.

[٤] الفعل المضارع الصحيح الآكر الذي لم يتصل بآخره شئ.

(والمضارع الذي لم يتصل بآخره بشئ يسمى بفعل الواحد

وأربعة تعرب بالحروف وهي:

[١] المثنى: يرفع بالألف ،وينصب ويجر بالياء.

[٢] جمع المذكر السالم: يرفع بالواو، وينصب ويجر بالياء.

[٣] الاسماء الخمسة: ترفع بالواو ،وتنصب بالألف ،وتجر بالياء.

[٤] الأفعال الخمسة: ترفع بثبوت النون، وتنصب وتجزم بحذفها.

الإستثناء

س: ماهو الاستثناء؟

ج: الاستثناء : هو اخراج الاسم الواقع بعد احدى أدوات الاستثناء من حكم ما قبلها.

س: كم أركان الاستثناء؟

ج: أركان الاستثناء ثلاثة:

المتثنى ، المستثنىٰ منه ، وأدوات الاستثناء

[١] المستثنى: هو الاسم المخرج من الحكم السابق.

[٢] المستثنى منه: هو الاسم السابق الذي أخرج المستثنى من حكمه .

[٣] ادوات الاستثناء: هي الكلمات التي تستعمل هذا الاسلوب من الكلام.

س: ماهي أدوات الاستثناء؟

ج: أدوات الاستثناء هي:

[١] الا وهو حرف الاستثناء.

[٢] ، [٣] غير، سوى، وهما اسما الاستثناء .

[٤] ، [٥] ، [٦] خَلا ،عَدا ،حَاشا .وهي أفعال الاستثناء ،او حروف الجر.واذا سبقت خلا او عدا (مَا فهي أفعال البتة.

س: كم قسما للمستثنى؟

ج: المستثنى ثلاثة اقسام؛

[١] المتصل: وهو ماكان المستثنى من جنس المستثنى منه .

[٢] النقطع : وهو ماكان المستثنى من غير جنس المستثنى منه.

[٣] المفرّغ: وهو ماكان المستثنى منه محذوفا.

ويكون الكلام في الاستثناء المفرغ ناقصا، بحيث لايتم معناه الا بما بعدها وسمي((لمفرغ ن ما قبل أداة الاستثناء تفرغ للعمل فيما بعدها ولم يشتغل عنه بالعمل في غيره)).

س: ما اعراب المستثنى بالاء؟

ج: للمستثنى "الا" ثلاثة أحوال؟

[١] وجوب النصب.

[٢] وجحان البدلية وجواز النصب.

[٣] حسب وقوعه في الكلام.

١- ﴿مواقع وجوب النصب﴾

ينصب المستثنى "الا" وجوبا في ثلاثة مواضع وهي:

[١] اذا كان الاستثناء متصلا موجبا (أي غير مسبوق بنفي أو نهي أو استفهام مثل: "جَاءَ الثلاميذ الا خالداً".

[٢] اذا كان الاستثناء منقطعا مثل: "حَضَر الطُّلاّبُ الا الجملَ".

[٣] اذا تقدم المستثنى على المستثنى منه مثل: "عاد الا المعلم التلاميذ".

٢ - ﴿جواز النصب﴾

يجوز البدلية والنصب.

اذا كان المستثنى متصلا غير موجب مثل: "ما قام التلاميذ الا حامد أو حامدا".

٣- ﴿حسب الموقع﴾

يعرب المستثنى حسب موقع في الكلام. وهذا اذا كان الستثنى مفرغا وتكون الا كأنها غير موجودة.

مثلا : " مَاجَاء الاّ زَيْدٌ".

"مَارَأيتُ الاّ زَيداً".

"مَا مَرَرْتُ الاّ بِزيدٍ".

س: ما حكم المستثنى بغير ،وسوى ؟وما حكم كلمة غير، وسوى؟

ج: يجر المستثنى (غير وسوى ويعرب مضافا اليه:

مثل: "نجح الطلاب غيرَ حامدٍ".

أما كلمتا غير ،وسوى - فاء عرابهما كاعراب المستثنى بالا.

س: ما حكم المستثنى "خلاَ ، وعَدَا ، وحاشَا ".

ج:

[**١**] ينصب المستثنى بعد "خلا، وعدا وحاشا" على الاستثناء

مثل: "قَامَ الأولادُ خلا محمَّداً".

"قَامَ الأولادُ عَدا محمداً".

"قَامَ الأولادُ حَاشا محمداً".

[**٢**] أو يجر المستثنى بعد خلا ،وعدا ، وحاشا على أنها أحف جر

مثل: "قَامَ الأولادُ خَلا محمدٍ".

"قَامَ الأولادُ عَدا محمدٍ".

قَامَ الأولادُ حَاشَا محمدٍ".

ملحوظة:

اذا سبقت خلا وعدا (ما تعين نصب المستثنى على المفعولية لأنها أفعال وليست بحروف الجر.

مثل: "فَرِحَ التلاميذ مَا خَلاَ الرَّاسبين".

"سَعِدَ النَّاسُ مَاعَداَ المنافقين".

☆☆☆☆☆☆☆

﴿الفعل الثلاثي المزيد فيه وأبوابه﴾

س: ما هو الفعل الثلاثي المزيد فيه وكم قسما له؟

ج: هو ما زيد على حروفه الثلاثة الأصلية حرف فأكثر وله ثلاثة أقسام:

[١] مزيد بحرف . [٢] مزيد بحرفين . [٣] مزيد بثلاثة أحرف.

س: ما هو الفعل الثلاثي المزيد ، بحرف، وكم حرفا لماضيه؟

ج: هو الفعل الذي كان ماضيه على أربعة أحرف ثلاثة أصلية وحرف زائد.

س: كم بابا للثلاثي المزيد بحرف، وما هي طريقة النقل الى كل باب منه؟

ج: بي ثلاثة أبواب:

[١] اِفُعال. [٢] تَفُعِيل . [٣] مُفَاعَلَة.

وطريقة النقل الى كل باب كالآتي.

[١] "افْعَال" نزيد في أول ماضي المجرد همزة مفتوحة.

مثل: "فعل" بعد زيادة الهمزة في أوله صار "أَفْعَلَ" ، وكَرُمَ - صار اَكْرَمَ .

فوزن ماضيه : اَفْعَلَ مثل: اَكْرَمّ.

مضارعه: يُفْعِلُ مثل: يُكْرِمُ.

مصدره : اِفُعَال مثل: اِكرام.

ويسمى بباب الأفعال لكون مصدره على وزن "افعال".

[٢] 'تَفْعِيل" يكرر عين ماضي الثلاثي المجرد مع الادغام.

مثل: "فَعَلَ "بعد تكرار العين وادغامه صار" فَعَّلَ" و"عَظُمَ" صار" عَظَّمَ".

فوزن ماضيه : فَعّلَ مثل: عَظّمَ.

مضارعه: يُفَعَّلُ مثل: يُعَظّمُ.

مصدره: تَفْعِيلٌ مثل: تَعْظيم.

وسمي بباب التفعيل لكون مصدره على وزن "تَفُعِيل".

[**٣**] "**مُـفَـاعَـلة**"نـزيـد بيـن الفاء عين الثلاثي المجرد الفا مثل:"**فَعَلَ**" بعد زيادة الألف في الموضع المذكور صار" فَاعَلَ" وحَفِظَ صار حَافَظَ.

فوزن ماضيه: فَاعَلَ مثل : حَافَظَ.

مضارعه: يُفَاعِلُ مثل: يُحَافِظُ.

مصدره: مُفَاعَلة مثل: مُحَافَظَة.

وسمي بباب المفاعلة لكون مصدره على وزن "مُفَاعَلَةْ".

جدول المزيد بحرف

عدد	الزوائد وامواضعها	الميزان والموزون			الباب
		الماضي	المضارع	المصدر	
١	الهمزة في الأول	اَفْعَلَ اَكْرَمَ	يُفْعِلُ يُكْرِمُ	اِفْعَال اِكْرَام	اِفْعَال
٢	تكرار العين مع الادغام	فَعَّلَ فَرَّحَ	يُفَعِّلُ يُفرِّحُ	تَفْعِيل تَفْرِيح	تَفْعِيل
٣	الألف بعد الفاء	فَاعَلَ قَاتَلَ	يُفَاعِلُ يُقَاتِلُ	مُفَاعَلَة مُقَاتَلة	مُفَاعَلة

س: ما هو الفعل الثلاثي المزيد بحرفين وكم حرفا لماضيه؟

ج: هـو الـفـعـل الـذي كـان مـاضَيـه عـلى خمسة أحرف ثلاثة أصلية، وحرفان زائدان.

س: كم بابا للثلاثي المزيد بحرفين؟ وما هي طريقة النقل الى كل باب منه؟

ج: هي خمسة أبواب:

[١] اِنْفَعَال [٢] اِفْتِعَال [٣] اِفْعِلال [٤] تَفَعَّلَ [٥] تَفَاعَلَ.

[١] **اِنْفِعَال:** نزيد في أول ماضي الثلاثي المجرد همزة مكسورة ،ونونا ساكنة مثل: ”فعل “بعد زيادة الهمزة والنون صار” انْفَعَلَ“ وكسر صار انكسر.

فوزن ماضيه: اِنْفَعَلَ مثل: اِنْكَسَرَ.

مضارعه: يَنفْعِلُ مثل: يَنْكَسِرُ.

مصدره: اِنْفَعَال مثل: اِنْكِسَار.

وسمي بباب” الانفعال “لكون مصدره على وزن”انفعال“.

[٢] **اِفْتِعَال:** نزيد في أول ماضي الثلاثي المجرد همزة مكسورة و بعد الفاء تاءً مثل: فَعَلَ“ بعد الزيادة المذكورة صار”اِفْتَعَلَ“ وجمع صار”اِجْتَمَعَ“.

فوزن ماضيه : اِفْتَعَلَ مثل: اجْتَمَعَ.

مضارعه: يَفْتَعِلُ مثل: يَجْتَمِعُ.

مصدره: اِفْتِعَال مثل: اِجْتِمَا ع.

وسمي بباب ”الافتعال “لكون مصدره على وزن ”افْتِعَال“.

[٣] **اِفْعِلال:** نزيد في أول ماضي الثلاثي المجرد همزة مكسورة ،ونكرر اللام مع الادغام مثل: ”فعَل“ بعد الزيادة المذكورة صار ”افْعَلَّ“ و”حمر“ صار ”احمَرَّ“.

فوزن ماضيه : اِفُعَلَّ مثل: احَمَرَّ.

مضارعه: يَفُعَلُّ مثل: يَحمَرُّ.

مصدره: اِفُعِلاَل مثل: اِحمِرَار.

وسمي بباب ” الافْعِلال“ لكون مصدره على وزن “ افعلال.

[٤] **تَفَعَّلَ:** نزيد في أول ماضي الثلاثي المجرد تاء و نكرر العين مع الادغام مثل: ”فعل “بعدالزيادة المذكورة”تفَعَّل“ و”كَلَّم“ صار”تكلَّم“.

فوزن ماضيه: تَفَعَّل مثل: تَكلَّم.

مضارعه : يَتَفَعَّلُ مثل: يَتكلَّمُ.

مصدره : تَفعُّلْ مثل: تكلُّمْ.

[**٥**] **تَفَاعَلَ**: نـزيـد في أول ماضي الثلاثي المجرد تاء وبين الفاء والعين الفا مثل "فعل" بعد الزيادة المذكورة، "تَفَاعَلَ" و" بعد" صار "تباعد".

فوزن ماضيه: تَفَاعَلَ مثل: تَباعَدَ.

مضارعه: يَتفَاعَلُ مثل: يَتبَاعَدُ.

مصدره : تَفَاعُلْ مثل: تَبَاعُدْ.

وسمي بباب التفاعل لكون مصدره على وزن "تَفَاعُلُ"

۞ المزيد بحرفين ۞

عدد	الزوائد وامضعها	الميزان والموزون			الباب
		الماضي	المضارع	المصدر	
١	الألف والنون فى الأول	اِنُفعَلَ اِنُكَسَرَ	يَنُفَعِلُ يَنُكَسِرُ	اِنُفِعَال اِنُكِسَار	اِنُفِعَال
٢	الهمزة في الأولى والتاء بعدالفاء	اِفُتَعَلَ اِجُتَمَعَ	يَفُتَعِلُ يَجُتَمِعُ	اِفُتِعَال اِجُتِمَا ع	اِفْعِلاَل
٣	الهمزة في الأول و تكرار اللام مع الادغام	اِفُعَلَّ اِحْمرَّ	يَفعَلُّ يَحمِرُّ	اِفُعِلاَل اِحُمِرَار	اِفُعِلاَل
٤	التاء في الأول وتكرار العين مع الادغام	تَفعَّلَ تَكَلَّمَ	يَتفَعَّلُ يَتَكُلُّمُ	تُفَعُّلُ تَكَلّمُ	تَفعَّل
٥	التاء في الأول والألف بعدالفاء	تَفَاعَلَ تَبَاعَدَ	يَتَفَاعَلُ يَتَبَاعَدُ	تَفَاعُلُ تَبَاعُدُ	تَفَاعُل

س: ما هو الفعل الثلاثي المزيد بثلاثة أحرف ،وكم حرفا لماضيه؟

ج: هو الفعل الذي كان ماضيه على ستة أحرف :ثلاثة أصلية ،وثلاثة زائدة.

س: كم بابا للثلاثي المزيد أحرف وما هي طريقة النقل الى كل باب منه؟

ج: هي ستة أبواب:

[١] اِستِفُعَال . [٢] اِفُعِيُلاَل . [٣] اِفُعِيُعَال

[٤] اِفُعِنُلاَل . [٥] اِفُعِنلاَء . [٦] اِفُعِوَّال .

وطريقة النقل الى كل باب كالآتي.

[١] "اِسْتِفْعَال"

نزيد في أول ماضي الثلاثي المجرد همزة مكسورة فالسين الساكنة ثم التاء المسكورة مثل:"فَعَلَ"بعد الزيادة المذكورة صار "اِسُتَفُعَلَ" وخَرَجَ بعد الزيادة المذكورة صار "اسُتَخْرَجَ".

فوزن ماضيه: اِسْتَفْعَلَ مثل: اِسْتَخْرَجَ.

مضارع : يَسْتَفْعِلُ مثل: يَستَخْرِجُ.

مصدره : اِسُتِفُعَال مثل: اِسُتِخرَاج.

وسمي بباب الاستفعال لكون مصدره على وزن "اِسُتِفُعَال"

[٢] "اِفْعِيلال"

نزيد في أول ماضي الثلاثي المجرد" همزة"مكسورة ،وبين العين واللام الفا ونكرر اللام مع الادغام مثل: "فعل "بعد الزيادة المذكورة صار" اِفَعَالَّ" وحمر"صار" اِحُمَارَّ".

فوزن ماضيه: اِفْعَالَّ مثل: اِحْمَارَّ.

مضارعه: يَفْعَالُّ مثل: يَحْمَارُّ.

مصدره : اِفْعِيلال مثل: اِحْميرَار.

[٣] "اِفْعِيعَال"

نـزيـد فـي أول مـاضـي الثـلاثي المجرد مكسورة، ونكرر العين، ونزيد الواو بين العينين مثل: "فعل" بعد الزيادة المذكورة صار" اِفْعَوعَلَ"و"عشب" صار "ا عشوشب ".

فوزن ماضيه : اِفْعَوعَلَ مثل: اِعْشَوشَبَ
مضارعه : يَفْعَوعِلُ مثل: يَعشوشِبُ
مصدره : اِفْعَيُعَال مثل: اِعْشِيشَاب.

وسمي بباب الافعيعال لكون مصدره على وزن "افعيعال"

[٤] "اِفْعِنْلال"

نـزيـد فـي أول مـاضـي الثـلاثي المجرد همزة مكسورة، وبين العين واللام نونا، ونكرر اللام مثل: "فعل" بعد الزيادة صار" اِفْعَنْلَلَ"و "قَعَس " صار "اِقْعَنْسَسَ".

فوزن ماضيه : اِفْعَنْلَلَ مثل: اِقْعَنْسَسَ.
مضارعه : يَفْعَنْلِلُ مثل: يَقْعَنْسِسُ.
مصدره : اِفْعِنْلال مثل: اقْعِنْسَاس .

وسمي بباب الافعنلال لكون مصدره على وزن "افعنلال"

[٥] "اِفْعِنْلاءَ"

نـزيـد في أول ماضي الثلاثي المجرد مكسورة، وبين العين واللام نونا والياء بعد اللام مثل: "فعل" بعد الزيادة المذكورة صار"اِفْعِنْلَى"و"سَلق"صار "اِسْلَنْقَى".

فوزن ماضيه : اِفْعَنْلَى مثل: اِسْلَنْقَى.
مضارعه : يَفْعَنْلِى مثل: يَسْلَنْقِى.
مصدره : اِفْعِنْلاء مثل: اِسْلِنْقَاء ".

وسمي بباب الافعنلاء لكون مصدره على وزن "اِفْعِنْفلاَء "

[٦] "افْعَوَّال"

نـزيـد فـي أول مـاضـي الثـلاثـي المجرد همزة مكسورة ،وبعد العين الواوين مع الادغام مثل: "فعل" بعد الزيادة صار" افعول"و"جلد" صار " اجلوذ".

فوزن ماضيه : اَفْعِوَّلَ مثل: اِجْلَوَّذَ.

مضارعه : يَفْعَوِّلُ مثل: يَجْلَوِّذُ.

مصدره : اِفْعِواَّال مثل: اِجْلَوَّاذَ.

وسمي بباب الافعوال لكون مصدره على وزن "اِفْعِوَّال"

جدول المزيد بثلاثة أحرف

		الميزان والموزون			
العدد	الزوائد و مواضعها	الماضي	المضارع	المصدر	الباب
١	الهمزة والسين والتاء في الأول	اِسْتَفْعَل اِسْتَخْرَج	يَسْتَفعِل يَسْتَخْرِج	اِسْتِفْعَال اِسْتِخْرَاج	اِسْتِفْعَال
٢	الهمزة في الأول والألف بين العين واللام وتكرار اللام مع الادغام	اِفْعَالَّ اِحْمِارَّ	يَفْعَالُ يَحْمَارُّ	اِفْعِيْلال اِحْمِيرَار	اِفْعِيْلاَل
٣	الهمزة في الأول و تكرار العين والواو بين العينين	اِفْعَوعَلَ اِعْشَوشَبَ	يَفْعَوْعِلُ يَعْشَوشِبُ	اِفْعِيْعَال اِغشِيشَاب	اِفْعِيعَال
٤	الهمزة في الأول والنون بعد تكرار اللام	اِفْعَنْلَل اِقْعَنْسَسَ	يَفْعَنلِلِ يَقْعَنْسِسُ	اِفْعِنْلال اِقْعِنْسَاس	اِفْعِنْلال
٥	الهمزة في الأول والنون بعد العين والياء بعداللام	اِفُعَنْلَى اِسُلَنْقَى	يَفُعَنِلُیٰ يَسُلَنْقِیٰ	اِفُعِنْلاَل اِسُلِنْقَاء	اِفُعِنْلاَء
٦	الهمزة في الأول والواو بعد العين مع الادغام	اِفُعَوَّلَ اِجُلَوَّذَ	يَفُعَوِّلُ يَجُلَوِّذُ	اِفُعِوَّال اِجُلِوَّاذ	اِفُعِوَّال

الفعل الرباعي

س: ما هو الفعل الرباعي؟

ج: الرباعي : ماكان أصول حروفه أربعة وهو قسمان:

[١] مجرد . [٢] مزيد فيه .

س: ما هو الرباعي المجرد، كم حرفا لماضيه ،وكم بابا له؟

ج: الرباعى المجرد: ما تجرد من الزيادة ولما فيه أربع أحرف كلها أصلية ،والرباعي المجرد باب واحد يقال له "فعللة".

فوزن ماضيه: فَعْلَلَ مثل: بَعْثَرَ.

مضارعه : يُفَعْلِلُ مثل: يُبَعْثِرُ.

مصدره : فَعْلَلَة مثل: بَعْثَرَة.

س: ما هو الرباعي المزيد؟

ج: الرباعي المزيد فيه: ما زيد على أصوله حرف فأكثر وهو قممان:

[١] المزيد بحرف [٢] المزيد بحرفين .

س: ما هو الرباعى المزيد بحرف، وكم حرفا لماضيه ، وكم بابا وما هي طريقة النقل الى كل باب منه؟

ج: الرباعي المزيد بحرف: ما زيد على أصوله حرف فقط، فعدد حروفه خمسة، أربعة أصلية، وحرف زائد وله باب واحد .

هو: "تفَعْلَلَ" مثل: "فَعْلَلَ"بعد زيادة التاء في أوله صار"تَفَعلَلَ" وبعثر صار" تبعثر.

فوزن ماضيه : تَفَعْلَلَ مثل: تَبَعْثَرَ.

مضارعه : يَتفَعْلَلُ مثل: يَتبَعْثَرَ.

مصدره : تَفَعْلُلٌ مثل : تَبَعْثُرٌ.

وسمي بباب التفعيل لكون مصدره على وزنه .

س: ما هو الرباعى المزيد بحرفين ،وكم بابا له ،واذكر طريقة النقل الى كل باب منه؟

ج: الرباعي المزيد بحرفين: ما زيد على أصوله حرفان فعدد حروفه ستة:أربعة أصلية،وحرفان زائدان وله بابان:

[١] اِفْعِنْلاَل . [٢] اِفْعِلَّال.

[١] "اِفْعِنْلاَلَ " نزيد في أول ماضي المجرد همزة وبعد العين نونا مثل:"فعلل" بعد الزيادة المذكورة صار "اِفْعَنلَلَ" وحَرجَمَ مثل احْرَنَجمَ.

فوزن ماضيه : اِفْعَنْلَلَ مثل: اِحْرَنْجَمَ.

مضارعه : يَفْعَنْلِلُ مثل: يَحْرَنْجِم.

مصدره : اِفْعِنْلاَل مثل: اِحْرِنجَام.

[٢] "اِفْعِلاّل" نزيد في أول ماضي المجرد همزة وبين اللامين لاما مع الادغام في اللام الثانية مثل: "فعلل"بعد الزيادة المذكورة يصير"اِفْعَلَّلَ" و"قشعر" صار "اِقشَعَرَّ".

فوزن ماضيه : اِفْعَلَّ مثل: اِقْشَعَرَّ.

مضارع : يَفْعَلِلُّ مثل: يَقْشَعِرُّ.

مصدره : اِفْعِلَّال مثل: اِقشِعْرَار.

وسمي بباب الافْعِلال لكون مصدره على وزن "اِفْعِلَّال".

جدول الفعل الرباعي

		الميزان والموزون			
العدد	الزوائد وامواضعها	الماضي	المضارع	المصدر	الباب
١	الرباعي المجرد	فَعْلَلَ دَحْرَجَ	يُفَعْلِلُ يُدَحْرِجُ	فَعْلَلَة دَحْرَجَة	فَعْلَلَة

المزيد بحرف

١	التاء في الأول والنون بين العين واللام	تَفَعْلَلُ تَدَحْرَجَ	يَتفَعْلَلُ يَتَدَحْرَجُ	تَفَعْلُلُ تَدَحْرُجُ	تَفَعْلَلَ

المزيد بحرفين

١	الألف في الأول والنون بين العين واللام	اِفْعَنْلَلَ اِحْرَنْجَمَ	يَفْعَنْلِلُ يَحْرَنْجِمُ	اِفْعِنْلَال اِحْرِنْجَام	اِفْعِنْلَال
٢	الألف في الأول وتكرار اللام الثاني	اِفْعَلَلَّ اِقْشَعَرَّ	يَفْعَلِلُّ يَقْشَعِرُّ	اِفْعِلَّال اِقْشِعْرَار	اِفْعِلَّال

☆☆☆☆☆☆☆

المشتقات وعملها

اسم الفاعل

س: ما هو اسم الفاعل، وما هي طريقة صوغه؟

ج: هو اسم مشتق (أي مأخوذ من المصدر أو من الفعل ،لمن وقع منه الفعل ويصاغ اسم الفعل من الثلاثي على وزن"فَاعِل" مثل: "نَاصِر" من "نصر" و"شاهد"من "شهد". ويصاغ من غير الثلاثي على وزن مضارعه مع ابدال حرف المضارعة ميما مضمومة وكسر ما قبل الآخر مثل: "يُكْرِمُ" اسم الفاعل منه"مُكْرِمٌ".

س: ما هو عمل اسم الفاعل؟

ج: يعمل اسم الفاعل عمل فعله فاذا كان فعله لازما اكتفى برفع الفاعل مثل: "محمد واضِح خطُّه".

وينصب مفعولا به اذا كان فعله متعديا مثل: "خالِدٌ فَاتح البلدَ".

اسم المفعول

س: ما هو اسم المفعول؟

ج: هو اسم مصوغ لما وقع عليه الفعل على وجه الحدوث لا الدوام من الثلاثي على وزن"مفعول" غالبا"كمنصور"من نصر، ويصاغ على وزن مضارعه المجهول مع ابدال حرفالمضارعة ميما مضمومة مثل: "يُكْرِمٌ"اسم المفعول منه"مُكْرَمٌ".

س: ما هو عمل اسم المفعول؟

ج: يعمل اسم المفعول عمل الفعل المجهول فاذا كان مشتقا من الفعل المتعدي الى مفعول واحد يرفع نائب الفاعل فقط مثل: '[المؤمن محمودٌ خلقُه".

واذا كان مشتقا من فعل يتعدى الى أكثر من مفعول به يرفع الأول كنائب الفائل له وينصب الثاني على أنه مفعول به مثل: "عَلَيّ رَجُلٌ مُعْطَى اخُوهُ ريالاً".

الصفة المشبهة

س: ما هي الصفة المشبهة باسم الفاعل؟

ج: الصفة المشبهة اسم مصوغ من الفعل اللازم ليدل على معنى بالموصوف على وجه الثبوت(بحذف اسم الفاعل واسم المفعول فان دلالتها على الحدوث مثل حسن الصفة المشبهة منه الحسن.

وأوزان الصفة المشبهة كثيرة كلها سمعية كما ذكرنا فى الجزء الأول عند بيان الصفة المشبهة.

وأوزانها كثيرة كما ذكرنا في القسيم الأول من الكتاب مثل"حسن"صفة مشبهة من الحسن.

س: ما هو عمل الصفة المشبهة؟

ج: تعمل الصفة المشبهة عمل الفعل اللازم فترفع فاعلا فقط مثل: "خالد كريم نسبه" وينصب الصفة المشبهة معمولها عن الفاعل على التمييز مثل:"خالد كريم نسبا" -أي كرم نسبا-بمعنى كريم نسبه.

اسم المبالغة

س: ما هو اسم المبالغة؟

ج: هو اسم مأخوذ للدلالة على المبالغة في معنى اسم الفاعل مثل الصدّيق هي مبالغة فى الصادق.

ملاحظه:

أوزان البالغة كثيرة ذكرناها فيالقسم الأول من الكتاب عند بيان اسم المبالغة.

س: ما هو عمل صيغة المبالغة ؟

ج: تعمل صيغة المبالغة عمل فعلها فاذا كانت المبالغة مشتقة من الفعل اللازم رفع الفاعل فقط مثل: " الأمير رحيمٌ نائبُه" و" الرئيس كذّابٌ صاحُبه".

واذا كانت مشتقة من الفعل المتعدي نصب المفعول أيضا مثل: "الشجاعُ خوّاضُ المعركةَ".

اسم التفضيل

س: ما هو اسم التفضيل وما هي طريقة صوغه؟

ج: هو اسم مشتق من الفعل او المصدر ،للدلالة على أن شيئين اشتركا في وصف واحد وزاد أحدهما على الآخر ويأتي على وزن "اَفْعَلُ" للمذكر "وفُعْلَى" للمؤنث مثل "أعْظَمُ" للمذكر "وعُظْمَى" للمؤنث من عظم.

س: ما هو عمل اسم التفضيل؟

ج: يعمل اسم التفضيل عمل فعله فتنصب الاسم الواقع بعده على التميز اذا كان فاعلا في المعنى مثل: "أنت أكثرُ علْما "بمعنى كثر عِلْمُکَ.

ظرفا الزمان والمكان

س: ما هو اسم الزمان؟

ج: هو اسم مشتق من المصدر أو الفعل للدلالة على زمن حصول الفعل.

س: ما هو اسم المكان؟

ج: هو اسم مصوغ من الفعل لدلالة على مكانه.

س: ما طريقة صوغهما؟

ج: يأتي كل منهما على وزن"مَفْعَل"ان كان المضارع مضموم العين أو مفتوحها مثل:"مَنْصَرُ" من " يَنْصُر" و" مَذْهَبُ"من يَذْهَبُ".

ويأتيان على وزن"مَفْعَلُ "ان كانت عين مضارع الفعل مكسورة أو كان الفعل مثالا مثل:" مَجْلِسُ" من "يَجْلِسُ" و "مَوْعِدُ "من "يَعِدُ".

﴿اسم الآلة﴾

س: ما هو اسم الآلة؟

ج: هو اسم مصوغ من المصدر او الفعل لما وقع الفعل بواسطته و أوزانه ثلاثة:

[١] **"مِفْعَال"**مثل: "مِفْتَاح "من "فَتَح".

[٢] **"مِفْعِلٌ "** مثل: "مِبْرَد"من "بَرَدَ".

[٣] **"مَفْعَلَة"** مثل: "مِكْنَسة" من "كَنَس".

﴿المصدر﴾

س: ما هو المصدر؟

ج: المصدر اسم يدل على حدث مجرد عن الزمان وهو أصل المشتقات على أصح الأقوال وأوزان المصادر العربية سماعية وقياسية.

س: ما هو المصدر السماعي ،وما هو المصدر القياسي؟

ج: **السماعي**: ما ليست له قاعدة يسير عليها بل يتعلق بالسمع من أهل اللسان فمعظم أوزان مصادر الثلاثي المجرد سماعية وهي متعددة تعرف بالرجوع الى كتب اللغة كمصادر أفعال :**"نَصَرَ وشَرِبَ وفَرِحَ"هي "نَصْرٌ وشُرْبٌ وفَرَحٌ**.

القياسي: مصدر له قاعدة يسير عليها في أكثر أحواله فمصادر غير الثلاثي قياسية كما أن هناك بعض المصادر الثلاثية قياسية أيضا.

س: اذكر المصادر القياسية للفعل الثلاثي؟

ج: تأتي مصادر الفعل الثلاثي غالبا على الأوزان الآتية:

* * * *

* * *

*

جدول أوزان المصادر

الأوزان	دلالة الأفعال	الأمثلة
فِعَالَة	فيما دل الفعل على حرفة	زَرَعَ مصدره زِرَاعَة
فِعَال	فيما دل الفعل على امتناع	أَبَى مصدره اِبَاء
فَعَلاَن	فيما دل الفعل على اضطراب	غَلَىَ مصدره غَلَيَان
فَعَل	فيما دل الفعل على داء	رَمَدَ مصدره رَمَد
فُعَال	فيما دل الفعل على صوت	نَبَح مصدره نُبَاه
فَعِيل	فيما دل الفعل على صوت	صَهَل مصدره صَهِيُل
فُعُلَة	فيما دل الفعل على لون	حَمِرَ مصدره حُمرَةَ

مصادر الافعال غير الثلاثية

س: ما هي ضوابط مصادر الأفعال غير الثلاثية؟

ج: ضوابطهما كما يلي؟

١- مصادر الرباعي

س: ما لمراد من الرباعي في بيان المصادر؟

ج: يقصد بالرباعي كل ما كان ماضيه على أزبعة أحرف كلها ثلاثيا مزيد بحرف أو رباعيا بحرفين فالفعل الذي كان ماضيه على أربعة مصادره كالآتية.

❖- اذا كان الماضي على وزن أفعل مصدره” افْعَال“ مثل: ”أَكْرَهَ“ مصدره ”اكْرَاهَ“.

❖- اذا كانت عين ”اَفْعَلَ“الفا تحذف في المصدر و عوض عنها التاء في الآخر مثل: ”أَهَانَ“ مصدره ”اِهَانَة“.

۞- اذا كانت فاء "اَفْعَلَ "واوا تقلب ياء في المصدر،مثل :"أوْجَزَ " مصدره "ايجَاز".

۞- اذا كان الماضي على وزن "فَعَّلَ" فمصدره "تَفْعِيل" مثل " قَدَّم" مصدره "تَقْدِيم".

۞- اذا كان الماضي وزن"فمصدره "مُفَاعَلة وفِعَالٌ "مثل :"قَاتَلَ "مصدره"مُقَاتَلة وقِتَال

۞- اذا كان الماضي على وزن"فَعْلَلَ " فمصدره "فَعْلَلَةً"مثل :"دَحْرَجَ" مصدره دَحْرَجَةً.

٢+٣ ﴿مصادر الخماسي والسداسي﴾

[١] اذا ابتدأ الفعل بهمزة وصل يأتي مصدره بكسر الحرف الثالث مع زيادة الف قبل الأخير.

مثل: اِنْكَسَرَ مصدره اِنْكِسَار (خماسي).

اِجْتَمَعَ مصدره اجْتِمَا ع.(خماسي).

ومثل: اِسْتَفْسَر مصدره اِسْتِفْسَار.(سداسي).

[٢] اذا ابتدأ الماضي بتاء زائدة يأتي مصدره بضم ماقبل الأخير مثل: "تَسَاقَطَ" مصدره "تَسَاقُطَ".

﴿المصدره الصريح والمؤول والمصادر الميمي﴾

س: ما هو المصدر الصريح ولما ذا سمي بذلک؟

ج: الصريح هو الظاهر لغة، والمصدر الصريح مايأتي بوزن المصدر ولايكون محالا عن فعل.

ويسمى بالصريح لأن مصدريته ظاهرة، .ويقابله المصدر المؤول.

مثل: نَصَرَ - اكْرَام- دَحْرَجَة هي مصادرة صريحة.

((ويقابل الصريح المصدر المؤول

س: ما لمراد من التأويل ؟وما هو المصدر المؤول ؟ ولما ذا سمي بذلك؟

ج: التأويل هو التفسير أو الرجوع لغة.

وعند النحاة : هو رد الفعل الواقع بعد حرف مصدري واحالته الى المصدر.

والمصدر المؤول : هو مصدر غير صريح يقع له التأويل ويتم ذلك بدمج الحرف المصدري مع ما بعده من الفعل وعامِله ليؤلف المصدر/ فالمصدر المؤول يلفظ جُمْلَة فعلية ثمّ يؤول الى المصدر الحقيقى.

مثل: "أنْ تَصُومُوا خَيرٌ لكم" (أن حرف مصدر"وتَصُوم"فعل مضارع "والواو"ضمير الفاعل فيدمج "أن" مع الفعل وعامله الى المصدر فيقال بعدالتاويل"صيام" فيكون المعنى "صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ".

﴿اعراب المصدر المؤول﴾

س: كيف يعرب المصدر المؤول؟

ج: يعرب المصدر المؤول اعراب الصريح فيكون مرفوعا ومنصوبا ومجرورا حسب ما يقتضيه وقوعه في الجملة تحليل المذكور كالآتي: صَيَامُكُم" مبتدأ " خَيْرٌ لَكُمْ" خبر.

س: ما هي الحروف المصدرية؟

ج: الحروف المصدريةهي:

اَنْ - أنّ - كي - لو - ما

وتسمى الحروف المصدرية بالموصولات الحرفية لأنها تصل بين الكلام.

والمصدر الصريح قد يكون مبدوء ا بالميم.

المصدر الميمي

س: ما هو المصدر الميمى؟

ج: المصدر الميمي: مادل على الحدث المجرد عن الزمان ويبدأ بميم زائدة لغير المفاعلة ويسمي بالمصدر الميمى نسبة الى الميم التي تتصدره مثل: "نظر" المصدر الميمى منه "مَنْظَر" فالمصدر الميمي يؤدي معنى المصدر العام ويجوزأن تحذف هذه الميم ويوضع بدلها المصدر العام مثل: " كُنْتُ عَلى مَوعِدٍ مَعَ الأستاذ" أي "كُنْتُ على وعد مع الأستاذ".

أوزان المصدر الميمي من الثلاثي

س: ما هي أوزان المصدر الميمي للفعل الثلاثي؟

ج: اذا كان الفعل ثلاثيا

يأتي المصدر الميمي على وزن "مَفْعِل ومَفْعَل".

(**مَفْعِل** اذا كان الفعل الثلاثي معتل الأول صحيح الآخر.

مثل: "وَعَدَ" المصدر الميمي منه، مَوْعِد على وزن مَفْعِل.

(**مَفْعَل** يأتي على هذا الوزن في حالتين.

أ اذا كان الفعل صحيح الأول والأخير مثل: "هَلَكَ" المصدر الميمي منه "مَهْلَكَ" وقد تزاد التاء في نهاية المصدر الميمي مثل: "مهلك" وبعد زيادة التاء "مَهْلَكَة".

ب اذا كان الفعل معتل الأخير وهو على وجهين:

[١] أن يكون معتل الآخير :صحيح الأول مثل: "رأي "فالمصدر الميمي منه "مرأى".

[٢] أن يكون معتل الآخر والأول نحو "وَقَى" المصدر الميمي منه" موقى".

﴿المصدر الميمي من الفعل غير الثلاثي﴾

س: كيف يأتي المصدر الميمي من الفعل غير الثلاثي.

ج: اذا كان الفعل غير ثلاثي يأتي المصدر الميمي على صورة المضارع بزيادة الميم المضمومة، موضع حرف المضارع مع فتح ما قبل الأخير مثل: "أقام"المصدر الميمي منها "مَقَام".

اسم النوع

س: ما هو اسم النوع وكيف يصاغ لفظه؟

ج: اسم النوع - مصدر يدل على هيئة الفعل ونوعه حين وقوعه ويأتي على الأوزان الآتية:

۞ - اذا كان الفعل ثلاثيا يأتي على وزن" فِعْلَة "مثل: "وثَبْتُ وَثْبَةَ الأسَدِ" "وِثْبَة"على وزن "فِعله"وهو اسم النوع يدل على هيئة حدث الوثب عند وقوعه.

۞ - واذا كان الفعل غير ثلاثي يذكر المصدر العام مختوما بتاء التأنيج مثل: "انطلق" فاسم النوع منه " انطلاقة"حو"انْطَلَقْتُ انْطلاقة الأَسَدِ".

۞ - اذا كان المصدر مختوما بالتاء يجب تقييده لاسم النوع بما يدل على الصفة والحالة لئلا يلتبس بالمصدر العام.

كان الفعل ثلاثيا مثل: "خَبْرتُهُ خِبرة حَكيم".

أو غير ثلاثي مثل : "دَحْرَجْتهُ دَحْرَجَةً شَدَيدَةً".

﴿اسم المرة﴾

س: ما هو اسم المرة، وكيف يصاغ لفظه؟

ج: هو مصدر على وقوع الحدث مرة واحدة ويأتي على الأوزان الآيتة:

[١] اذا كـان الـفـعـل ثلاثيا يأتي على وزن فعلة مثل:" وثَبْتُ وَثْبَةً "فان وَثْبَةً يدل على وقوع حدث الوثوب مرة واحدة.

[٢] اذا كـان الـفـعـل زائـدا عـلى ثلاثة أحرف يأتي على وزن مصدر فعله بزيادة التاء في آخر. مثل: "اِنْطِلاَقَةً" فانه يدل على وقوع الانطلاقة مرة واحدة.

[٣] اذا كان المصدر مختوما بالتاء في الأصل يجب تقييده بما يدل على.

الوحدة لئلا يلتبس بالمصدر العام .

كان الفعل ثلاثيا

مثل:" رَحِمتُهُ رَحْمَةً وَاحِدَةً"

أو "رَحِمتُهُ رحمةً لا غير"

أو غير ثلاثي مثل: "اِسْتشارني استشارة واحدة

أو ما استشارني غير استشارة واحدة

أو ما استشارني غير استشارة".

﴿اسم المصدر﴾

س: ما هو اسم المصدر؟

ج: هـو اسـم يـدل عـلي عـمنى المصدر ،وينقص عن حروف فعله بدون تقدير للمحذوف ،ولا تعويض مثل:" عَطَاء "فهو اسم للا عطاء الذي هو مصدر "اَعْطَى" فَالْعَطَاءُ ليس مصدره" أعْطَى" لأن مصدره" اعطاء "على وزن افْعَال أما العَطَاءُ" فهو اسم المصدر لأنه يدل على معنى" الاعطاء "الذي هو مصدر "اعْطَى".

لا يسمى اسم المصدر

[١] ملحوظة:

س: ما لحكم اذا كان النقص للتخفيف مع التقدير المحذوف؟

ج: اذا كان النقص في اللفظ لتخفيف وقدر المحذوف في الأصل فهو المصدر وليس باسم المصدر ،مثل: "قِتَالٌ" من "قَاتَل" يدل على معنى المصدر مع نقص الألف بعد القاف ولكنها لا يسمى باسم المصدر لأن الألف ساقطة لمجرد التخفيف وهي ثابتة في الأصل.

[٢] ملحوظة:

س: اذا كان النقص معن التعويض ما لحكم؟

ج: اذا كان النقص في اللفظ مع التعويض فهو المصدر وليس باسم المصدر مثل: " عِدَةٌ"من"وَعَدَ" يدل على معنى المصدر مع نقص الواو في الأول ولكنها لا يسمى باسم المصدر لأن الواو المحذوفة قد عوض عنها بالتاء في آخر الكلمة.

المصدر الصناعي

س: ما هو المصدر الصناعي؟

ج: هو اسم منسوب مختوم بتاء التأنيج وله معنى المصدر.

ويبنى اما من اسم الفاعل مثل: "عَالَمِية " من مَعْدُودِ

أو من اسم المفعول مثل: "مَعْدُودِية" من مَعْدُودِ

من اسم التفضيل مثل: "اَسْبَقِية " من اَسْبَقَ

من الاسم الجامد مثل: "انْسَانية"من انْسَان

من المصدر العام مثل: "اسنادية "من اسناد.

﴿النسبة﴾

س: ما هي النسبة : وما هو الاسم المنسوب ،وما المنسوب اليه؟

ج: النسبة لغة: اضافة الشئ الى آخر.

وفي اصطلاح النحاة : هو الحاق ياء مشددة الى آخر الاسم لتدل على نسبته الى المجرد منها.

الاسم المنسوب:

هو الاسم الذي لحقت به ياء النسبة مثل: يمني ، ومعناه المنسوب الى "اليمن".

المنسوب اليه:

هو الاسم المجرد من الياء والذي تلحقه ياء مشددة لافادة النسبة اليه نحو "يمن" في قولنا "يميني".

س: ما الذي يحدث بالاسم المنسوب؟

ج: يحصل به ثلاثة أنواع من التغيرات.

[١] **تغير لفظي** : ويتناول الأمور الثلاثة:

[١] الحاق الياء.[٢] كسرة ماقبلها [٣] نقل الاعراب من آخر الاسم المنسوب الى ياء النسبة.

[٢] **تغير حكمي**: وهو معاملة المنسوب معاملة الصفات المشبهة.

س: اشرح عمل اسم المنسوب بالمثال؟

ج: يعمل الاسم المنسوب مثل: " الصفة المشبهة " فيرفع الضمير والاسم الظاهر.

۞ مثال رفع الضمير كقولنا: **"محمد يمني"** أي (هو) فالمرفوع ضمير مستتر (هو) والعامل هو الاسم المنسوب "يمني".

۞ ومثال رفع الاسم الظاهر كقولنا"محمد يمني ابنه "فالمرفوع هو الاسم الظاهر، ابنه، والعامل في رفعه هو الاسم المنسوب"يمني".

س: كيف يعرب الضمير المرفوع اوالاسم الظاهر المرفوع؟

ج: يعربان فاعلَين ان أريد بالنسبة معنى المنتسب وتحليله كمايلي:

فقولنا: "محمد يمني " معناه: محمد ينتسب هُوَ الى اليمن، فالضمير المرفوع "هو" فاعل و "يمني" هو العامل في رفعه.

وقولنا: "محمد يمني ابنه" معناه محمد ينتسب ابنه الى اليمن فالاسم الظاهر المرفوع: "ابنُه"فاعل والعامل هو قولنا "يمني".

ويعرب المرفوعان (أي المضمر والاسم الظاهر كل نائب عن الفاعل ان اريد بالنسبة معنى المنسوب وتحليله كمايلي:

فقولنا "محمد يمني "معناه محمد ينسب الى اليمن فالضمير المرفوع "هو" نائب الفاعل ويمنيهوالعامل فيه.

وقولنا: "محمد يمني ابنُه" محمد يُنْسِبُ ابنُه الى اليمن ،فالاسم الظاهر "الابن" نائب الفاعل والعامل هو: قولنا "يمني".

س: ما هي أغراض النسب؟

ج: للنسب غرضان أحدهما: لفظي وهو الاختصار ،فقولنا :محمد سعودي ،اَخْصَرُ من قولنا: "محمد منسوب الى السعودية".

ثانيهما: معنوي وهو تخصيص النكرة او توضيح المعرفة.

مثال: **تخصيص النكرة** " هذا رجل سعودي "فالاسم المنسوب "سعودي قد خصص الاسم الكرة وهو "رَجُلٌ".

ومثال توضيح المعرفة:"هذا الرجل الشامي "فالاسم المنسوب "الشامي " قد وضح المعرفة وهو"الرجل".

﴿ضوابط النسبة﴾

س: ماهي ضوابط النسبة (اذا كان الاسم صحيح الاخر؟

ج: اذا كان الاسم صحيح الآخر ضوابطه مايلي:

[١] المنسوب صحيح الآخير غير مختوم بياء مشددة وتاء التأنيج نسب اليه بالحاق الياء مطلقا مثل: "مُحَمَّدٌ" يقال للمنسوب اليه محمدي.

[٢] المنسوب المختوم بياء مشددة تحذف منه الياء ثم تلحق به ياء النسبة مثل:" شَافِعِيٌّ" يقال للمنسوب اليه "شَافِعِيٌّ".

[٣] المنسوب المختوم بياء التأنيث تحذف منه التاء ثم تلحق به ياء النسبة مثل: "الكوفة" يقال للمنسوب اليه "كُوفِيّ".

س: ما هي ضوابط النسبة اذا كان معتل الاخر؟

ج: اذا كان المنسوب معتل الآخر ضوابطه مايلى: كان المعتل مقصورا وذو عدة أحوال ولكل حالة حكم:

[١] المقصور ذو الألف الرابعة له حالتان.

- كان الحرف الثاني مفتوحافيؤتى بياء النسب فقط

مثل: "بُرْدَي "يقال للمنسوب اليه بُرَديّ.

- ان كان الحرف الثاني ساكنا ففيه ثلاثة أوجه:

تحذف الألف ثم يؤتى بياء النسب.

مثل: "طَنْطَا"يقال للمنسوب اليه" طَنْطَيّ".

[٢] تقلب الألف واوا ثم يؤتى بياء النسب.

مثل: "طَنْطَا" يقال للمنسوب اليه " طَنْطَوِي".

[٣] يؤتى بعد الألف بواو ثم يؤتى بياء النسب.

مثل: "طَنْطَا "يقال للمنسوب اليه " طنطاوي".

المجرورات

س: ماهي المجرورات؟

ج: المجرورات ثلاثة، وهي:

[١] المسبوق بحرف الجر مثل: ”كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ“(اَلْقَلَم) مجرور ،بسبق حرف الجر الباء عليه.

[٢] المضاف اليه مثل: ”كتَابُ عَلِىّ) مجرور لأنه مضاف اليه.

[٣] التابع للمجرور فيما يلي أمثلة التوابع:

أ - النعت المجرور: مثل: ”سَلّمْتُ علَى عَالمٍ جَلِيْلٍ“(جَلِيْلٍ) مجرور، لأنه نعت كِ ”عالِم “وهو مجرور.

ب - التوكيد المجرور: مثل: ”ذَهَبْت الى الرئيسِ“ الرئيسِ.

(اَلرّئيسِ) الثاني مجرور لأنه تأكيد كِ”الرئيس الأول المجرور“.

ج - البدل المجرور : مثل: ”شَارَكْتُ مع اخيک محمّدٍ (محمدٍ) مجرور لأنه بدل من”أخِيْک“ المجرور.

د - العطف المجرور: مثل: ”رضيتُ عن طارقٍ وحميدٍ“(حمدٍ) مجرور لأنه عطف على ”طارق“المجرور.

الاء بدال

س: ما هو الابدال لغة واصطلاحا؟

ج: الابدال لغة هو وضع الشئ مكان آخر، وعند أهل القواعد وضع حرف (لا يكون حرف علة ولا همزة مكان آخر ومواضعه كما يلي:

(١) قلب الواو وياء تاء

اذا كانت فاء افتعل واوا او ياء ابدلت تاء وأدغمت في تاء الافعال.

مثل: "اِتَصَل" والاصل "واتصل على وزن اِفْتَعَلَ".

و "اتَّسَر" والأصل "ايتسر على وزن افْتَعَلَ".

(٢) قلب تاء الافتعال طاء:

اذا كانت فاء الافتعال صادا، أو ضادا، أو طاء أو ظاء، أبدلت تاؤه طاء.

مثل: "اِصْطَفَى" والأصل اصْتَفَى ويجوز فيه اِصَّفَى.

(وهو قلب الطاء بضاء الكلمة ثم ادغام المتجانسين

و"اِضْطَرَبَ" والأصل اضترب ويجوز فيه اِضّرب.

(أي قلب الطاء بفاء الفعل ثم الادغام بين المتجانسين.

ومثل: "اِطَّردَ "والأصل "اطترد".

و"اِظْطَلَمَ" الأصل "اظتلم" ويجوز فيه" اِظّلَما".

(أي قلب الطاء بفاء الفعل ثم الاغام بين المجانسين.

(٣) قلب تاء الافتعال دالا:

اذا كانت فاء الافتعال دالا،أو ذالا، أو زايا، أبدلت تاؤه دالا.

مثل: "اِدّعى" والأصل والأصل"اِدْتَعَى".وهو افتعل من دَعَى.

"واذدكر"والأصل"اذتكر" ويجوز فيه"اِذَّكر" و "اِدَّكر"،

"وازدجر" والأصل "ازتجر"يجوز فيه" اِزَّجَر".(أي قلب الدال بقاء الكلمة ثم الادغام بين المتجانس.

﴿الادغام﴾

س: ما هو الدغام؟

ج: هو الادخال لغة.

واصطلاحا: هو الاتيان بحرفين، اولهما سكان والثاني متحرک من مخرج واحد بلا فصل بينهما وبالادغام يكون الحرفان حرفا واحدا مشددا ويسمى الأول مدغما ،والثاني مدغما فيه.

وقد يكون الحرفان من جنس واحد فيسميان ”المتجانسين“.

وقد يكون قريبا المخرج ويمسيان ”المتقاربين“.

س: كم نوعا للادغام واذكر موقع كل نوع منها؟

ج: الادغام ثلاثة أنواع:

[١] واجب .

[٢] ممتنع.

[٣] جائز.

﴿مواقع الادغام الواجب﴾

س: متى يجب الادغام؟

يجب الادغام

[١] اذا التقى حرفان متجانسان في كلمة مواحدة وتحركا بشرط ألا تكون الكلمة اسما متحركة العين مثل ”مَدَدَ“ وهو فعل ماض على وزن ”فَعَلَ“ وبعد الادغام صار ”مد“.

[٢] اذا سكن أول المتجانس وتحرك الثاني في الكلمة الواحدة ولم يكن الأول حرف مد ولا همزة مثل:” مَدَد“ على وزن ”فعل“ وبعد الادغام صار” مَدّ“ وهو مصدر ”مدد“.

[٣] اذا تجاوز المتجانسان في الكلمتين وسكن الأول مثل:”سكت“ والأصل ”سكت“ سكت فعل ماض والتاء ضمير المتكلم فاعله.

[٤] اذا تجاوز المتقاربان في الكمتين وسكن الأول مثل:”كدت“ والأصل ”كدت“ كاد فعل ماض والتاء ضمير المخاطب فاعله.

﴿مواقع امتناع الادغام﴾

س: متى يمتنع الادغام؟

ج: يمتنع الادغام في المواضع الآتية:

[١] اذا تصدر المتجانسان مثل: ”دَدَنَ، وتَتَرَ“.

[٢] اذا تحرك المتجانس الأول وسكن الثاني سكونا أصليا مثل:” مَدَدْتُ“.

[٣] اذا كان الاسم الثلاثي متحرك العين مثل: مَلَلٌ“.

﴿مواقع جواز الادغام وتركه﴾

س: متى يجوز الادغام بين المتجانسين؟

ج: يجوز الادغام وتركه

اذا تحرك المتجانس الأول وسكن الثاني سكونا عارضا وهذا في الموضعين.

أ في الفعل المضارع المجزوم مثل:”لَمْ يَمُدُّ“ يجوز فيه” لم يَمْدُدْ“.

ب في فعل الأمر المخاطب المفرد مثل: ”مُدَّ“ يجوز فيه ”أُمْدُدْ“.

الاعلال

س: ما هو الاعلال ،وما أنواعه؟

ج: الاعلال هو تغيير حرف العلة دفعا للثقل في الكلمة وأنواعه ثلاثة:

[١] القلب، [٢] الحذف. [٣] التسكين.

س: ما هو القلب؟

ج: هو ابدال حرف العلة بحرف آخر مثل: "قَوَلَ" على وزن "فَعَلَ" وبعد قلب الواو ألفا "قَاَلَ".

س: ما هو الحذف؟

ج: هو اذالة حرف العلة من الكلمة مثل: " يَوْعِدُ "على وزن "يَفْعَل" حذف الواو الساكنة الواقعة بين الياء والكسرة فصار "يَعِدُ".

س: ما المراد من التسكين؟

ج: المراد به الأمرين:

[١] الاسكان مطلقا وهو حذف حركة حرف العلة

مثل: "يَدْعُوُ" على وزن ينصر حذفت ضمة الواو فصار "يَدْعُو"].

[٢] الاسكان بالنقل حركة حرف العلة الى الصحيح الساكن قبله.

مثل: "يَقْوُلُ" على وزن "يَفْعَلُ"وبعد نقل حركة الواو الى القاف واسكان الواو صار"يقول".

٤ - قلب الألف واوا

س: اذكر مواضع قلب الألف.

ج: تُقلب الألف واوا في الموضعين.

[١] اذا وقعت بعد ضمة مثل:"شَاهَد" وهو فعل ماض معوم على وزن فاعل والمجهول منه" شُوهِد" على وزن فُوعِلَ انقلبت الألف واوا التناسب حركة ما قبلها.

[٢] اذا وقعت الألف ثالثة وكان أصلها الواو

واتصلت بألف الاثنين في الفعل مثل: "غَزَا "مثناه "غَزَوَا".

أو اتصلت بضمير رفع في الفعل مثل :" غَزَا مخاطبه "غَزَوْتَ".

أو اتصلت بألف التثنية في الاسم مثل: "العَصَا" مثناه العَصَوَان".

ملوظة:

((ردت الألف الى أصلها الواو في المواضع المذكورة

٥ - ﴿قلب الألف ياءً﴾

س: متى تقلب الألف ياء؟

ج: تقلب الألف ياء في المواضع الآتية:

[١] اذا وقعت بعد ياء التصغير مثل:"كِتَابٌ "تصغيره"كُتَيّب"؟

[٢] اذا وقعت رابعة فصاعدا واتصلت بألف الاثنين أو ضمير رفع متحرك في الفعل أو بالف التثنية في الاسم.

❁**مثال ألف الاثنين في الفعل نحو**" يَرْضَى" مثناه" يَرْضَيَان".

❁**مثال ضمير رفع متحرك في الفعل نحو**:" اِرْتَضَى" مخاطبه"ارتضيت".

❁**مثال ألف التثنية في الاسم**"الُمرْتَضَى" مثناه "الُمرْتَضَيَانِ".

[٣] اذا كانت الألف وكان أصلها الياء ردت الى أصلها(الياء في المواضع الآتية:

[١] اذا اتصلت بألف الاثنين في الفعل.

مثل: "رَمَى" مثناه" رَمَيَا".

[۲] أو اتصلت بضمير رفع متصل.

مثل: ”رَمَى “ مخاطبة ”رَمَيْتُ“.

[۳] أو اتصلت بألف التثنية في الاسم.

مثل: ”الفَتَى “ مثناه” الفتَيَانِ“.

[٤] اذا وقعت بعد كسرة.

مثل: ”المِصْبَاح “ جمعه المَصَابِيح والأصل ”المِصَابِاح“.

بعض نماذج الاء علال

١- قلب الواو ألفا

س: متى تقلب الواو ألفا؟

ج: تقلب الواو ألفا اذا وقعت متحركة بعد الفتح مثل:” قَوَلَ“ على وزن” فَعَلَ“. وبعد قلب الواو ألفا ”قَالَ“

وغَزَو على وزن فَعَل وبعد القب غَزَى.

٢- قلب الواوياء

س: متى تقلب الواو ياء ا؟

ج: تقلب الواو ياء في المواضع الآتية:

[١] اذا وقعت ساكنة بعدالكسرة مثل:”مِيزَان“ والأصل”مَوزَان“.

[۲] اذا وقعت متطرفة بعد الكسرة مثل: ”رَضِيَ“ والأصل ”رَضِوَ“.

[۳] اذا وقعت حشوا بين الكسرة والألف في المصدر الأجوف الذي أعلت عين فعله مثل: ”قِيَامٌ“ والأصل ”قِوَامٌ“.

[٤] اذا اجتمعت الواو والياء في كلمة واحدة ،أو شبه الكلمة وبشرط أن يكون السابق منهما أصلافي الياء.

مثال: اجتماعهما في الكلمة الواحدة "مَرْمِيٌّ "والأصل مرموي.

ومثال شبه الكلمة "مُعَلِّمِيَّ " والأصل "مُعَلِّمُوِيَ".

٣- قلب الواو والياء همزة

تقلب عين الفعل (واوا كان أو ياء همزة اذا وقعتا بعد الألف الزائدة.

وهذا في اسم الفاعل (من الأجوف الواوي واليائي الذي أعل فعله.

مثال: الأجوف الواوي:

نحو: صان/اسم الفاعل منه صائن والأصل صاون، قلبت الواو همزة فصار صائن.

مثال: الأجوف اليائي:

نحو باع اسم الفاعل منه بائع والأصل بايع قلبت الياء همزة فصار بائع.

٤- قلب الياء الفا

س: متى تقلب الياء الفا؟

ج: تقلب الياء الفا اذا وقعت متحركة بعد الفتح مثل: "بيع" على وزن فعل ،وبعد قلب الياء الفا "باع".

٥- إسكان حرف العلة

س: ماهي مواضع اسكان حرف العلة.

ج: اذا تطرفت الواو والياء متحرک حذفت حرکتهما ضمة کانت الحرکة أو کسرة في الفعل أو في الاسم مثل: "يَدْعُو القاضي الى النَّادِي".

"يَدْعُو" فعل حذفت منه ضمة الواو و"القاضي " اسم حذفت منه ضمة الياء" اسم حذفت منه كسرة الياء.

٦- إسكان حرف العلة ثم حذفه

اذا التقى الواو والياء المتطرفتان بواو الجماعة أو ياء المخاطبة تحذف حركتهما للتطرف ثم تحذف الواو والياء بسبب التقاء الساكنين مثل: "يغزون" والأصل "يغزوون" حذفت ضمة الواو واجتمعت الواوان ثم حذفت احداهما فبقيت "يغزون".

و" ترمين" والأصل "ترميين" على وزن تضربين حذفت كسره الياء المتحركة واجتمع الفاء ن حذفت احدهما فبقيت "ترمين".

٧- نقل حركة الواو والياء مطلقا

اذا كانت عين الكلمة واوا أو ياء متحركتين وكان ما قبلهما حرفا صحيحا ساكنا وجب نقل حركة العين الى الصحيح ما قبلهما.

مثل: "يَقْوُمُ" على وزن" يَنْصُرُ "وبعد النقل صار" يَقُومُ".

مثل: "يَبْيِنُ على وزن "يَضْرِبُ "وبعد النقل صار" يَبِينُ".

ملحوظة:

ويكتفي بالنقل اذا كانت الحركة المنقولة عن حرف العلة مجانسة له كما في المثالين المذكورين.

٨- الاء علال بالنقل والقلب معا

اذاكانت الحركة المنقولة من حرف العلة الى صحيح قبله غير الحرف العلة يقلب حركة العلة حرفا يجانس الحركة أي" حركة العين".

أي يقلب الواو والياء بعد الفتحة الفا.

مثال قلب الواو ألفا- نحو أَقْوُمُ على وزن أَفْعَلَ.

وبعد نقل حركة العين صار أَقْوْمَ.

وبعد قلب الواو الفاصار أَقَامَ.

مثال قلب الياء الفا- نحو أَبْيَنَ على وزن أفْعَلَ وأكْرَمَ.

وبعد نقل حركة العين صار أبْيُنَ

وبعد قلب الياء الفا صار اَبَانَ.

مثال قلب الواو ياء - نحو نَقُومُ على وزن يُفْعِلُ، وُيْكِرم.

وبعد نقل حركة العين صار يُقِومُ.

وبعد قلب الواو ياء صار يُقِيمُ.

٩- إعلال بالنقل والحذف معا

اذا التقى الساكنان بعد نقل الحركة من حرف الى الساكن الصحيح يحذف حرف العلة.

مثل: لم يَقْوُمْ وبعد نقل الحركة صار لم يَقُوْمْ.

حذفت الواو لاجتماع الساكنين فصار لم يَقُمْ.

ومثله: لم يَبِعْ وبِعْ ، واَقِم. وقُلْ. ولم يَقُلْ وغيرها.

١٠- إعلال بالنقل والحذف معا والتعويض عن المحذوف

ويجري هذا في مصدر المثال الواوي من "ضَرَبَ يَضْرِبُ".

مثل: وعَد يعِدُ عِدّة على وزن ضرب يضرب ضربا.

فأصل المصدر وِعْدٌ على وزن فِعْلٌ.

نقلت كسرة الواو الى العين فصار وْعِدٌ.

حذفت الواو لمنع الابتداء بالساكن فصار عِدٌ

لم عوضت عن الواو المحذوفة التاء في آخره فصار عِدَةٌ

١١- إعلال بالنقل والقب والحذف معًا ثم التعويض

يجري كل هذافي مصدرى الأجوف الواوي من باب الافعال والا ستفعال.

مثال اعلال مصدر الافعال

نحو: أقْوَم على وزن أفْعَل مصدره اقْوَام على وزن اِفْعَال فاعلاله كمايلي:

نقلت حركة العين (الواو)الى ما قبله فصار (اِقَوْاْمٌ)

قلبت الواو الساكنة ألفا لوقوعها بعد الفتحة فصار (اقاام)

حذفت احدى الألفين لا لتقاء الساكنين فصار (اقام)

ثم عوض المصدر عن الألف المحذوفة بتاء التأنيث فصار (اقامة)

ملحوظة:

وقد يستغنى عن هذه التاء في حالت الاضافة مثل قوله تعلى(واقام الصلاة)

مثال اعلال مصدر الاستفعال

نحو: اِسْتَفْوَمَ على وزن اِسْتَفْعَلَ مصدره اِسْتِقْوَامٌ وبالاعلال المذكور صار اِسْتِقَامَة.

الهمزة وتخفيفها

س: الهمزة قسمان ما هما؟

ج: هما" وصلي وقطعي".

س: ما هي همزة الوصل؟

ج: هي التي تلفظ في ابتداء الكلام ولا تلفظ في وسطه.

س: ما هي مواقع همزة الوصل؟

ج: موقع همزة الوصل في الاسماء والأفعال كمايلي:

تكون همزة الاسم وصلية:

اـ اذا كان الاسم مصدر اللفعل الخماسي مثل: "انْتِظَار".

ب- أو مصدرا للفعل السداسي نحو:"اسْتِغْفَار".

ج - و همزة الاسماء السبعة الآتية:

ابن، ابنة، امرئ ،اثنان ، اثنتان ، امراة ، اسم.

تكون همزة الفعل وصلية:

اذا كان أمر الفعل الثلاثي مثل:اُكْتُبْ.

اذا كان ماضي الفعل الخماسي :مثل: اِنْتَظَرَ.

اذا كان أمر الفعل الخماسي مثل: اِنْتَظِرْ.

اذا كان ماضي الفعل السداسي مثل: اِسْتَخْرَجَ.

اذا كان أمر الفعل السداسي مثل: اِسْتَخْرِجُ.

ملحوظة:

ليس في الحروف ما يبدأ بهمزة وصل سوى أل التعريف.

س: ما هي همزة القطع؟

ج: هي التي تثبت وتلفظ في ابتداء الكلام وفي درجة.

﴿تخفيف همزة بالحذف والقلب ونقل الحركة﴾

س: ما هي مواقع حذف الهمزة وجوبا؟

ج: تحذف الهمزة وجوبا في المواضع الآتية:

[١] في فعل الأمر من "أَخَذَ "وأَكَلَ" فالأمر منهما "خُذْ" و"كُلْ"

[٢] في مضارع " رَأَي "وأمره فالمضارع منه "يَرَى" والأمر منه"رَ".

[٣] في مضارع" اَفْعَلَ "وتبعا للمضارع تحذف الهمزة من اسمى الفاعل

والـمفعول والمصدر واسمى الزمان والمكان مثل: اَكْرَمَ مضارعه يُكْرِمُ واسم الفاعل منه ”مُكْرِمٌ“ واسم المفعول ”مكرم“.

س: ما هي مواضع حذف الهمزة جوازا؟

ج: تحذف الهمزة جوازا في الموضعين:

[١] يكثر حذف الهمزة من الأمر المشتق من ”أَمَرَ يأْمُر“ فيقال في الأمر ى منه ”مُرْ“.

يقل حذف الهمزة من الأمر في ”أَتَىَ“ ”يَأْتِى“ فالأمر منه ”تِ“.

والأصل ”ايْتِ“ على وزن ”اِضْرِبْ“ حذفت الهمزة الثانية للتخفيف وسقطت الأولى لعدم الاحتياج اليها فيقال في الأمر منه ”تِ“.

﴿قلب الهمزة﴾

س: اذكر مواضع قلب الهمزة وجوبا؟

ج: اذا اجتمعت همزتان في كلمة وكانت الأولى منها متحركة والثانية ساكنة وجب قلب الثانية حرف مد يجانس حركة ما قبلها.

مثل: ”آمن“ والأصل ”أَ أْمن“ على وزن ” أفعل “ انقلبت الهمزة الثانية الفا.

”وايمَانٌ“ والأصل ”اِئمَان“ على وزن ”افعال“ انقلبت الهمزة الثانية ياء .

﴿نقل حركة الهمزة وحذفها﴾

س: متى يجوز نقل حركة الهمزة؟

ج: اذا كان ما قبل الهمزة حرفا ساكنا يجوز تركها على حالها ويجوز نقل حركتها الى ما قبلها مثل: ”يَسْأَلُ“ يجوز فيه ”يَسَلُ“ نقل حركة الهمزة الى السين جوازا ثم تحذف الهمزة وجوبا.

الاختصاص

س: ما هو الاختصاص ،وما هو المختص.

ج: هو اسلوب الكلام يذكر فيه اسم ظاهر معرفة بعد ضمير المتكلم أو الخطاب وهذا الاسم هو مراد الضمير ،ويسمى بالمخصوص أو المختص.

والاسم المختص يكون منصوبا بفعل محذوف تقديره "اَخُصّ".

مثل: "نَحْنُ العُلَمَاءَ نُصْلِحُ الأمَّةَ" فالمراد من "العلماء "هو المتكلم نفسه لا شخص آخر كما أن نسبة اصلاح الأمة مقصورة على العلماء في الكلام المذكور.

وتحلية كمايلي:

نَحْنُ	....	العلماء	نُصْلِحُ	الأمةَ
متدأ	فعل محذوف	مفعول به لفعل	فعل و فاعل	مفعول به
	تقديره "نخص"وفاعلة ضمير مستتر.	محذوف وهو الاسم المخصوص	الجملة الفعلية خبر المبتدا	

س: ما أغراض الاختصاص.

ج: أغراض الاختصاص مايلي:

- الفخر: مثل: نَحنُ الجُنُوَ نُذِلُّ الأعْدَاءَ".
- التواضع :مثل: انّي أيّهَا العَدُوَ فَقَير الى اللهِ".
- زيادة البيان :مثل: نَحْنُ العَرَبَ نُكْرِمُ الضَّيفَ".

تتألف جملة الاختصاص من الفعل المحذوف بعد الضمير والاسم المذكور الذي هو المراد من الضمير يكون في موضع النصب على الحال.

س: ما أنواع المخصوص؟

ج: يكون المخصوص:

[١] معرفا(بأل

مثل: "نَحنُ العلماءَ نخشَى الله ".

[٢] مضافا الى معرفة (بأل)

مثل :"عَلَيْاَ طُلاّبَ العلمِ مَسئوليةٌ عَظِيمةٌ".

[٣] أو يكون بلفظ (أيهاّ أو أيتّها

مثل: "انّي أيُّها العبد الفقير الى الله".

ومثل: "اللهم اغفرلنا أيتُّها العصابة".

ويكون كل من أيها وأيتها مبنيا على الضم في محل النصب لفعل محذوف "أَخُصُّ"

﴿التر خيم﴾

س: ما هو الترخيم لغة، واصطلاحا ،وما هو المرخم؟

ج: الترخيم لغة: هو التسهيل والترقيق.

واصطلاحا: هو حذف آخر المنادى للتخفيف جوازا.

المرخم : هو المنادى الذي حذف آخره للترخيم.

س: كم قسما للمرخم بالنسبة لعدد الحروف المحذوفة؟

ج: المحذوف للترخيم على ثلاثة أقسام.

[١] أن يكون المحذوف حرفا واحدا، وهو الغالب في باب الترخيم.

[٢] يكون المحذوف حرفين، وهذا اذا ترفر في المرخم أربعة شروط.

- يكون ما قبل الحروف الآخر زائدا.
- أن يكون ما قبل الآخر معتلا.
- أن يكون ما قبل الآخر ساكنا.
- أن يكون ما قبله ثلاثة أحرف.

الأمثلهة المجتمة لجميع الشروط كما نقول في "يَا سُلْمَانُ" بعدالترخيم "يَا سلمُ".

ويا مَنْصورُ بعد الترخيم "يا مَنْصُ".

ويا مِسْكِينُ"علما"بعد الترخيم "يَا مِسكُ".

[٣] يكون المحذوف كلمه وذلك في المركب المزجي كما يقال "يا معدى" في الترخيم في "مَعدِ كرب".

س: كم قمسا للمنادى بالنسبة للترخيم؟

ج: المنادى بالنسبة للترخيم قسمان:

[١] المختوم بتاء التأنيث ،ويجوز ترخيمه بلا شرط مثل: "يا طَلحةُ" بعدالترخيم "ياَطلحُ".

[٢] غير مختوم بتاء التأنيث ولترخمه أربعة شروط:

- يكون علما.
- يكون مكونا من أكثر من ثلاثة أحرف.
- لا يكون مضافا ولا شبيها بالمضاف.
- لا يكون مركبا تركيبا اضافيا ولا اسناديا.

س: كيف يضبط آخر المنادى المرخم؟

ج: لضبط المنادى المرخم وجهان.

[١] أن يبقى على حركة الأخير على ما كان قبل الحذف مثل: "يَا عبلّ" في "يَا عَبْلَةُ".

[٢] أن يعامل كا لمنادى المستقل مثل: "يَاجَعْفُ"في "جَعْفَر".

﴿التصغير﴾

س: ما هو التصغير وما هي صيغ التصغير ؟

ج: هو تحويل المعرب بزيادة ياء ساكنة بعد الحرف الثاني منه للدلالة على أغراض معينة.

وصيغ التصغير هي:

[١] **فُعَيْلٌ** : ويصغر عليها كل اسم ثلاثي مثل:"جَبلٌ "تصغيره" جُبَيْل".

[٢] **فُعَيعِل**: يصغر عليها كل اسم رباعي مثل:"دِرْهَمٌ "تصغيره"دُرَيهم".

[٣] **فُعَيعِيل**: يصغر عليها كل اسم خماسي مثل: "عُصْفُور" تصغيره "عُصَيفِير".

س: ما هي أغراض التصغير؟

ج: أغراض التصغير مايلي:

[١] تصغير ما يتوهم أنه كبير مثل: "نَهْر"يقال رفعا لوهم كبره "نُهَير".

[٢] تحقير ما يتوهم أنه عظيم مثل:" عَالم" يقال رفعا لعظمته" عُويَلم".

[٣] تقليل ما يتوهم أنه كثير مثل: "دِرْهَم" يقال رفعا للكثرة "دُرَيهِم".

[٤] تقريب ما يتوهم أنه بعيد سواء كان البعد من حيث الزمن أو المسافة أو القدر.

[٥] التحبب كما يقال في " يا ابني" بعد التصغير للتحبب "يا بُنَى".

فيقال رفعا لوهم البعد في الزمن "قُبَيْل" في "قَبْلُ".

ويقال رفعا لوهم البعد في المسافة "فُوَيقْ" في "فُوق".

كما يقال رفعا لوهم البعد في القدر" دُوَين"في "دُوَن".

س: ما هي شروط التصغير؟

لا يجوز التصغير في اللفظ الابعد توفر الشروط التالية:

[١] أن يكون اللفظ اسما لا تصغر الأفعال والحروف لأن التصغير وصف في المعنى والفعل والحرف لايصفان.

[٢] أن يكون معربا فلا تصغر المنيات مثل: الضمائر والموصولات.

[٣] أن يكون الاسم قابلا للتحقير والتصغير فلا تصغر أسماء الله ولا أسماء الأنبياء والملائكة والكتب السماوية.

س: ما هي فوائد التصغير؟

ج: للتصغير فائدتان:

[١] الأولى: معنوية وهي الحصول على الأغراض المذكورة.

[٢] والثانية: لفظية وهي: الاختصار في الكلام فكلمة "رُجَيلُ" أخصر من "رَجُلٌ صَغِير".

كما أن التصغير يعيد الاسماء الى أصولها

مثل: "دار" تصغيره "دويرة" فعادت الألف الى أصلها الواو.

و"رأس" تصغيره "رؤيس" فعادت الألف الى أصلها الهمزة.

و"ناب" تصغيره "نييب" فعادت الألف الى أصلها الياء.

الندبة

س: ماهي الندية؟

ج: الندبة هي رثاء الميت لغة.

واصطلاحا: هو نداء المتفجع عليه لفقده أو لتنزيله منزلة المفقود أو نداء المتفجع منه وتتحقق الندبة بأداتين هما:

[١] وَا: وهي أصل في الندبة، وتستعمل بدون قيد.

[۲] **يَا**: شريطة أن لا يكون التباس بين المنادى العادي والمندوب.

ويأتي الندبة على ثلاثة أوجه.

[۱] يبقى المندوب على حاله مثل: "وَايُوسُفُ".

[۲] يوصل بآخره الألف مثل:" وايُوسُفَا".

[۳] يختم بالألف وهاء السكت في الوقف مثل"وَايُوسُفَاه".

س: ما هي شروط المندوب المتوجع عليه.

ج: يشترط للمندوب المتوجع عليه أن يكون معرفة معينة ولها ثلاثة أوجه.

[۱] يكون علما مثل: "وَايُوسُف".

[۲] يكون من الموصولة بصلة مشهورة مثل: واعبدالله.

[۳] يكون مضافا الى معرفة توضحه مثل وامن ذهب ضحية الدين.

س: بين أحكام المندوب؟

ج: أحكام المندوب مايلي:

[۱] يبين المندوب على ما يرفع به اذا كان مفردا معينا مثل: وَايُوسُفُ، أو كان نكرة مقصودة وكان نكرة مقصورة مثل وامنقذ الأمة.

[۲] وينصب المندوب: اذا كان مضافا مثل: "واأمير المؤمنين".

أو كان شبيها بالمضاف مثل: "والمنقذا المظلومين".

[۱] **ملحوظة**:

ينصب المندوب لفظا أو محلا يفعل محذوف وجوبا تقديره :(أندب ،وفاعلة ضميرمستتر تقديره :"أنا".

فالمنادى في حالة البناء على الرفع ينصب محلا.

وفي غيره ينصب لفظا.

[۲] ملحوظة:

المنادى المختوم بالألف تقدر عليه حركة البناء والاعراب قبل الألف لا شتغال المحل بحركة المناسبة .(مثل وايوسفا.

اعراب المندوب:

[۱] تحليل المثال الذي كان المنادى فيه مبنيا على الرفع منصوبا محلامثل: "وَايُوسُفُ""وا" حرف النداء للندبة ينوب مناب أندُبُ.

"يُوسُفُ" المتوجع له وهو المندوب ،يبنى على الضم لأنه ،مفرد علم وهو في محل النصب لكونه مفعولا به لفعل محذوف "أندُبُ".

[۲] تحليل الذي المثال كان المنادى فيه منصوبا لفظا.مثل" وأمير المؤمنين".

"وا" حرف النداء للندبة ينوب مناب أندب:وهو فعل وفاعله ضمير مستتر(أنَا.

"أمير " المتوجع له والمندوب ،وهو منصوب على المفعولية ،ونصبه لفظا لكونه مضافا ."المؤمنين "مضاف اليه مجرور.

[۳] ملحوظة:

اذا كان المندوب مجافا أو علما مركبا لحقت الألف والهاء آخر الجزء الأخير منه.

مثلا: المندوب المضاف :"واحرقلباه"

مثال المندوب المركب:" واعبدا لملكاه".

☆☆☆☆☆☆☆

الاستغاثة ومكوناتها

س: ما هو الاستغاثة؟

ج: الاستغاثة: لغة طلب العون للتخلص من شدة أو لدفع مشقة.

واصطلاحا: نداء شخص لاغاثة غيره بحرف النداء "يا" مع زيادة لام مفتوحة في أول المستغاث ولام مكسورة في أول المستغاث له.

مثل: يا لمحمد لخالد ،ومعناه :ادعو محمدا لا غاثة خالد.

وتحليلة كما يلي:

يا	حرف النداء وهو يقوم مقام (ادعو فعل وفاعل.
اللام المفتوحة	حرف جر
محمد	اسم مجرور لفظا وهو المستغاث به وهو المنصوب محلا لأنه مفعول (لدعو
اللام المكسورة	حرف جر
خالد	اسم مجرور وهو المستغاث له

س: ما هي مكونات الاستغاثة؟

ج: يتكون اسلوب الاستغاثة من ثلاثة أشياء وهي:

[١] المستغيث.

[٢] المستغاث ،أو المستغاث به.

[٣] المستغاث له ،أو المستغاث من اجله.

س: ما هو المستغاث؟وما حكمه؟

ج: هو اسم معرب ينادى للتخليص من شدة أو لدفع المشقة.

ويـجـوز ان يـعـرف بـأل عـلـى الرغم من أن المنادى لا يقترن به أل ،وذلـك لأن حرف النداء لم يباشر المستغاث بخلاف المنادى العادي.

س: ما هو المستغاث له؟ وما أحكامه.

ج: هـو الاسم الذي من أجله ينادى المستغاث به ليدفع عنه المشقة أو ليخلصه من الشدة وأحكامه مايلي:

[١] يـجـر المسغاث له لفظا بلام مكسورة مع الاسم الظاهر مثل: "يا لَزَيْدٍ لِعَلِيّ".

[٢] يـجـر الـمسـغاث لفظا بلام مفتوحة مع ضمير غيرياء المتكلم مثل: يا لَزيد لك.

[٣] يـجـر الـمسـتـغـاث له لفظا بلام مكسورة مع الضمير ياء المتكلم مثل: "يا لزيد لي".

[٤] يجوز جره لمن اذا كان الاستغاثة عليه لاله، مثل: "يا للمظلوم من الظالم".

س: ما هي أحوال المستغاث غير المنعوت؟

[١] يجر باللام المفتوحة في اوله مثل: "يا لزيد لخالد".

[٢] يجوز أن يختم بالألف بدلا من اللام في أوله مثل: "يا يوسفا للمظلوم".

[٣] يـجـوز أن يـجـري مـجـرى المنادى بدون اللام في أوله أو الألف في آخره مثـل: يـا مـحـمـد لبـكـر. لـكـنـه لايـرخـم مثل: المنادى العادي لأن لا يلتبـس المنادى بالمستغاث.

س: ماهي أحوال المستغاث المنعوت؟

ج: اذا نعت المستعاب يجوز في نعته الوجهان.

[١] الجر تبعا للفظ "لأن لفظ المنعوت مجرور بحرف الجر" يا لَخالدٍ الشجاعٍ لِعليٍ".

[٢] النصب تبعا للمحل لأن لفظ المستغاث منصوب محلا لكونه مفعولا به لأدعو المحذوف .مثل :" يَالِزَيدٍ الشجاعَ لِخالدٍ".

الإغراء

الاغراء لغة: هو الترغيب.

واصطلاحا: هو تشويق المخاطب في أمر محمود ليفعله.

المغرى به: هو الأمر المحمود الذي يرغب فيه المخاطب ويكون المغرى به منصوبا على المفعولية بالفعل المحذوف الذي يناسب المقام

مثل: اِلْزَمْ ،أطْلُبْ، افْعَلْ ،ونحوها.

مثل: "الاخلاص " أي الزم الاخلاص وتحليله كما يلي:

....	الاخلاصَ
فعل محذوف وفاعله ضمير مستتر	مفعول به منصوب
	وهو المغرى به

س: كم حالة للمغرى به؟

ج: وللمغرى به ثلاثة أحوال وهي:

[١] أن يكون مفردا مثل: "العِلْمَ" أى اطْلُب العِلْمَ.

[٢] يكون مكررا مثل: "المعروفَ المعروفَ" أى أَفَعلَ المعروفَ المعروفَ.

[٣] يكون معطوفا مثل: الصدقَ والوفاءَ أي الزم الصدقَ والوفاء.

يجب حذف الفعل اذا كان المغرى به مكررا أو معطوفا ولا يجوز ذكره.

يجوز اظهاره اذا كان مفردا مثل: العلم يجوز أن يقال" أطْلُبِ العِلمَ ".

اسم العدد

س: ما هو العدد؟

ج: العدد مادل على كمية الأشياء المعدودة أو ترتيبها وهو قسمان :

[١] أصلي. [٢] ترتيبي.

س: ما هو العدد الأصلي، وما هو العدد الترتيبي؟

ج: العدد الأصلي: يدل على كمية الأشياء ويكون لفظه مذكرا.

مثل: واحد، اثنان، ثلاث.

أو مؤنثا مثل: الأولى، الثانية، الثالثة.

س: كم نوعا للعدد الأصلي؟

[١] المفرد.

[٢] المركب.

[٣] العقود.

[٤] المعطوف.

س: ما هو المفرد من العدد الأصلي وما أحكامه؟

ج: العدد المفرد، من الواحد الى العشرة ويتبعهما المائة والألف.

وينظر الى أحكامه من الناحيتين:

التذكير والتأنيث.

الاعراب والبناء.

﴿التذكير والتأنيث للعدد المفرد﴾

س: ماهي ضوابط التذكير والتأنيث للعدد المفرد؟

ج:

أ يجانس الواحد والاثنان معدودهما مثل: "قَلَمٌ وَاحِدٌ"، "وامرأتان اثنتان".

ب يخالف الثلاثة والعشرة وما بينهما المعدود (أي يؤنث العدد مع المعدود المذكر، ويذكر مع المؤنث .مثل :" ثَلاثة رُجال ، وخَمسُ صلواتِ".

ج يبقى المائة والألف على حالة واحدة مع المعدود المذكور والمؤنث .يقال:" مائةُ رَجُلٍ والفُ امرأَة".

﴿إعراب العدد المفرد﴾

س: كيف يعرب العدد المفرد؟

ج: حكم اعرابه كمايلي:

أ يعرب الواحد والاثنان صفة أو تأكيدا لما قبلهما ويطابقانه في الرفع والنصب والجر.

ب يعرب الثلاثة والعشرة وما بينهما والمائة والألف بالحركات حسب موضعهما في الكلام.

﴿العدد المركب﴾

س: ما هو العدد المركب وما أحكامه؟

ج: العدد المركب من أحَدَ عَشَر الى تِسْعَة عشر، وينظر الى أحكامه من الناحيتين.

- التذكير والتأنيث.
- الاعراب والبناء.

التذكير والتأنيث للعدد المركب

س: ما هي ضوابط التذكير والتأنيج للعدد المركب؟

ج: ضوابط مايلي:

أ يـجانس الجزء ان المعدود في كل :الأحد عشر، والاثنى عشر يقال :"احَدَى عَشَرةَ سَاعَةٌ" "واَحَدَ عَشَر كَوكَبا".

ب يـخالف الجزء الأول ويجانس الجزء الثاني المعدودَ في العدد المركب من ثلاثةَ عشرَ الى تسعةَ عشر يقال: ثلاثَةَ عشرَ رجلا وثلاث عشرة امرأة.

الاعراب والبناء للعدد المركب

س: ما حكم اعراب العدد المركب ؟

ج: يبنى الجزء ان على الفتح من العدد المركب ماعدا الاثنى عشر.

فان الجزء الأول منه يعرب كالمشنى المضاف.

س: ما هو العدد المسمى بالعقود؟

ج: هو من العشرين الى التسعين وأحكامه من الناحيتين كما يلي:

أ يبقى بلفظ واحد مع المعدود المذكر والمؤنث.

ب يعرب اعراب جمع المذكر السالم مثل: جاء خمسون رجلا، ورأيت خمسين رجلا، ومررت بخمسين امرأة.

المعطوف

س: ما هو العدد المسمى بالمعطوف؟

ج: المعطوف هو بين العقود من واحد إلى تسعة.

وأحكامه مايلي:

أ: يذكر ويؤنث الجزء الأول منه كالعدد المفرد أي "يخالف ويجانس المعدود كما ذكرنا" في حكم العدد المفرد.

ب: أما الجزء الثاني فهو كالعقود.

تذكير العدد وتأنيثة

س: ما هي ضوابط تذكير اسم العدد وتأنيثة؟

ج: ضوابط مايلي:

[١] اذا قصد معدود معين مذكورا كان أو مقدرا يأتي العدد لطبيعة المعدود.

[٢] اذا لم يقصد معدود معين وقصد العدد المطلق كانت الأعداد كلها بالتاء مثل: الثَّلاثَةُ نِصْفَ السَّتةَ.

[٣] اذا قدم المعدود وجعل اسم العدد صفة له جازت المخالفة والمطابقة، مثل: رجَالٌ ستة أو سِتٌ.

تعريف العدد:

يعرف العدد المركب بادخال أل على الجزء الأول يقال: قرأت الخمسة عشر كتابا.

ويعرف العدد المعطوف يادخال أل على جزئين.

يقال: قرأت الخمسة والعشرين كتابا.

المعدود وأحكامه

س: ما هو العدد وما أحكامه؟

ج: المعدود هو ما يميزه اسم العدد ويسمى بمميز العدد كذلك وينظر إلى المعدود من ناحية الاعراب والبناء والأفراد والجمع كما يلي:

أ: يكون المعدود مجموعا ومجرورا بالاضافة مع الثلاثة إلى العشرة ومع المائة والألف ،يقال : ثَلاثَةُ رِجَالٍ، ومائةُ كُتُبٍ وألفُ أقلامٍ.

ب: يكون المعدود مفردا منصوبا فيما عدا المذكور.

يقال: واحِدَ وعشرون رَجُلاً. وواحدة وعشرون امرأةَ.

واثنان وعشرون رجلا. واثنتان وعشرون امرأة.

وثلاثة وعشرون رجلا. وثلاث وعشرون امرأة.

أقسام العدد الترتيبى

س: كم قسما للعدد الترتيبي ؟وكم ألفاظه؟ وما أحكامه.

ج: العد الترتيبى أربعة أنوا ع وهي:

☆ المفرد وهو من"الأول" إلى "العاشر" .

☆ المركب وهو من "الحادي عشر" إلى "التاسع عشر".

☆ العقود وهو من "العشرين" إلى "التسعين".

☆ المعطوف وهو ما بين العقود من "الأول" إلى "التاسع".

وألفاظ العدد الترتيبى اثناعشر، وهي: الأول، الثاني، الثالث، الرابع، الخامس، السادس، السابع، الثامن، التاسع، العاشر مع المائة والألف.

وأحكامه كما يلي:

يكون العدد الترتيبي على وفق المعدود أى يذكر مع المذكر ويؤنث مع المؤنث.

العقود يبقى بلفظ واحد مع الجميع.

المركب من العدد الترتيبي يجري المركب من العدد الأصلي.

(أى أن الجزئين منى يبنيان على الفتح.

الاشتغال

س: ما هو الاشتغال؟

ج: الاشتغال هو أن يتقدم اسم ويتأخر عنه فعل مشتغل بضمير الاسم السابق بحيث لو تفرغ هذا الفعل من ذلك المعمول لنصبه مثل:" سَمِير أَكْرَمْتُهُ".

ففي هذا لمثال: "سَمِير"هو الاسم المتقدم و"اَكْرَمْتُ" فعل وهو عامل متأخر ، (الهاء ضمير المفرد يعود الى سمير، "الاسم المتقدم " فلولا اشتغال "اكمت" عن العمل في ضمير "سمير" لنصبه،

تحليله المذكور كمايلي:

سمير	أكرمتُه	والهاء
مبتدأ	فعل وفاعل	مفعول به
	والجملة الفعلية خبر المبتدأ	

ففي المثال المذكور: "سمير" مبتدأ و" أكرمته" الجملة خبر المبتدأ.

ويجوز أن يقال سميرا أكرمته وتحليله كمايلي:

"اكرمت"المذكور فعل مفسر للمحذوف ." والهاء "مفعول به.

س: ما هي أركان الاشتغال؟

ج: للاشتغال ثلاثة أركان وهي:

المشغول عنه وهو الاسم المتقدم.

المشغول وهو الفعل المتأخر.

المشغول به وهو ضمير الاسم المتقدم أو المضاف الى ضميره.

س: ما أحكام الاسم المشغول عنه؟

ج: للاسم المتقدم خمس حالات؛

[١] وجوب النصب .

[٢] وجوب الرفع.

[٣] جواز الرفع والنصب مع اختيار النصب.

[٤] جواز الرفع والنصب مع اختيار الرفع.

[٥] جوزا الرفع والنصب على السواء.

س: اذكر مواضع وجوب النصب للاسم المتقدم؟

ج: يجب نصب الاسم المتقدم في باب الاشتغال اذا وقع بعد الأدوات المختصة بالفعل وهي أربعة أنواع:

[١] أدوات الشرط مثل:" ان محمداً زُرْنُهُ فَأكْرِمْهُ".

[٢] أدوات التخصيص مثل: "هَلا عَلِياً عَظَّمتُهُ".

[٣] أدوات العرض مثل:"ألا حَمِيداً اكْرَمْتُهُ".

[٤] أدوات الاستفهام غير الهمزة مثل:" هلْ خَالِداً زُرْتُهُ.

س: ما هي مواقع جواز الرفع والنصب مع اختيار النصب؟

ج: يجوز الرفع والنصب مع اختيار النصب في ثلاثة مواضع:

[١] اذا وقع بعدالاسم فعل دال على الطلب:

كفعل: الأمر نحو: خالدأو خالداً عَظِّمْهُ.

والنهي نحو: محمد ومحمدا لا تُرْضِه.

والدعاء نحو: على أو علياً رحمهُ الله.

[٢] اذا وقع الاسم بعد أداة تغلب أن يتقدم الفعل مثل همزة الاستفهام نحو: أَزَيْدٌ ضَرَبْتَهُ.

[٣] اذا وقع الاسم المشتغل عنه بعد عاطف تقدمته جملة فعلية ولم يفصل العاطف والاسم .

نحو: قَامَ زَيْدٌ وعَمْراً أكْرَمتُهُ، أو عمرو أكْرمته.

س: متى يجوز الرفع والنصب مع اختيار الرفع؟

ج: يجوز الرفع والنصب مع اختيار الرفع وذلك في كل اسم لا يوجد معه ما يوجب نصبه ولا ما يوجب رفعه ولا يرجح نصبه ولا ما يجوز فيه الأمرين على السواء مثال: "سمير أكرمته أو سميرا أكرمته".

س: متى يجب الرفع في الاسم المتقدم في باب الاشتغال؟

ج: يجب الرفع في الحالتين:

اذا وقع الاسم قبل أداة تختص بالابتداء مثل:" اذا الفجائية".

اذا وقع الفعل المشتغل بالضمير بعدأداة لا يعمل بعدها فيما قبلها وهي عشرة أشياء

[١] أدوات الشرط مثل: "محمد" انْ لقيتَه فَأكْرِمْهُ.

[٢] أدوات التحضيض مثل: "عَلِى هَلاّ عَظْمتَه".

[٣] أدوات الاستفهام مثل: "زَيْدٌ هَلْ أكْرَمتَه".

[٤] أدوات العرض مثل: "خَالِدٌ الا تُكرمْهُ".

[٥] أدوات لام الابتداء : " زَيْدٌ لأناَ قَد ضَرَبْتَه".

[٦] كم الخبرية مثل: "ابْراهِيم كَمْ نَصَحتُ".

[٧] الحروف الناسخة مثل: "زَيْدٌ أنّي ضَرَبَتُهُ".

[٨] الاسماء الموصولة مثل: "زَيْدٌ الّذي نَصَحْتُه".

[٩] الاسماء الموصولة بالعامل المشغول عنه مثل: "زَيْدُ رَجلٌ ضَرَبْتُه".

[١٠] ما النافية مثل: ”طَارِق مَازُرْتُهُ“.

س: متى يجوز النصب والرفع على السواء في الاسم المتقدم في باب الاشتغال؟

ج: يجوز النصب والرفع على السواء.

اذا وقع الاسم المشتغل عنه بعد عاطف تقدمته جملة ذات وجهين.

مثل: زيد قام و عمروٌ اكرمتُه أو عمرا اكرمته،

يجوز في” عمرو الرفع مراعاة للصدر وهو زيدٌ، كما يجوز في”عمرو“ النصب مراعاة للعجز وهو اكرمت.

س: ما هي الجملة ذات الوجهين؟

ج: الجملة ذات وجهين هي جملة صدرها اسم وعجزها فعل مثل:”زَيدٌ قَامَ و عمروٌ اكرمتُه“ فيجوز رفع ”عمرو“ مراعاة للصدر ”وهو زيد“ كما يجوز نصب ”عمرا“ مراعاة للعجز وهو ”اكرمت“.

﴿التنازع﴾

س: ما هو التنازع؟

ج: هو التجاذب لغة.

واصطلاحا: تقدم عاملين على معمول متأخر بحيث يطلب كل منهما بأن يكون المتأخر معمولا له.

نحو: جَاءَ واكْرَمْتُ سليم. فالفعلان” جَاءَ“ و”واَكْرَمْتُ“هما عاملا متنازعان ”وسليم“ هو الاسم المتنازع فيه.

فالعامل الأول يطلبه فاعلا، والثاني يطلبه مفعولا به.

﴿أوجه طلب المتنازعين﴾

قد يتفق المتنازعان في الطلب بحيث:

[١] يكون المتنازع فيه مطلوبا على الفاعلية لهما مثل: قَامَ و ذَهَبَ سَلِيمٌ.

[٢] أو يكون المتنازع فيه مطلوبا على المفعولية لهما. مثل: اشْتَرَيتُ وبَعتُ الكتابَ.

[٣] ويطلب كل منهما بأن يكون المتنازع فيه متعلقا به .مثل : آمنتُ واستعنتُ بالله.

وقد يختلف المتنازعان في الطلب بحيث:

[٤] يكون التنازع فيه مطلوبا على الفاعلية للأول و على المفعولية للثاني.

مثل: جلس واكرمت سليم.

[٥] أو يكون المتنازع فيه مطلوبا على المفعولية للأول وعلى الفاعلية للثاني.

مثل: اَكْرَمْتُ وأَفَادَني"المعلمُ".

س: ما الحكم في باب التنازع؟

ج: لايجوز تسلط أكثر من عامل على معمول واحد فيجب في باب التنازع أن يختار أحد المتنازعين للعمل في الاسم الظاهر (أى المتنازع فيه ويهمل الآخر عن العمل فيه.

س: اذا اعمل الأول في الظاهر وهو الأفضل في رأي علماء الكوفة وذلک لسبقه على المتنازعين يضمر في الثاني كل ما يحتاج اليه من مرفوع و منصوب ومجرور.

﴿بعض أوجه اعمال المتنازع الأول﴾

س: اذكر مثالا لاعمال الأول في الظاهر والثاني في ضميره المجرور ،ثم اذكر تحليله؟

ج: اذا تنازع مثل: قام"ومررت "في"أخواک" والأول يطلبه فاعلا والثاني يطلبه متعلقا.

فعند اعمال الأول في الظاهر والثاني في ضميره المجرور يقال"قَامَ ومررت بهما أخواک".

وتحليله كمايلي:

قَامَ	فعل ماض وهو المتنازع الأول
و	حرف العطف
مَرَرْتُ	مر فعل ماض وهو المتنازع الثاني ويحتاج الى ضمير الاثنين في محل خفض عائد على "أخواک" المتأخر لفظا ،والمتقدم رتبة لأن تقدير الكلام "قام أخواک ومررت بهما".
بِهِمَا	"الباء" حرف الجر"هما" ضمير الاثنين في محل خفض عائد على "اخواک" المتأخر لفظا والمتقدم رتبة.
أخَوَاک	هو الاسم المتنازع فيه معمول للمتنازع الأول أى فاعل "قام".

س: اذكر مثالا لاعمال الأول في الظاهر بحيث يحتاج الثاني الى منصوب.

ج: تنازع مثل:" قام وضربت في أخواک" والأول يطلبه فاعلا، والثاني يطلبه مفعولا " قَامَا و ضَرَبْتُهُمَا أخَواکَ".

وتحليه كمايلي:

قَامَ	فعل ماض وهو المتنازع الأول
و	حرف العطف
ضَرَبْتُ	ضرب فعل ماض وهو المتنازع الثاني ،والتاء ضمير المتكلم فاعله ويحتاج الفعل الى ضمير نصب يكون مفعولا له
هما	ضمير الاثنين معمول للمتنازع الثاني عائد الى "أخواک" المتأخر منه لفظا و المتقدم رتبة لأن تقدير الكلام هو" قام أخواک وضربتهما".
أخَواکَ	هو الاسم المتنازع فيه معمول للمتنازع الأول.

س: ما هي كيفية اعمال الثاني ومن يرى أفضيلة اعماله ولما ذا؟

ج: اذا أعمل الثاني وهو الأفضل في رأي علماء البصرة وذلك لقربة من الاسم المتنازع فيه يضمر في الأول اذا احتاج الى مرفوع ويجب حذف الضمير اذااحتاج الى منصوب أو مضرور.

بعض أوجه اعمال المتنازع الثاني في الاسم الظاهر والأول في ضميره

س: اذكر مثالا لا عمال الثاني في الظاهر بحيث يحتاج المتنازع الأول الى مرفوع ثم اذكر تحليله؟

ج: تنازع الفعلان قام وقعد"في أخواك" وكل يطلبه فاعلا فعند اعمال الثانى في الظاهر والأول في ضميره المرفوع يقال: "قاما وقعد اخواك".

وتحليله كما يلي:

قاما	قام فعل ماض وهو المتنازع الأول ،والألف ضمير الاثنين في محل رفع فاعلا ويعود الضمير الى "أخواك " المتأخر لفظا ورتبة وهذا جائز في المرفوع فقط.
و	حرف العطف
قعد	فعل ماض وهو المتنازع الثاني
أخواك	الاسم المتنازع فيه معمول للمتنازع الثاني أى فاعل "قعد".

س: اذكر مثالا لاعمال الثاني في الظاهر بحيث يحتاج الأول الى ضمير منصوب؟

ج: تنازع الفعلان" ضربت وضربني "في" أخواك" والأول يطلبه مفعولا والثاني في "ضربت......وضربني أخواك".

وتحليله كما يلى:

ضربتُ	ضرب فعل ماض وهو المتنازع الأول والتاء ضمير المتكلم فاعله ويحتاج الى منصوب يكون له مفعولا به.
......	تحذف هنا ضمير النصب "هما" معمول للمتنازع الأول كمفعول له ولا يجوز ذكر هذا الضمير.
وضَرَبني	الواو حرف العطف ضرب فعل ماض النون للوقاية وياء التمكلم مفعول به.
أخواک	هو الاسم المتنازع فيه معمول للمتنازع الثاني. أى فاعل" ضرب".

س: اذكر مثال لاعمال الثاني في المتنازع فيه واعمال الأول في ضميره المخفوض؟

ج: تنازع الفعلان: "مررت ومربي في أخواک "والأول يطلبه متعلقا به، الثاني يطلبه فاعلاله.

فعند اعمال الثاني في المتنازع فيه واعمال الأول في ضميره المجرور يقال:" مررت......ومر بى أخواک".

وتحليله كمايلي:

مررت	مر فعل ماض وهو المتنازع الأول والتاء ضمير المتكلم في محل رفع فاعل ويحتاج الفعل الى ضمير مخفوض يكون معمولا له.
....	يحذف هنا وجوبا ضمير خفض"بهما" الباء حرف الجر و "هما" ضمير الاثنين ،المخفوض وهو العائد الى "أخواک" المتأخر ولا يجوز ذكر هذا الضمير لأنه يستلزم عود الضمير الى المتأخر لفظا ورتبة.
و	حرفا العطف.
مَرَّ	فعل ماض وهو المتنازع الثاني.
بي	الباء حرف الجر والياء ضمير المتكلم مخفوض.
أخواک	الاسم المتنازع فيه معمول للمتنازع الثاني أى فاعل مر.

ملحوظة مهمة:

وقد يكون العوامل المتنازعة أكثر من اثنين كما يكون المتنازع فيه أكثر من واحد مثل قول النبي صلى الله عليه وسلم "تُسَبِّحونَ وتَحمدُونَ وتُكَبّرون دُبرَ كُلِّ صَلاةٍ ثَلاثًةً وثَلاثين" فالأفعال الثلاثة تنازعت في معمولين اثنين وهما:

[١] الثرف "دبر". [٢] المفعول المطلق "ثلاثا و ثلاثين".

س: الظرف "دبر".

ج: العوامل المتنازعه تكون أفعالا متصرفة مختلفة لفظا أو أسماء تشبه الأفعال في العمل كأسماء الفاعلين والمفعولين وأسماء الأفعال والمصادر.

ولا يقع التنازع بين حرفين ولا بين حرف وغيره ولا بين فعلين جامدين ولا جامد وغيره.

﴿أسماء الأفعال﴾

س: ما هو اسم الفعل وكم قسماله؟

ج: اسم الفعل لفظ يعمل عمل الفعل ويدل على معناه غير أنه لا يقبل علامات الفعل ويفيد المبالغة والتأكيد في المعنى مع الاختصار في اللفظ وينقسم حسب دلالته على الزمن الى ثلاثة أقسام.

[١] اسم الفعل الماضي.

[٢] اسم الفعل المضارع.

[٣] اسم الفعل الأمر.

س: اذكر أسماء الأفعال التى وردت بمعنى الماضي؟

ج: أسماء الأفعال التي وردت بمعنى الماضي بيانها كمايلي:

﴿أسماء الأفعال الماضية﴾

أسماء الأفعال	المعاني	الاء ستعمال
هَيْهَاتَ	بَعُدَ	هيهات العقاب
سُرْعَانَ وشَكّانَ	اَسْرَعَ	
بَطّآن	أبْطَا	
شَتَّانَ	اِفْتَرَقَ	

س: ما هي أسماء الأفعال بمعنى المضارع اذكرها مع بيان معانيها؟

ج: أسماء الأفعال التي وردت بمعنى المضارع بيانها في الجدول الآتي:

﴿أسماء الافعال بمعنى المضارع﴾

أسماء الأفعال	المعاني	الاستعمال
آه وأوّه	أتوجع	آه لما أصابني
أفّ	أتضجر	....
واه /واها	أتعجب	....
ويْ	= =	....
بخ	استحسن	....

س: ما هي أسماء الأفعال التى بمعنى الأمر؟

ج: أسماء الأفعال التي وردت بمعنى فعل الأمر بعض منها بيانها في الجدول الآتي:

أسماء الأفعال	المعاني	الاستعمال
صَهْ	أسْكُتْ	صه يا زيد
مَهْ	أكْفُفْ	....
رُوَيَدْ	اَمْهَلْ	....
هَا/هَاءَ	خُذْ	....
هَاکَ / دُونَکَ	خُذْ	....
عَلَيکَ/نَفْسَکَ	اِلْزَمْهَا	....
هَيّا	اَسْرِعْ	....
آمَينَ	اِسْتَجِبْ	....
مَكَانَکَ	أثْبِتْ	....
هَلُمّ	تَعَال	....
ورَائَکَ	تَأَخَّ	....

أحكام اسم الفعل

س: ما هي أحكام اسم الفعل ؟

ج: أحكامه مايلي:

[١] لا يتأخر اسم الفعل من معموله فلا يقال" خالداً حِذَار".

[٢] جاز جزم الفعل في جوابه اذا دل على الطلب مثل: "حَيّ نُحَدَّثُکَ".

[٣] لا ينصب الفعل بعد الفاء في جوابه،فلا يقال مكانک فتحمد.

[٤] واسم الفعل يلزم حالة واحدة في الافراد والتذكير وفروعهما الا اذا لحقته كاف الخطاب فتصرف حسب هذه الأحوال :مثل:

"عَلَيْکَ نَفْسَکَ" للمؤنث.

"وعَلَيکِ نَفْسَکِ"للمؤنث.

"وَعَلَيْكُمْ انْفُسَكُمْ" للجمع وهكذا.

ملحوظة:

اذا كان اسم الفعل بمعنى الفعل اللازم رفع فاعلا فقط مثل: "شَتَّانَ الزَّيْدَانَ" أي بُعْداء، اذا كان اسم الفعل بمعنى الفعل المتعدي رفع فاعلا ،ونصب مفعولا به مثل: رُوَيْدَ مُحَمَّداً " أي أمهله.

افعال المدح والذم

س: ما هو المدح لغة واصطلاحا؟ وما هي أفعال المدح؟

ج: المدح لغة هو الثناء بالجميل.

واصطلاحا: هو من أساليب الكلام يستعمل فيه فعلان جامدان هما" نِعْمَ وحَبَّذَا" لمدح الجنس على سبيل المبالغة ويقصد به فرد معين ينص على ذاته.

ويكون الجنس الممدوح فاعلا ظاهرا لفعل المدح.

والفرد المعين المقصود مدحه يسمى” مخصوصا بالمدح‘].

ويعرب المخصوص خبرا المبتدأ محذوف هو “الممدوح“

بيان أفعال المدح

(١) مثل: نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِد		(٢) مثل: حبذا محمد	
نعم	فعل ماض جامد للمدح	حَبّ	فعل ماض للمدح
الرجل	الجنس الممدوح فاعل	ذَا	اسم اشارة للجنس المخصوص فاعل.
خالد	خبر للمحذوف	محمد	مخصوص بالمدح خبر للمحذوف.

ملحوظة:

ويؤدي المدح من كل فعل ثلاثي مجرد صالح للتعجب بعد تحويله الى فعل .

مثل: كَرُمَ الفتَى نَجِيبٌ“.

مذيد هذا الأسلوب:

يتحقق مدح المخصوص في هذا الأسلوب مرتين:

الأولى : ضمن الجنس وهوأحد أفراده.

الثانية: ضمن النص على ذاته.

☆☆☆☆☆☆☆

أفعال الذم

س: ما هو الذم لغة، واصطلاحا؟

ج: الذم هو الوصف بالقبيح لغة.

واصطلاحا: هو أسلوب الكلام يستعمل فيه فعلان جامدان” بئس وساء“ لذم الجنس على سبيل المبالغة ويقصد به فرد معين ينص على ذاته والجنس المذموم يكون فاعلا لفعل الذم والفرد المقصود ذمه يسمى مخصوصا بالذم ويعرب المخصوص خبرا المبتدأ محذوف هو ”المذموم“.

بيان أفعال الذم

(١) مثل: ئيس الرجل الخائن		(٢) مثل: ساء المرء الكذاب	
بِئْسَ	فعل جامد للذم	سَاءَ	فعل ماض للذم
الرّجُلُ	الجنس المذموم فاعل	المَرْءُ	الجنس المذموم فاعل
خَائِنٌ	مخصوص بالذم خبر للمحذوف	الكذابُ	مخصوص بالذم خبر للمحذوف

ملحوظة:

ويؤدي الذم من كل فعل ثلاثي مجرد صالح للتعجب بعد تحويله الى وزن فعل ،مثل: ”خَبُثَ الغلامُ زَيْدٌ“ وتحليله كالمذكور.

مذيد هذا الاسلوب.

يتحقق ذم المخصوص في هذا الأسلوب مرتين.

الأولى: ضمن الجنس وهو أحد أفراده.

والثانية: ضمن النص على ذاته.

أحكام أفعال المدح والذم

[١] أفعال المدح والذم كلها جامدة لا تتصرف بحسب الأزمنة بل تلزم أسلوبا واحدا وهو أنها تستعمل بلفظ الماضي.

[٢] تفترق عن سائر الأفعال بأنها تقتضي ماعدا الفاعل أسماء مخصوصا بالمدح أو لذم.

[٣] تجري مجرى الفعل فاعلها الظاهر بحيث يجوز أن تدخل عليها تاء التأنيث ماعدا (حبذا فانها لفظ واحد مع الجميع وهو مركب من(حَبّ الفعل الماضي و(ذَا اسم اشارة وتلزم حالة الافراد مع الجميع.

س: كم قسما لفاعل أفعال المدح والذم واذكر مواضعهما؟

ج: فاعل نعم وبئس على ثلاثة أقسام:

☆ الاس الظاهر.

☆ الضمير.

☆الاسم الموصول.

س: متى يكون فاعل" نِعْمَ وبِئْسَ "اسما ظاهرا؟

ج: يكون فاعل" نعم وبئس" اسما ظاهرا في المواقع الآتية:

[١] اذا كان معرفا بأل مثل: "نِعْمَ الكِتَابُ القُرآن".

[٢] اذاكان مضافا الى معرف مثل: "بِئْسَ رَجُلُ السُّوءِ خَالِد".

[٣] اذاكان مضافا الى مضاف الى المعرف.

مثل: نِعْمَ كِتَابُ فِقْهِ الاسلام الهداية".

س: متى يكون فاعل نعم وبئس ضميرا؟

ج: يكون فاعل نعم وبئس ضميرا في الموقعين الآتية:

[١] اذا كان مفسرا بنكرة منصوبة على التمييز.

مثل: "نِعْمَ بَلَداً وَطَنُنَا".

وهكذا تحليلها:

نعم	فعل جامد للمدح فاعله ضمير مستتر وجوبا هو المميز
بلدا	اسم نكرة منصوبة على التمييز مفسر للفاعل الذي هو الضمير.
وطننا	مخصوص بالمدح

وكان مفسرا بما النكرة مثل: بِئْسَ مَا خَالِد.

وتحليله هكذا

بئس	فعل جامد للمدح، فاعله ضمير مستتر وجوبا (و المميز.
ما	(ما نكرة بمعنى (شيئا مبني على السكون .
خالدا	مخصوص بالمدح

س: متى يكون فاعل نعم وبئس اسما موصولا.

ج: يكون فاعل فعل المدح والذم اسما موصولا اذا قصد به الجنس لا العهد

مثل: نِعْمَ الّذِي يَخْدِمُ الوَطَنَ سَعْدُ.

وتحليله كمايلي:

نعم	فعل المدح
الذي	الاسم الموصل
يخدم	فعل وفاعل ضمير مستتر" هو"والجملة الفعلية صلة الموصول
الوطن	مفعول به
سعد	مخصوص بالمدح

ترتيب المخصوص في الكلام

س: ما هو ترتيب المخصوص في الكلام وما حكم اعرابه؟

ج: [١] أحكام المخصوص من حيث الترتيب والاعراب كمايلي:

جدول ترتيب المخصوص في الكلام

١- يتأخر المخصوص مطلقا عن الفاعل.	مثل: "نعم الرجلُ زَيدٌ".
٢- لا يجوز أن يتقدم على الفاعل .	فلا يقال: "نعم زيدٌ الرجلُ".
٣- لايجوز أن يتقدم على التمييز.	فلا يقال: "نعم زيدٌ رجلاً".
٤- يجوزأن يتقدم على الفعل والفاعل.	يجوز أن يقال: "زيدٌ نعم الرجلَ".
٥- يجوز حذفه اذا كان في الكلام ما يدل عليه	مثاله قوله تعالى : (نعمَ العبدُ) أى (أيوب

اعراب المخصوص في الصور المختلفة

نِعْمَ	الرجلُ	زَيْد
فعل مدح	فاعل	مبتدأ
الجملة الفعلية خبر مقدم		

[٢] يعرب المخصوص خبر مبتدأ واجب الحذف مثاله: "نِعْمَ الرجلُ زيدٌ".

وتحليله كما يلي:

نعم	الرجلُ	زيدٌ	………
فعل	وفاعل	الممدوح مبتدأ محذوف	خبر
جملة فعلية		جملة اسمية	

[٣] يعرب المخصوص مبتدأ حذف خبره مثاله:" نِعْم الرَّجُلُ زَيْدٌ".

وتحليله كمايلي

نِعْمَ	الرَّجُلُ	زَيْدٌ	....
فعل	فاعل	مبتدأ	الممدوح خبر محذوف
جملة فعلية		جملة اسمية	

[٤] يعرب المخصوص بدلا من الفاعل مثاله: نعم الرجل زيد.

وتحليله كمايلي

نعم	الرّجُلُ	زيدٌ
فعل	فاعل	بدل من الفاعل

ثم الجزء الثالث بحمدالله تعالى

وهو ولي التوفيق

* * * *

* * *

*